مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات پر رنگین و دلکش مضامین

کام دیو شاستر حصّہ دوم



شائع کردہ

چندر گپت اوشدھالیہ لوہانہ وتی سڑک دہلی

(کمال ہند پریس دہلی)

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات پر رنگین و دلچسپ مضامین!

کام دیو شاستر حصہ دوم باتصویر

مرد اور عورت کے پوشیدہ تعلقات کے متعلق اس کتاب میں کس قدر دلچسپ رنگین اور مفید معلومات پیش کی گئی ہیں۔ اس کا اندازہ آپ کو اس فہرست مضامین کے مطالعہ سے ہو سکیگا جو اس کتاب کے چند ابتدائی ورق الٹنے کے بعد آپکے سامنے ہوگی۔ چند ورق الٹیے اور وہ فہرست مضامین شروع سے لیکر آخر تک لفظ بلفظ پڑھ جائیے۔ پھر آپ خود محسوس کرینگے کہ یہ کتاب اس لائق ہے کہ آپ اس کا فقط ایکبار نہیں بلکہ بار بار مطالعہ کریں —— بار بار مطالعہ کریں اور اپنی شادی شدہ زندگی کو شاداب و کامران بنائیں۔

مرتبہ

عالیجناب پنڈت کرشن کنور صاحب شرما ایڈیٹر رسالہ آبحیات و مصنف کتب عدیدہ

شائع کردہ

چندر گپت اوشدھالیہ لوہانہ وتی سٹرک دہلی

قیمت عہ علاوہ محصولڈاک





پیش لفظ

روم اور یونان کے عہد بہارین کے وہ سنہرے دن گئے جب میاں بیوی عشرتوں اور مسرتوں کے بہشت زار میں زندگی اور جوانی کے بہارین ایام اور چاندنی راتیں گذارتے تھے ——— جب دل مسرور تھے اور روحیں مطمئن! ———

اب تو وہ برسات آگئی ہے جس کا ظاہر شاداب ہے لیکن باطن خشک جس کی پھواروں سے روحوں کا زنگ نہیں دُھلتا بلکہ ازدواجی تعلقات کی آہنی زنجیریں روز بروز زنگ آلود ہوئی جاتی ہیں۔

حسن کی بہار بے بہار گذر رہی ہے
اور عشق دلوں کے شرار کا ماتم گذار ہے

جوانی کی فطری آگ کو بجھانے کے لئے اس موہوم روحانیت کی گنگا ٹھاٹھیں مارتی ہوئی آگئی ہے۔ جسکے جلال یا جمال سے میں نے کسی پیر طریقت اور یوگی اور صوفی کا چہرہ روشن ہوتے نہیں دیکھا ——— لیکن جس نے دنیاوی زندگی کو دوزخ کا نمونہ بنا کر رکھ دیا ہے۔

"مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات میں کوئی پاکیزگی نہیں ہے!"

"شہوانیت کا شعلہ جب بجھ جاتا ہے تبھی روحانیت کی مشعل روشن ہوتی ہے۔"

"عورت شہوانیت کی آگ کا بھڑکتا ہوا شعلہ ہے۔ جو روحانیت کے خرمن کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتا ہے!"

"شہوانیت، روحانیت کی دشمن ہے۔ اس کا ذکر تک زبان پر آنا تو کیا خیالات کی دنیا بھی اس کی ہستی سے ناآشنا ہی ہونی چاہیئے۔"

کا شکریہ "مقدس" ہستیاں مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی کا ذرا گہری نظر سے

مطالعہ کریں اور بنظر انصاف دیکھیں کہ ان کے غلط خیالات نے دنیا کو کس طرح عیاشیوں اور شہوانی جرائم پر مجبور کر دیا ہے! اور ان کی غلط رہنمائی نے کس طرح دوسروں کے ساتھ خود انہیں بھی سیاہ کاریوں کے گڑھے ہیں اوندھے منہ لگا دیا ہے۔

اندھا۔ اندھے کی رہنمائی کرے گا تو دونوں کنوئیں میں گرینگے۔

دریائے اٹک سے پار اترنے کیلئے پل بنانا ہو تو کسی سوامی، سنیاسی، رشی، مہرشی، مہاتما، پیر، پادری، ملا یا پانڈے جی سے مشورہ لینے کی بجائے کسی لائق اور تجربہ کار انجینیر کی رہنمائی قبول فرمایئے۔

مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات اور شہوانیت کی پیچیدہ گتھیوں کو سلجھانے کے لئے راہبوں، برہمچاریوں اور رشی مہرشی کے اقوال سے استفادہ کرنے کی بجائے ماہرین فن علمائے صنفیات کے مشورہ کو ضروری سمجھئے۔

وہ جنہوں نے داڑھیوں کی آڑ اور تقدس کے پردوں میں چھپ چھپ کر عورت کو دیکھا ہے۔ عورت کے متعلق آپ کو صحیح علم کیسے بخش سکتے ہیں۔

وہ جن کا ایک مقصد حیات شہوانیت سے ہر صورت گریز کرنا تھا لیکن جنہیں لگ رہا ہے شہوانیت کا کالا ناگ ڈس ہی جا رہا ہے۔ شہوانیت کے متعلق متعصبانہ جذبات کے سوا آپ کو اور کیا دے سکتے ہیں؟

شہوانیت اور عورت کے متعلق آپ کو کچھ دریافت کرنا ہو تو شہوانیت اور عورت کے علم کے فاضلوں سے دریافت کیجئے! اس علم کا مشہور عالم ڈاکٹر نارمن ہیر کہتا ہے

It is necessary to emphasize the fact that the sex impulse is physiologically dependant on the activity of the gonads, so that it may be clearly understood that it is a natural impulse, common to all healthy adults, and that its absence in an adult is an Evidence of physiological defect or disorder.

"اس[۱] حقیقت پر زور دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جذبۂ جنسی۔ علم الافعال الاعضاء کے نقطۂ نگاہ سے غدۂ تناسلی کی سرگرمی پر منحصر ہے ——— اس لئے یہ بات صاف طور پر ذہن نشین کر لینی ضروری ہے کہ یہ جذبہ ایک فطری جذبہ ہے جو ہر تندرست بالغ (مرد اور عورت) کے لیے تمام ہے ——— اور کہ ایک بالغ (مرد یا عورت) میں اس کی عدم موجودگی اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کے اعضاء کے افعال میں کوئی نقص یا فتور ہے۔"

اب اگر شہوانی جذبہ جسم انسانی ہی کے بعض اعضاء کی فعلیت کا قدرتی نتیجہ ہے تو اسے ناپاک سمجھ کر ٹھکرانا اور زبان پر اس کا ذکر تک آنے کو بھی معیوب سمجھنا کیونکر عقل سلیم کی پیداوار کہا جا سکتا ہے؟

شہوانیت قدرتی چیز ہے! خود قدرت کی پیدا کردہ!

یہ ناپاکیزہ نہیں ہے!

اور نہ وہ بزرگ ہی راہ راست پر ہیں جو اسے ناپاکیزہ قرار دیتے ہیں!

ایک مشہور شخصیت (Montaigne) نے تین چار سو سال پیشتر لکھا تھا[۲] ———

Are they not themselves beasts, those who designate as bestial the act which caused them first to see the light?

"کیا وہ خود حیوان نہیں ہیں جو ایک ایسے فعل کو حیوانی (فعل) قرار دیتے ہیں جس کی بدولت انہوں نے پہلے پہل دنیا کی روشنی دیکھی؟ ———"

ایک ایسا فعل جس سے روحانیت کے ہیکیدار یہ رشی۔ منشی اور مہاتما پیدا ہوتے ہیں روحانیت کا دشمن کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے؟

۱ھ مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی صفحہ ۵۲

۲ھ مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی صفحہ ۴۷

مشہور ماہر جنسیات جناب ڈاکٹر ہیوی لاک ایلس کہتا ہے:۔ [۱]

The sexual activity of man and woman does not belong to the so-called inner part of ourselves which is supposed to degrade us to the level of the brute but to the better part which determines out intellectual possibilities and the formation of our ideals

"مرد وعورت کی جنسی سرگرمی ہماری ہستی کے اس کہلانیوالے "اندرونی حصہ" سے تعلق نہیں رکھتی جس کے متعلق ہمیں یہ توہم ہے کہ وہ ہمیں حیوانیت کے درجہ تک گرا دیگا ـــــ بلکہ یہ سرگرمی تو ہماری ہستی کے اس بہتر حصہ سے متعلق ہے جو ہماری ذہنی ممکنات اور ہماری تمناؤں کی تشکیل کا تعین کرتا ہے!" ـــــ

اماگر "جنسی سرگرمی ہماری ہستی کے اس بہتر حصہ سے متعلق ہے جو ہماری ذہنی ممکنات اور ہماری تمناؤں کی تشکیل کا تعین کرتا ہے"۔ تو یہ سرگرمی بلاشبہ ایک پاکیزہ سرگرمی ہے۔

کام دیوشاستر حصہ اول میں میں نے لکھا ہے کہ:۔ [۲] ـــــ

مرد وعورت کے پوشیدہ تعلقات کا علم

دنیا بھر کے علوم وفنون سے زیادہ عزت ووقعت کا مستحق ہے۔ کیونکہ ان ہی تعلقات کے سہارے دنیا کا نظام تمدن قائم ہے ـــــ مرد وعورت کے پوشیدہ تعلقات کو نکال دیا جائے تو یہ رنگ وبو سے شاداب دنیا یکسر بے رنگ وبو ہوکر رہ جائیگی! ـــــ لیکن

---

[۱] مشرق ومغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی صفحہ ۴۶

[۲] کام دیوشاستر مکمل (جس کا نام پہلے کام دیو نمبر حصہ اول تھا) صفحہ ۱۳

کسقدر حیرت وعبرت کا مقام ہے

کہ مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کو دنیا نے اُس حد تک نہیں سمجھا جس حد تک کہ انکا سمجھا جانا ضروری ہے ——— "شادی" کو صحیح معنوں میں شادی بنانے کیلئے ——— مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات سے متعلق علم و فن کو عام طور پر خلاف تہذیب اخلاق قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ دنیا کے نظام تہذیب و اخلاق کی بنیاد ان ہی تعلقات پر ہے ——— اگر دنیا میں یہ "بے شرمی کی باتیں" ہوں تو شرم والے انسان پیدا ہی کہاں سے ہوں!!

دنیا کے نظام اخلاق و تمدن کی بنیاد انسان کی صنفی سرگرمی ہی پر ہے تو کیا اس صنفی سرگرمی کے علم کو انسان کی ناگزیر ضروریات میں سے نہیں ہونا چاہئے۔ کام دیو شاستر حصہ اول میں میں نے لکھا ہے کہ[۱]:۔

جس منزل پر

تم محض پندرہ منٹ میں پہنچ سکتے ہو اس کے لئے روانہ ہونے سے پیشتر اس کا راستہ دریافت کر لینا ضروری سمجھتے ہو۔ مگر زندگی کی جس شاہراہ پر تمہیں تمام عمر چلتے رہنا ہے ——— اور جس پر تمہیں اپنے ساتھ کئی معصوم نادانوں کو بھی لے جانا ہے ——— اس شاہراہ عظیم کے نشیب و فراز کے متعلق استفسار کرنا تم کچھ اس قدر ضروری نہیں سمجھتے ——— تمہارا خیال ہے کہ آنکھیں بند کر کے اس شاہراہ پر چلتے رہنا تمہیں اس کے نشیب و فراز سے خود بخود واقف کر دیگا ——— مگر میں تمہیں بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ تمہارا یہ خیال از سرتا پا غلط اور گمراہ کن ہے۔

میں نے آنکھیں بند کر کے چلنے والوں کو اکثر قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے اور راستہ کے نشیب و فراز سے شناسائی حاصل کئے بغیر سفر کرنے والوں کو قعر ہلاکت میں گر کے ہلاک ہوتے دیکھا ہے! ——— بہت بُری طرح ہلاک!"

؁۱ کام دیو شاستر حصہ اول (کام دیو نمبر حصہ اول) صفحہ ۱۵

ازدواجی زندگی کے راستہ کے نشیب و فراز سے عوام و خواص کو شناسا کرنے کے لئے انسان کی صنفی سرگرمی کے علم کی اشاعت کو میں وقت کی اہم ترین ضرورت سمجھتا ہوں اس علم کی اشاعت کے بغیر میں سمجھتا ہوں کہ حیات کو اپنے کامل ظہور کا موقع نہیں مل سکتا۔ اس لئے ان تمام حضرات کو جو میری اس سعی جمیل کو رسوم و رواج یا مذہب اور "الہامی" اخلاق و تہذیب کے خلاف قرار دینگے۔ میں وہی الفاظ ایک بار پھر سنا دونگا۔ جو مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی کے ذریعہ سے پہلے بھی سُنا چکا ہوں[1]

اصل چیز حیات انسانی ہے۔

مذہب! اخلاق۔ رسوم۔ رواج یہ وہ خواب ہیں جو حیات اپنی نشو و نما کے لئے دیکھتی ہے

صرف وہی خوابِ زندگی کے صحیح خواب ہیں جن سے اسکی نشو و نما ہوتی ہو!

وہ مذہبی حکم ہرگز ارشاد ربانی نہیں ہے جس سے حیات افسردہ ہوتی ہو!

وہ اخلاق کوئی اخلاق نہیں ہے جس سے حیات رُو بہ زوال ہو!

وہ رسوم و رواج نہ اخلاق ہیں نہ مذہب جو حیات پر ضرب کاری لگاتے ہوں!

لیکن آپ کہ معقولیت کی بجائے رسم و رواج کے پرستار ہیں!

آپ کہ عقل و دانش کی بجائے روایاتِ قدیمہ کو انسانی زندگی کا رہنما قرار دیتے ہیں!

آپ کہ ہر اس حکم کو حکم ربانی سمجھتے ہیں جو سنسکرت یا عربی حروف میں مرقوم ہو!

آپکے مذہبی صحائف ہیں، آپکے نظام اخلاق ہیں، آپکے رسوم و رواج ہیں، ہزاروں احکام ایسے موجود ہیں جو حیات انسانی کو جنت کی بہاروں کی بجائے دوزخ کے شعلوں کے سپرد کرتے ہیں۔

---

[1] مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی صفحہ ۱۰۹

ہزاروں اصول ایسے موجود ہیں جو حیات کو عرش بریں پر لیجانے کی بجائے تحت الثریٰ کی طرف لے جاتے ہیں۔

ہزاروں رسوم و رواج ایسے موجود ہیں جو حیات کو روشنی کی بجائے اندھیرے میں لے جاکر ٹامک ٹوئیاں مارنے کیلئے چھوڑ دیتے ہیں۔

لیکن اسکے باوجود آپکے یہ احکام ——— احکام الٰہی ہیں!

اور آپکے یہ اصول ——— مقدس آسمانی اصول ہیں!

اور آپکے یہ رسوم و رواج ——— عین نیکی ہیں اور ان سے ناگزیر!

اور وہ صحائف جنکے صفحات پر یہ سب لغویات مرقوم ہیں آپکے نزدیک الہامی ہیں!

لیکن عرض یہ ہے کہ اگر الہام کی تعریف یہی ہے کہ وہ حیات انسانی کو جنت کی عشرتوں سے دوچار کرنے کی بجائے دوزخ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کے سپرد کر دے تو ایسے الہام کو دور ہی سے سلام ہے! ———

ایڈیٹر

فہرست مضامین

لٹی ہوئی جوانی اور گئے ہوئے شباب کی واپسی کے لئے جانوروں کے خصیوں کا استعمال اور اسکے شباب آور کرشمے۔

از کار رفتہ نامردوں کو مرد کامل بنانیوالا نسخہ جو بڈھوں کو جوان بھی کرتا ہے اسکا اثر کیوں اور کیسے ہوتا ہے

مردانہ کمزوری کو دور کرنے اور گئی ہوئی جوانی کو واپس لانے کیلئے بکرے کے خصیوں کے استعمال کا خاص طریقہ

سنکھیا گئی ہوئی جوانی کو واپس لاتا ہے اسکا اثر کیونکر ہوتا ہے وہ نوجواں عورتیں اور مرد سنکھیا استعمال کرتے ہیں۔ ان کی صحت اور جوانی ان کی قوت جسمانی اور طاقت مردمی قابل رشک ہوتی ہے۔

پارہ ایک کایا پلٹ رسائن ہے۔ بڈھوں کو جوان بنانے کیلئے مشہور ترین چیز لیکن بہت زہریلی چیز ہے اسکا زہر کیونکر دور کیا جا سکتا ہے اور اسے کیونکر رسائن بنایا جا سکتا ہے۔

اس سے تیار ہونے والا وہ آسان نسخہ جو کایا پلٹ کر دیتا ہے جسکے استعمال سے نہ صرف آتشک ہی دور ہوتا ہے بلکہ قوت مردمی بیحد بڑھ جاتی ہے اور بڑھاپا بھی دور ہو جاتا ہے نسخہ تیار کرنے میں آسانی۔ تیاری اور فوائد کی مکمل تشریح اسکا اثر کیونکر ہوتا ہے۔

قوت مردمی بڑھانیوالا اور گئی ہوئی جوانی کو واپس لانیوالا ایک بے نظیر نسخہ

سم الفار کے استعمال کا ایک اور سادہ طریقہ۔ چند گھنٹہ میں صرف چند آنہ کی لاگت سے بے نظیر کایا پلٹ نسخہ تیار ہو جائیگا۔

قوت مردمی کو بڑھانے اور گئی ہوئی جوانی کو واپس لانے کیلئے سم الفار استعمال کرنیکا ایک اور آسان طریقہ۔

ہندوستانی دواخانہ کی ایک لاجواب پیٹنٹ دوا کا نسخہ جس کے مخفی و مشتہر ہونیکی وجہ

ایک اور لاجواب نسخہ جو قوت مردمی پیدا کرتا ہے شباب کو [illegible] ہی اور سفید بالوں کو سیاہ کرتا ہے

چند دیگر لاجواب شباب آور نسخہ جات جنکے ساتھ تشریح کیلئے ضروری نوٹ دیدئے گئے ہیں۔ نسخہ اکسیری کا حامل ہے فوائد
خاص ہوتا ہے۔ گذشتہ صفحات میں پیش کئے گئے نسخہ جات کے ساتھ استعمال میں کس کس ہدایات خاص کی
پابندی کی ضرورت ہے اس کی بابت علیحدہ تشریح کر دی گئی ہے تاکہ نسخہ جات سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے
عقر یعنی بانجھ پن کے چند مشہور اسباب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری کے قلم سے
بانجھ پن کو دور کرنے کیلئے صحیح حکیمانہ علاج کی بجائے جادو ٹونے کا رواج
بانجھ عورت کا اگر علاج کیا جائے تو وہ بھی صاحب اولاد ہو سکتی ہے۔
بے قاعدگی حیض — عسر الطمث — احتباس الطمث
بے قاعدگی حیض کیلئے لاثانی مجربات
عوارضات رحم ورم، انقلاب الرحم کشادگی رحم۔ رحم میں سولی چربی وغیرہ ان کے اسباب
اور مکمل علاج
سیلان الرحم اس کے اسباب۔ علامات اور مجربات
اختناق الرحم — اس کی تشخیص اس کا علاج۔ لاثانی نسخے
کمزوری عصبی جسم — اس کا علاج۔ لاثانی نسخے
نفرت بین الزوجین — میاں بیوی کی رات دن کی لڑائی
حمل ٹھہرانے اور بے اولاد عورتوں کی گود بھری کرنے کیلئے بے نظیر مجربات
سرعت انزال اس سے پیدا ہونے والے خوفناک نتائج اور انکی روک تھام
حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی کے قلم سے۔
مرد کو سرعت انزال کی شکایت لاحق ہو جائے عورت کو کیا کیا نقصانات پہنچتے ہیں مشہور عالم ڈاکٹر ایلس
اس سلسلہ میں کیا کہتا ہے — امراض رحم کی وجہ ہسٹیریا کو کس طرح پیدا کرتا ہے۔
سرعت انزال — مختلف زبانوں میں اسکے نام کیفیت وغیرہ
سرعت انزال کی شکایت پیدا ہونے کے عام اسباب کیا ہیں

سرعت انزال کی شکایت پیدا ہونیکے خاص اسباب کیا کیا ہیں

مختلف اسباب سے پیدا ہونیوالے سرعت انزال کی علامات مختلف ہوتی ہیں ان کی تشریح

کسی مریض میں سرعت انزال کن اسباب سے پیدا ہوا ہے معلوم کرنیکے لئے خاص تشخیصی علامات

سرعت انزال کو دور کرنے کیلئے خاص نکات اور ہدایات

جماع کے وقت تندرست مرد کی منی کتنی دیر میں خارج ہونی چاہئے۔

سرعت انزال کی شکایات کو دور کرنے کیلئے علاج کا حکیمانہ اصول

سرعت انزال کا یونانی علاج۔ اس علاج کے خاص پوشیدہ اصول

علاج بالمفردات نہایت آسانی سے تیار ہونیوالے چھوٹے چھوٹے نسخے جو فوائد میں نہایت لاجواب ہیں اور جن سے سرعت انزال بہت جلد دور ہو جاتا ہے

علاج بالمرکبات وہ لاجواب یونانی مرکبات جو سرعت انزال کا قلع قمع کر دیتے ہیں۔

مجربات خصوصی خاص الخاص منتخب مستند مجرب نسخہ جات جو سرعت انزال کو دور کرکے مستقل امساک پیدا کر دیتے ہیں۔

ویدک مجربات نہایت آسانی سے تیار ہو جانیوالے ویدک مجربات

ڈاکٹری علاج ذکاوت حس کیلئے لاجواب مکسچر، مقوی مکسچر وغیرہ گرانقدر نسخے

ہومیوپیتھک علاج ہومیوپیتھی کے بہت لاجواب نسخے۔ علامات کی تشریح کیساتھ

غذا اور پرہیز جو سرعت انزال کا علاج کرتے وقت ضروری ہے۔

حسن

حسن ہے اک راز فطرت جو نہیں عریاں ہنوز
علم اس کا ہو خدا کو ہو نہیں پنہاں ہنوز

حسن کے لاکھوں مقالے ہو گئے صرف قلم
گو حقیقت لے چکا ابھی نہیں عنواں ہنوز

حسن کی زلفوں سے ہے نیرنگی شام ابد
حسن کی گردن سے ہے صبح ازل رخشاں ہنوز

گو فنائے حسن بھی ممکن سمجھتا ہے مگر
حسن ہے وجہ قیام عالم امکاں ہنوز

حسن نے ہر ذرہ کو دی ہے بقائے جاوداں
اور تو فانی سمجھ کر اس کا ہے نالاں ہنوز

فطرت مطلق پہ غالب ہو فنا ممکن نہیں
حسن ہی فطرت ہے۔ فطرت کو فنا ممکن نہیں

باغ فانی ہے مگر نقش نمو فانی نہیں
پھول فانی ہیں مگر پھولوں کی بو فانی نہیں

آرزو رہتی ہے باقی آرزو مند کے بعد
دل فنا آمیز ہے دل کی آرزو فانی نہیں

چند قطروں کے تموج سے نہیں کچھ آبرو
خشک ہونے پر بھی شان آبجو فانی نہیں

جستجو کا سلسلہ ہے کارواں در کارواں
راستے فانی ہیں ذوق جستجو فانی نہیں

روح سے ہے تو عبارت روح ہے عین بقا
تیرا پیکر ہے فنا بردوش "تو" فانی نہیں

موت اس کے پاس ہو کر بھی گزر سکتی نہیں
یعنی فطرت راز بن سکتی ہے مر سکتی نہیں

حسن جب پیکر میں اپنی جلوہ آرائی کرے
اس سے کہہ دو اس امانت کی نگہبانی کرے

حسن کو فانی سمجھ کر ہو نہ اس سے بے نیاز
اور تدبیر بقائے ہستی فانی کرے

حسن کے پرتو سے بنکر ایک صبح نوربار
ہو سکے تو سارے عالم میں ضوفشانی کرے

اس لیے عین حسن قدر حسن کرنی چاہئے
ہے وہی یوسف جو سعی پاک دامانی کرے

گر یقین اپنا شیوۂ حسن کو یاد آ گیا
پیکر فانی سے جب عزم پریشانی کرے

آمد و شد سے مسلسل گرم راہ عشق ہے
عشق لافانی ہے فانی سیرگاہ حسن ہے

علامہ سیماب اکبرآبادی

I am all in favour of absolute frankness, because I think that to hide natural matters under a cloak of deceit may be more harmful than to reveal the truth.

Postor F. Mahling.

میں تمام و کمال۔ کامل فاش گوئی کے حق میں ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ قدرتی باتوں کو دروغ مصلحت آمیز کے پردہ میں چھپا کر رکھنا صداقت آشکارا کر دینے کی بہ نسبت زیادہ نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

(پاسٹر۔ ایف۔ مہلنگ)

یہ وہ دن تھے

جبکہ جبلت انسانی اپنے اعمال مسرت کے مفہوم سے بیگانہ نہ تھی۔ ہاں جبکہ فطرت فریب تصنع کاری سے ناواقف تھی ——— سادہ کار تھی۔

دنیا زندہ تھی اور جینا عبادت زندگی سے تھا!

اب نہیں کہ سارا عالم چاندنی راتوں کیلئے ہاتھ پر بیٹھا ہے مگر دنیا میں ایسی راتوں کا آنا موقوف ہو گیا۔

آج نہیں کہ دنیا سے حیات لطف و راحت کیلئے بیقرار ہے لیکن اس نوع کی شادمانیاں ہیں کہ اب کسی کو نصیب نہیں!

اسطرح نہیں کہ انسان زندگی کے مشتاق اور زندگی شباب کیلئے حریص ہے مگر نہ انسان کو زندگی میسر ہے اور نہ زندگی کیلئے شباب موجود!

آجکل یا تو کوئی زندہ نہیں رہتا یا اگر زندہ رہتا ہے تو وہ جینا قطعاً نہیں ——— جیتا!

خلیقی دہلوی

کہنے کی نہیں جو بات کہتا ہوں!

ایڈیٹر کے قلم سے

گفتند جہان، آیا بتو می سازد ——— گفتم کہ نمی سازد، گفتند کہ برہم زن

فطرت نسوانی کا ایک مشہور مبصر فرانسیسی قلمکار بالزاک کہتا ہے :-

Woman is a lyre which only yields up its secrets to the man who can play upon it skilfully.

"عورت ایک بربط ہے جس کے نغموں کے راز صرف اسی مرد پر ظاہر ہو سکتے ہیں جس کی انگلیاں اس کے تاروں پر ماہرانہ انداز میں کھیلنا جانتی ہوں!"

بالزاک کے یہ الفاظ ایک ناقابل تردید حقیقت کے حامل ہیں!

عورت ایک بربط ہے۔ قدرت کا پیچیدہ ترین ساز جس کی موسیقی ایسی دلنواز ہے کہ دو جہاں میں اس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی ——— عندلیب کے نغمے اس کے نغموں کی صرف ایک گونج ہے۔

اور فرشتوں کے گیت اس کے گیتوں کی محض ایک صدائے بازگشت!

پھر یہ تماشا کس قدر اذیت انگیز تماشا ہے کہ عورت کے ہوتے ہوئے بھی عورت والوں کی روزمرہ کی زندگی روز بروز بے کیف و رنگ ہوتی جا رہی ہے۔

بے کیف و رنگ

موسیقی سے خالی ——— شعریت سے محروم!!!

بربط کے تاروں میں ارتعاش نغمہ پیدا کرنا بھی ایک آرٹ ہے اور دنیا اس آرٹ سے ہنوز بیگانہ ہے!

یہی وجہ ہے کہ حیات نغمہ و نکہت کے طوفان سے ناآشنا ہے اور شباب بکیف رنگ کے ہیجان سے ناواقف!

دنیا! انسانی ہاتھوں کے تیار کردہ بیدھے سادے سازوں کے راز سے آگاہ ہونے کیلئے اپنے دنوں کا آرام حرام اور اپنی شبوں کا سکون برباد کر ڈالتی ہے۔ لیکن قدرت کے پیچیدہ ترین ساز —— عورت —— کے نغموں کے راز سے واقف ہونے کیلئے اسے اپنے "اوقات گرامی" کا ایک قلیل ترین حصہ بھی صرف کرنا منظور نہیں ہے!

میری قلیل ذوق استفہام روح دنیا کے اس یکسر غلط طرز عمل کے خلاف بغاوت کا پرچم بلند کرتی ہے اور شہنشاہ نسیمی معنف بلزاک کی ہمنوا ہو کر شائستگی اور تہذیب کے دعویداروں سے ایک سوال پوچھتی ہے۔

If the three chief methods which serve to express thouyht require preliminary study on tho pait ob those whom nature has destined to be poets. musicians, or painters would it not appear that a man must become initiated in the secrets of pleasure in order to be happy

"اگر اظہار خیال کے تینوں بڑے طریقے (شاعری، موسیقی اور نقاشی) ان خوش نصیب حضرات سے بھی ابتدائی مشق و مطالعہ کا تقاضہ کرتے ہیں جن کے مقدر میں کاتب قضا و قدر نے شاعر، موسیقار اور نقاش بننا لکھ دیا ہو تو کیا یہ بات ضروری نہیں معلوم ہوتی کہ عیش و مسرت کے مزے لوٹنے سے پہلے ہر انسان عیش و مسرت کے رموز سے کامل طور پر آگاہی حاصل کر چکا ہو"

شائستگی و تہذیب کے دعویدار نامعلوم کس نشہ میں بدمست ہیں۔ وہ اپنے بگڑے ہاتھ

پر ٹھوکریں کھاتے اور لنگڑاتے اپنی دھن میں مست چلے جاتے ہیں۔ سادہ اس شخص کی آواز پر بھی چونکنے کی ضرورت نہیں سمجھتے جو انہیں ان کے بگڑے راستے کے خطرات کا انجام سے آگاہ کر کے اس سے ایک ہزار درجہ بہتر۔ بے خطر اور پُرلطف راستہ دکھلانا چاہتا ہے!

میرا سوال صدائے صحرا بنکر رہ جاتا ہے اس کا جواب تو کجا مجھے اس کا غور سے سننے والا بھی کوئی نظر نہیں آتا!

شائستگی اور تہذیب کے دعویدار در اصل اپنی انفرادیت کھو بیٹھے ہیں۔ وہ ہجوم کے جذبات کے غلام ہیں! جس راستہ پر ان کے گرد و پیش کی دنیا گامزن ہے۔ وہ خود بھی اسی راستہ پر منہ اٹھائے چلے جا رہے ہیں!

راستہ کے نشیب فراز سے بےخبر ——— منزل مقصود کے لطف سے بیگانہ!

ان کے دماغوں پر صدیوں کی روایات کا بار ہے!

ان کی نظر اپنی نہیں۔ ان کی پسند اپنی نہیں!

ان میں اختلاف کی جرأت نہیں ——— ان میں اختلاف کا احساس تک نہیں!

وہ انہی پامال پُرخطر راہوں کے راہرو ہیں جن پر اگلے پیشرو مسافر بارہا لُٹ چکے ہیں!

روایات قدیمہ اور ہجوم کے جذبات کا غلام ہمیشہ ریاکار ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمارے یہ بزرگ بھی ریاکار ہیں ——— ریاکار ہیں اور مکار ہیں!

ان کا باطن اور ہے ظاہر اور! ——— ان کا ظاہر اور ہے باطن اور!

وہ کہتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور! ——— وہ کرتے کچھ اور ہیں اور کہتے کچھ اور!

تہذیب شائستگی کے ان علمبرداروں کی بیٹیاں کنواری بیٹیاں، شرم و حیا کی پتلیاں جلسے دیکھ لیتی ہیں۔ زنانہ اور مردانہ پوشیدہ اعضا کی ساخت کا بیان پڑھتی ہیں انکے افعال کا حال سنتی ہیں۔ ان کی تصاویر دیکھتی ہیں ——— اور پھر بھی شرم و حیا کی پتلیاں، عصمت

دعفت کی دیویاں بعض وہ دہرم شاستر بھی پڑھتی اور سنتی ہیں۔ جنکے مقابلہ میں نیا بسر کے کوک شاستر شرم فی شعر کہے جاسکتے ہیں! —— اور اس سب کچھ کے باوجود شائستگی اور تہذیب کے ان دعویداروں کی پیشانی پر شرم حیا کی پسینہ کا ایک قطرہ تک بھی کبھی نمودار نہیں ہو پاتا لیکن جب کبھی مردانہ اور زنانہ پوشیدہ اعضا کے افعال کی شائستگی کے علم کو عام کردینے کا ذکر آتا ہے تو شائستگی اور تہذیب کے ان ٹھیکیداروں کی پیشانیاں شرم وحیا کے پسینوں سے آب آب ہو جاتی ہیں۔

فطرت کے تقاضوں کی شائستگی کا علم شائستگی و تہذیب کے دعویداروں کی دوشیزہ تہذیب کے نزدیک ذلیل و شرمناک ہے اور اس کا ذکر تک موجب شرم وحیا! ——

اور پھر لطف یہ کہ خود ان بزرگوں کی "دوشیزہ تہذیب" کی پاکیزگی اور عصمت کا یہ حال ہو کہ مذہب واخلاق کے رنگین پردوں کی آڑ میں وہ تمام کھیل یہ خود بھی کھیلتی ہیں اور نہایت ذوق و شوق سے کھیلتی ہونگی روز روشن میں اپنے اور دوسروں کیلئے نہایت شدومد سے مخالفت کرتی ہو! شب کی تاریکیوں میں ایسی کوئی غلطی نہیں ہوتی جسکے خون سے شرم حیا کے علمبرداروں کی دوشیزہ تہذیب کا دامن داغدار نہ ہوتا ہو لیکن صبح کی پہلی کرن کے پھوٹتے ہی یہ عیارہ اپنے دامن پر اپنے "ہنر لطیف" کی تمام رنگ ریزیوں کو اس چابکدستی سے صرف کار کرتی ہے کہ خون کے یہ سب چھینٹے رنگین پھولوں میں تبدیل ہو کر رہ جاتے ہیں۔

پردہ پردہ میں یہ ہر قسم کے کانٹوں سے الجھتی ہے اور لطف یہ کہ اپنے دامن پر کہیں خراش تک نہیں دیکھ پاتی لیکن منظر عام پر پھولوں کے دامنوں سے لپٹتے ہوئے بھی اسکا دامن تار تار ہوتا ہے۔

ہمارا حیا یا اخلاق جو انسان کی فطرت کے بالاتر ہو لازمی طور پر اسے ریاکار بننے پر مجبور کریگا! انسان اگر شیطان نہیں ہے تو اسکے فرشتہ ہونے کا ثبوت بھی کوئی نہیں ہے!

گوشت وخون کا ایک پیکر گوشت و خون کے تقاضوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا!

اور اگر بے نیاز ہونیکی کوشش کریگا تو لازمی طور پر اسے ریاکار بننا پڑے گا۔

آپکی المغریب تہذیب نے ازدواجی زندگی کا جو معیار اخلاق مقرر کیا ہے وہ انسان کی فطرت کے مقتضیات کے موافق نہیں ہے ــــ اسلئے وہ انسان کو لازمی طور پر ریاکار بننے پر مجبور کرتا ہے

فطرت کے تقاضے آخر فطرت کے تقاضے ہیں!

ان میں تو صرف وہی قانون شائستگی پیدا کرسکتا ہے جو انکی فطرت کے رموز و اسرار سے آگاہ ہو! جو قانون فطری تقاضوں کے تذکرہ ہی سے چراغ پا ہو جاتا ہو وہ انکو سرکشی پہ مجبور کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کرسکتا۔

فطرت اپنے تقاضوں کا کچلا جانا ہرگز برداشت نہیں کرتی!

شائستگی و تہذیب کے دعویدار دنیا اس کے تقاضوں کا احترام نہیں کرتی جو فطرت مجبوراً شدت اور سرکشی پر اتر آتی ہے۔

اور اسکی یہ سرکشی اس قدر شدید ہوتی ہے کہ بسا اوقات یہ آپکی تہذیب کے سر بفلک محلوں تک میں زلزلہ پیدا کر دیتی ہے! ــــ زلزلہ پیدا کردیتی ہے اور شاندار سے شاندار تہذیبوں کے سر بفلک محلوں کو زمین بوس کرکے رکھ دیتی ہے۔

اس حقیقت پر موجودہ زمانہ کے مشاہدات شاہد ہیں ــــ گذشتہ زمانہ کی تاریخ بھی اسکی تصدیق کرتی ہے!

لیکن آپ کو اس کے تسلیم کرنے میں ہنوز تامل ہے!

آپ کی نگاہیں کور!

آپ کے دماغ ماؤف!

آپ کی روحیں خوابیدہ!

فطرت کے تقاضوں کی شدت اور سرکشی کے افسوسناک مظاہرات آپکی تہذیب شائستگی کی دعویدار دنیا آئے دن دیکھتی ہے ــــ بھکارنیں راج محلوں کی زینت بنی ہیں بھولوں

کی سیجوں پر سونیوالی شہزادیاں بھیک مانگتی ہیں۔ عصمت و عفت کی دیویاں حسن و جمال کی حوریں کشتہ تغافل ہیں اور بازار حسن کی مکروہ صورتیں کعبۂ پرستش ——— لیکن حیرت ہے کہ پھر بھی آپ کی یہ "مہذب" دنیا فطری تقاضوں کی سرکشی کی اصل وجوہات تلاش کرکے انہیں رفع کرنے کی سعی نہیں کرتی!

"یہ مہذب" دنیا فطرت کے فطری تقاضوں کو منافی اخلاق قرار دیکر جابرانہ، ظالمانہ اور وحشیانہ طریقے سے انکی سرکشی کو مستوجب سزا تو ہمیشہ گردانتی ہے لیکن مصلحانہ طریقہ سے کبھی بھولکر بھی یہ دریافت کرنیکی ضرورت نہیں سمجھتی کہ وہ وجوہات آخر کیا ہیں جنہوں نے ان تقاضوں کو سرکشی پر مجبور کیا!

فطرت کے تقاضوں کو قابل احترام نہیں سمجھا جاتا ——— ان کی نوعیت، اہمیت اور ضرورت کے متعلق تحقیقات ضروری خیال نہیں کی جاتی!

——— یہی وجہ ہے کہ جوانی کی چاندنی راتیں روز بروز بے کیف و رنگ ہوتی جاتی ہیں! عشرت کے لمحے پرواز کرتے جارہے ہیں ——— ربط کے تار نغموں سے بیگانہ ہوتے جاتے ہیں ——— حسن کے نقوش پھیکے پڑرہے ہیں ——— عشق کا سوز و گداز رخصت ہو رہا ہے اور حیات کی شعریت مجروح ہوتی جاتی ہے!

صرف ایک مثال پر اکتفا کیجئے! ———

شادی ——— جسے آپکی "دوشیزۂ تہذیب" بڑے فخر سے خانہ آبادی کہتی ہے۔ لیکن جسے خانہ بربادی ثابت کرنے میں خود اسی تہذیب نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ——— اپنی فیروزمندی کے لئے کم از کم مندرجہ ذیل چار شرائط پیش کرتی ہے۔

(۱) ہونے والے لڑکیاں بیوی کے جمالیاتی خواب کی بہترین تعبیر۔

(۲) ذہنی مساوات۔

(۳) تہذیب و تربیت کی یکجائی

(۴) شہوانی محبت کی سرگرمی۔

لیکن آپکی یہ "فرسودہ تہذیب" جس پر آپ کو بہت کچھ فخر و ناز ہے ان چاروں شرائط کے ساتھ یوں کھیل کھیلتی ہے گویا ازدواجی زندگی کی نشاط سے ان کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔

شادی اس تہذیب کے نزدیک دلوں کا تعلق نہیں بلکہ رسوم و رواج کا تعلق ہے!

اور دو جوانوں کا ملاپ، بچے جننے کا ایک ذریعہ اور بس!

ہونیوالے میاں بیوی کے جمالیاتی خواب کی بہترین تعبیر

جمال سے محبت زندگی کا تصور ایک کیف و رنگ تصور ہے تمام کاروبار حیات کا منتہائے مقصود حسن کاری اور پھر احسن کاری سے حاصل ہونیوالی نشاط ہے کیونکہ صرف وہی حیات افزا ہے!

وہ قانون جس کا منتہائے مقصود حیات افزائی ہو اسے کسی صورت گوارا نہیں کر سکیگا کہ ہونے والے میاں بیوی کے جمالیاتی خواب کو بیہودہ رسوم و رواج کی پابندی کے ہنگامۂ رستاخیز میں پریشان کر دیا جائے۔

پھر میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپکی یہ فرسودہ تہذیب جسے حیات افزائی کا بھی بہت کچھ دعویٰ ہے کس منہ سے اسے خلاف شرم و حیا قرار دیتی ہے اگر شادی سے پیشتر ہونے والے میاں بیوی ایکدوسرے کے جمال صورت کے متعلق بچشم خود اپنا اطمینان کرنا چاہتے ہیں!

اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ لڑکے اور لڑکی کے جمالیاتی خواب کو برباد کر دینے والے اس بیہودہ رواج کو آپ کس قانون دانش و بینش کی رو سے "عین نیکی" قرار دے جا رہے ہیں!

کیا میں یہ معلوم کرنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ جہاں مرد و عورت کے جمالیاتی تصور کا خواب بہترین تعبیر لیکر آ رہا ہو وہاں اسے پریشان کرنے کیلئے آپ اپنے ذات و گوت اور نسل و رنگ کے ڈھکوسلے لیکر خواہ مخواہ کیوں گھسے پڑتے ہیں۔

جہاں میاں راضی بیوی راضی۔ وہاں قاضی کے پیٹ میں خواہ مخواہ مروڑ کیوں اٹھتے ہیں!

مخلصانہ مشورہ دینا چاہتا ہوں کہ مرد و عورت کی ازدواجی زندگی کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے فردوسی

عشرتوں سے محروم نہیں کردینا چاہتے تو مرد و عورت کے جمالیاتی خواب کو پریشان نہ کیجئے۔

اپنے حیات فرسا قوانین کو بدل دیجئے —— ان کی جگہ حیات افزا قوانین لائیے۔

بزدلی کو بالائے طاق رکھ دیجئے راہ راست اختیار کرنے میں اپنے گرد و پیش کی دنیا کو ساتھ لینا ضروری نہ سمجھئے۔

بگھوڑے رستوں کو اسلئے اختیار نہ کیجئے کہ آپ کے گرد و پیش کی دنیا ان پر گامزن ہے!

اپنی انفرادیت کو ہجوم کے جذبات کی خاطر قربان نہ کیجئے!

دنیا جدھر جاتی ہے جانے دیجئے آپ اور صرف آپ وہ راستہ اختیار کیجئے جو راست ہے!

افراد اگر راہ راست پر آجائیں تو سوسائٹی غلط راہ پر نہیں جاسکتی!

ذہنی مساوات

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز ایک مشہور مقولہ ہے اور صداقت سے لبریز!

ایک فلاسفر کے جذبات کو سمجھنے کے لئے ایک دوسرے فلاسفر کی ضرورت ہے!

ایک ایسی بیوی جس کی حیثیت داروغۂ مطبخ سے زیادہ نہ ہو ایک علم دوست شوہر کے خیالات و محسوسات کی قدر شناس نہیں ہو سکتی!

پہاڑی کوے اور عندلیب خوشنوا کو ایک ہی پنجرے میں بند کیجئے گا تو عندلیب خوشنوا کے نغموں کی شعریت کو بھی برباد کر دیجئے گا!

براہِ نوازش حیات اور حیات کی نفسیات کا اپنے توہمات کی بنا پر بیسا ستھرا رنہ کیجئے۔

شباب اور شباب کے فطری تقاضیات کو اپنے غیر فطری رسوم و رواج کا پابند نہ بنائیے۔

نسل و رنگ اور ذات و گوت کے ڈھکوسلے پیدا کر کے مرد و عورت کی ذہنی مساوات کے دائرہ کو تنگ سے تنگ تر کرنے کی کوشش نہ کیجئے۔

جہاں مرد و عورت کے جمالیاتی تصور کا خواب بہترین تعبیر لیکر آرہا ہو، جہاں ذہنی مساوات حوصلہ افزا ثابت ہو رہی ہے۔ وہاں کسی کی ضرورت ہی آخر کیا ہے کہ آپ نسل و رنگ اور ذات

گوت کے ہنگامے برپا کریں!

نسل و رنگ اور ذات و گوت کے میلان کا منشا اگر ہونے والے میاں بیوی کی عشرتوں میں چار چاند لگانا ہے تو جہاں یہ منشا، انکے میلان کے بغیر بھی بدرجۂ اتم پورا ہوتا ہو۔ وہاں آپکو کیا حق حاصل ہے کہ ان کو خواہ مخواہ درمیان میں لاکر ایک بنے بنائے کھیل کو بگاڑنے کی حتی المقدور کوشش کریں۔

اور اگر نسل و رنگ اور ذات و گوت وغیرہ لغویت کے میلان کا منشا ہونے والے میاں بیوی کی عشرتوں کو تباہ و برباد کرنا ہے تو پھر جھگڑا ہی ختم! —— ایسی صورت میں آپکی بہتری کیلئے آپکی آئندہ نسلوں کی بہتری کیلئے بس آپکو یہ مخلصانہ مشورہ دونگا کہ اولین فرصت میں اپنے ان تمام الہامی صحائف" کو رودبار گنگا کی "مقدس" لہروں کے سپرد کر دیجئے۔ جن میں نسل و رنگ اور ذات و گوت کے میلان کو دھرم قرار دئے جانے پر اصرار کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ دھرم کوئی دھرم نہیں ہے۔ جو حیات انسانی کی جائز مسرتوں کو بھی غارت کر دینے پر تلا ہوا ہو!

تہذیب و تربیت کی یگانگی

تہذیب و تربیت کا اختلاف گاہے ماہے رشتۂ اتحاد کو مضبوط کرنیکا باعث بھی ہوتا ہے لیکن اکثر صورتوں میں اسکے نتائج ہونے والے میاں بیوی کی عشرت و مسرت کیلئے پیام بربادی ثابت ہوتے ہیں! ——

اس کلیہ کی روشنی میں دیکھتا ہوں تو مجھے آپکے اس رواج میں بھی کہیں کوئی ذرہ معقولیت کا نظر نہیں آتا جو شادی سے پیشتر لڑکے اور لڑکی کو ایک دوسرے کی تہذیب و تربیت کے متعلق اپنا اطمینان کر لینے سے منع کرنے کی صورت میں آپ روا رکھتے ہیں! —— اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تہذیب و تربیت کی یگانگی محض ایک اتفاقی چیز بن کر رہ جاتی ہے۔

اور جس شے کا حیات انسانی کی عشرت و مسرت سے اس قدر گہرا تعلق ہو کہ اس کے بغیر حیات کی تمام شادمانیاں گویا ہیچ ہو کر رہ جاتی ہوں اسے محض اتفاق پر چھوڑ دینا نہ

صرف عقل و دانش ہی کے منافی ہے بلکہ اس دھرم کے بھی سراسر خلاف ہے جس کا کام حیات کی افزونی ہو۔

اور اگر کسی "دھرم" کا کام حیات کی افزونی نہیں ہو تو یاد رکھئے کہ وہ سرے سے دھرم ہی نہیں ہے بلکہ اسے دھرم کہنا بھی لفظ دھرم کی توہین ہے۔

وہ پاپ ہے اور پاپ بھی مہا پاپ!

وہ الہام کی پیداوار نہیں بلکہ شیطان کی ایجاد ہے!

اور اس کے پجاری خدا کے نہیں بلکہ شیطان کے پجاری ہیں!

رحم فرمائیے اور جوانی کی چاندنی راتوں کے حسن کی سحر کاری کو برباد نہ کیجئے!

حیات کو شاداب رہنے دیجئے!

نہ صرف شاداب رہنے دیجئے بلکہ شاداب تر بنانے کی کوشش بھی کیجئے۔

حیات کو شاداب سے شاداب تر بنانے کیلئے اپنے دماغوں کو قدیم روایات کی کورانہ تقلید سے آزاد کیجئے!

کاروبار حیات کو قدیم ڈھکوسلوں کے رنگین شیشوں میں سے نہ دیکھئے —— یہ رنگین شیشے آپ کو کسی بھی چیز کو اس کے فطری رنگ میں نہ دیکھنے دیں گے۔

بچوں کی طرح حقیقت سے عاری۔ رنگین خوابوں کی دنیا میں نہ بسائیے!

اس نوع کی عارضی طفلانہ مسرتیں زندگی کے مستقل اور ٹھوس حقائق کی حریف نہیں ہو سکیں گی

خواب وہ دیکھئے جو زندگی کے ہنگامہ رستاخیز میں روح شباب پھونک سکیں!

لکیر کے فقیر نہ بنئے —— کچھ عقل خداداد سے بھی کام لیجئے!

جن رسوم و رواج کے عملی نتائج نشاط حیات کیلئے تباہ کار ہیں ان کو ٹھکرا دینے میں ذرہ بھر تامل نہ کیجئے! —— اس بات کی بھی کچھ پرواہ نہ کیجئے کہ وہ رسوم و رواج کس "الہامی" کتاب کی "الہامی" تعلیم کا نتیجہ ہیں!

یاد رکھئے کہ وہ سونا خالص نہیں ہے جو کسوٹی پر پورا نہیں اترتا۔ یوں دیکھنے کو خواہ اس میں کتنی ہی چمک دمک کیوں نہ ہو!

شہوانی محبت کی سرگرمی!

مشہور عالم فلسفی شوپنہار کے قول کے مطابق شہوانی محبت انسانی زندگی کا عظیم ترین محرک ہے ناقابل تردید حقائق کی روشنی میں ثابت کیا جا سکتا ہے کہ شوپنہار کا یہ قول صداقت سے لبریز ہے!

بلاشبہ ازدواجی زندگی کی مسرتوں کی ذمہ داری بہت حد تک مرد و عورت کے جمالیاتی تصور کے خواب کی بہترین تعبیر، ذہنی مساوات اور تہذیب و تربیت کی یگانگی پر ہے لیکن شہوانیت تو انسانی زندگی کا ایک عظیم ترین حوشہ ہے کہ ازدواجی زندگی کی مسرتوں کا تمام تر دار و مدار گویا اسی پر ہے!

یہ وہ آفتاب ہے جس سے باقی تمام عنوانات حیات گرمی شباب حاصل کرتے ہیں!

جہاں شہوانی محبت اطمینان بخش حد تک سرگرمی سے اپنا کھیل کھیل رہی ہو وہاں مرد و عورت کے جمالیاتی تصور کے خواب کی پریشانی، تہذیب و تربیت کا اختلاف اور ذہنی مساوات کا فقدان وغیرہ اہم نقائص بھی مسرتوں کا رنگ پھیکا کرنے سے ایک حد تک قاصر رہتے ہیں۔

—— لیکن جہاں شہوانی محبت کا کھیل ناقص ہو وہاں زندگی کا تقریباً ہر ایک محرک مسرت کے حلاشی دلوں میں تحریک مسرت پیدا کرنے سے قطعی معذور رہتا ہے!

شہوانی محبت کی سرگرمی کا نقص ازدواجی زندگی کی مسرتوں کے رنگ کو بہر صورت پھیکا کر دینے کا باعث ثابت ہوتا ہے —— خواہ یہ نقص مرد میں ہو یا عورت میں!

ان مصنفوں کی تحریریں جو یہ کہتے ہیں کہ شہوانی محبت کی سرگرمی کے بغیر بھی مرد اپنی حکمت عملی سے عورت کو اپنا دلدادہ بنا کر رکھ سکتا ہے نہ صرف وزمرہ کے مشاہدات ہی کے لحاظ سے بلکہ علوم و فنون کے صحیح انکشافات کی روشنی میں بھی ان کی خامی ثابت کی جا سکتی ہے!

شاعرانہ تخیلات جس دنیا کی زندگی کو پیش کرتے ہیں وہ صرف تخیلات ہی کی دنیا ہے!

حقائق کی دنیا کی زندگی کچھ اور ہے!

ہزاروں مردوں اور عورتوں کی شہوانی زندگی کا آپ دقت نظر سے مطالعہ کریں گے تو پچانوے فیصدی خانگی مناقشات کا سبب اولیں تشنہ نا یافتہ شہوانیت ہی کو پائیں گے۔

درحقیقت جذبۂ شہوانی کی تشنگی دنیا میں تسخیر کا مؤثر ترین عمل ہے!

تشنگی نا یافتہ شہوانیت عورت کی زندگی کی شعریت کو کس طرح ملیامیٹ کر دیتی ہے اسے دیکھنے کیلئے نوجوان بیواؤں اور نامرد خاوندوں کی نوجوان بیویوں کی زندگی کا ذرا عمیق نظر سے مطالعہ کیجئے —— براہ راست آپ ایسا نہ کر سکیں تو کم از کم اس ایک خط کا مطالعہ تو ضرور ہی کر لیجئے جو بر بنائے تجربہ بے عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنے والے ایک خاوند نے اپنی بیوی کے متعلق مہاتما گاندھی کے نام لکھا تھا —— اس خط کا ترجمہ ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب ایم۔اے (جامعہ ملیہ) کے الفاظ میں یوں ہے:۔

"میں ایک تیس برس کی عمر کا بیاہا آدمی ہوں۔ میری بیوی کی قریب قریب اتنی ہی عمر ہے۔ میرے پانچ بچے ہوئے جن میں سے دو خوش قسمتی سے مر گئے مجھے باقی بچوں کی ذمہ داری کا پورا احساس ہے لیکن میرے لئے اس ذمہ داری کو پورا کرنا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے آپ ضبط نفس کا مشورہ دیتے ہیں میں تین برس سے اس پر عمل کر رہا ہوں۔ مگر یہ میری بیوی کی مرضی کیخلاف ہے وہ اس چیز پر مصر ہے جسے ہم غریب انسان لطف زندگی کہتے ہیں آپ جس بلندی پر پہنچ گئے ہیں وہاں بیٹھکر اسے گناہ کہہ سکتے ہیں لیکن میری بیوی اسے اس نظر سے نہیں دیکھتی۔ وہ اور بچوں کے ہونے سے بھی نہیں ڈرتی۔ اسے ذمہ داری کا وہ احساس نہیں جو مجھے اپنے نزدیک ہے۔ میرے والدین زیادہ تر اسی کی حمایت کرتے ہیں اور روز جھگڑا ہوتا ہے۔ میری بیوی اپنی خواہش کے روکے جانے سے اس قدر بد مزاج اور چڑچڑی ہو گئی ہے کہ ذرا سی بات میں بھڑک اٹھتی ہے مجھے یہ مسئلہ درپیش ہے کہ یہ مشکل کیونکر حل کیجائے۔ میرے جتنے بچے اب ہیں میرے لئے وہی بہت

زیادہ ہیں۔ مجھ میں انکی پرورش کا مقدور نہیں۔ بیوی کسی طرح راضی ہوتی معلوم نہیں ہوتی اگر اسکی خواہش پوری نہ ہوئی تو عجب نہیں وہ بدماغ ہو جائے یا دیوانی ہو جائے یا خودکشی کر لے۔"

خط کا مضمون صاف اور واضح ہے۔ اسلئے سردست اسکے متعلق میں کچھ نہیں کہنا چاہتا کسی دوسرے مضمون میں اس کے متعلق بہت وضاحت سے گفتگو کرونگا اور علوم و فنون کے صحیح انکشافات اور تجربات و مشاہدات کی روشنی میں دکھاؤں گا کہ مہاتما گاندھی اور انکے معنوی پیشوا کاؤنٹ ٹالسٹائی نے جس برہمچریہ کی تعلیم دی ہے وہ کس قدر لچر چیز ہے۔ اور اسکے عملی نتائج ازدواجی زندگی کی رومانیت کیلئے کس قدر تباہ کار ہیں!

اب عورت کے شہوانی نقص کے متعلق بھی اک بات سُن لیجئے۔

عورت کی شہوانی استعداد جب ناقص ہوتی ہے تو وہ مرد کی سرگرم محبت کے جواب میں متوقع سرگرمی دکھانے سے قاصر رہتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ازدواجی تعلقات کی فردوسی رومانیت برباد ہو جاتی ہے۔ مرد کی زندگی کی شعریت مجروح ہو جاتی ہے اور بسا اوقات اس کا شباب راہ راست سے منحرف ہو جاتا ہے —— وہ اپنی سرگرم محبت کا جواب متوقع سرگرمی نہیں پاتا تو بسا اوقات جب اپنی مسرتوں کی بربادی اسے گوارا نہیں ہوتی تو وہ اپنے ہاں کے کانٹوں کے بچھونے کو چھوڑ کر کہیں اور پھولوں کی سیج تلاش کرنے پر اتر آتا ہے!

اور یوں شہوانی سرگرمی کے نقائص کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھتی رہتی ہیں۔ ہزاروں اور لاکھوں مردوں اور عورتوں کی زندگی کی مسرتیں اور عشرتیں!

اور اس سب کچھ کے باوجود یہ "دوشیزۂ تہذیب" جس کے اسیر زلف آپ ہیں۔ آپکو ہمیشہ یہی بتلائے چلی جاتی ہے کہ شادی بیاہ کے معاملات میں نسل و رنگ اور ذات و گوت کی تمام لغویات کے میلان کے متعلق تو کامل تحقیق و تفتیش سے کام لیجئے لیکن زندگی کے اس عظیم ترین محرک —— شہوانی سرگرمی —— کے متعلق قطعی کوئی استفسار نہ کیجئے کیونکہ یہ خلاف تہذیب ہے۔

جی ہاں یہ خلاف تہذیب ہے! لیکن جناب کی اس انوکھی تہذیب کی تعریف!

کرشن گوورنمنٹ

کیا خون کے سو قطروں سے ایک قطرہ منی کا بنتا ہے؟

خون کے سو قطروں سے ایک قطرہ منی کا بنتا ہے ——— بہت مشہور ہے لیکن سفید جھوٹ!

ارسطو کے شاہکار میں لکھا ہے کہ بعض کا خیال ہے کہ ایک سیر خون سے ایک قطرہ منی کا بنتا ہے

سفید ہی نہیں بلکہ سیاہ جھوٹ!

ایک مرتبہ کے انزال میں تقریباً کتنی منی خارج ہوتی ہے؟ عام اندازہ ہے کہ مختلف حالات اور مزاج کے لوگوں میں ڈیڑھ ڈرام سے لیکر ایک اونس تک! ایک اونس کا اندازہ بہت زیادہ ہے تو ڈیڑھ ڈرام شمار کیجئے جسکے ۹۰ قطرے بنتے ہیں اب اس حساب سے ایک ایسا آدمی جو ایک رات میں ۱۰ مرتبہ مباشرت کرے (خواہ وہ محض ایک رات کیلئے کیوں نہ ہو) ۹۰×۱۰×۱۰۰ قطرے خون کے اپنے جسم سے خارج کر دیگا جو تقریباً بارہ پونڈ کے برابر ہے لیکن ایک آدمی کے جسم میں خون کی کل تعداد کس قدر رہتی ہے؟ بارہ پونڈ سے لیکر ۲۰ پونڈ تک!

اب میں آپکو سینکڑوں اور ہزاروں مرد ایسے دکھا سکتا ہوں جو دس دس مرتبہ روزانہ مباشرت کر سکتے ہیں ——— اور ہفتوں اور مہینوں اسی رفتار سے کر سکتے ہیں لیکن آپ مجھے صرف ایک ہی مرد دکھا دیجئے خواہ وہ رستم زماں ہی کیوں نہ ہو جسکے جسم سے روزانہ بارہ پونڈ خون نکالا جائے اور وہ (خاص خاص حالتوں میں بھی) ایک دو دن سے زیادہ زندہ رہ سکے! ——— اور ایک سیر خون سے ایک قطرہ منی کا بننے والے حساب سے تو ایک ہی مرتبہ کے جماع میں قصہ تمام سمجھئے۔

اس طریقہ سے منی کی قدر و قیمت کم کر کے میں آپکو کثرت مباشرت کیلئے کھلی چھٹی نہیں دینا چاہتا لیکن اس بات کی بھی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا کہ آپکو کثرت مباشرت سے باز رکھنے کیلئے ایسے ڈھکوسلوں کو حقائق بنا کر پیش کر دوں جو حقائق بنکر اگر کوئی ایک فائدہ پہونچا سکتے ہیں تو پچاسوں نقصانات کے ذمہ دار بھی بن سکتے ہیں! ——— سچائی صرف سچائی اور سوفیصدی سچائی، میں صرف اسکا قائل ہوں! سچائی کے اظہار پر بھی اگر کوئی شخص گمراہ ہو سکتا ہے تو پھر یہ بھی یاد رکھئے کہ جھوٹ سے بھی اسے ہمیشہ راہ راست پر نہیں رکھا جا سکتا تھا!

ایڈیٹر

کیا دواؤں سے عضو مخصوص کو غیر معمولی طور پر فربہ و دراز کیا جا سکتا ہے؟

خیر الاطبا میں ایک حکیم صاحب نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ایک ایسا طلا کسی آئندہ اشاعت میں پیش کریں گے جسکے استعمال سے عضو مخصوص دراز تر جو بھر بڑھ جایا کریگا ——— سفید جھوٹ!

جن اجزا سے تیار ہونیوالے طلاؤں کے بل بوتے پر ایسے دعوے کئے جاتے ہیں اُنسے بھی میں واقف ہوں لیکن پھر بھی اسے تسلیم نہیں کر سکتا کہ کسی طلا سے عضو میں غیر معمولی فربہی اور درازی مستقل طور پر پیدا ہو سکتی ہے۔ اسے میں تسلیم کر سکتا ہوں کہ من بعض سے بیشتر بعض اندرونی اور بیرونی دواؤں کے استعمال سے عضو میں کسیقدر فربہی اور درازی پیدا کیجا سکتی ہے۔ صرف کسیقدر، وہ بھی مہینوں کے استعمال سے اور سب میں نہیں بلکہ کسی کسی حالتیں ——— لیکن اس قسم کا برائے نام فائدہ ہوا بھی تو وہ کیا ہوا؟

میں اسے بھی تسلیم کر سکتا ہوں کہ غیر فطری شہوانی استعمال سے یا ضعف باہ کی وجہ سے جب عضو کی طرف خون کا دوران کم ہونے کی وجہ سے عضو میں لاغری اور کوتاہی آگئی ہو تو اسے مناسب اندرونی اور بیرونی علاج سے ایک عرصہ میں دور کیا جا سکتا اور عضو کو وہ فربہی اور درازی بخشی جا سکتی ہے جو طبعی حالت کے قریب قریب ہو ——— لیکن اسے میں کسی صورت میں تسلیم نہیں کر سکتا کہ بعض دوائیں ایسی بھی ہو سکتی ہیں جن کے استعمال سے عضو میں وہ فربہی اور درازی پیدا ہو جائے جس کیلئے بعض حضرات اپنے گھر کا تمام اثاثہ تک نیلام کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں۔

کام دیو نمبر حصہ اول میں بتا چکا ہوں کہ یہ محض وہم ہے کہ عورت کو خوش کرنے کیلئے زیادہ طویل اور فربہ عضو کی ضرورت ہوتی ہے اسلئے کہ عورت کا مرکز شہوت کہیں اندر دور نہیں ہوتا ——— لیکن اس وہم کا کیا علاج کہ گذشتہ ایکسال کے عرصہ میں تقریباً سو سوا سو آدمیوں نے مجھے بڑے اصرار سے لکھا کہ میں انہیں کوئی ایسی دوا بھیجدوں جس سے ان کے عضو میں غیر معمولی فربہی اور درازی پیدا ہو جائے۔ میں نے انہیں ہر چند کہا کہ نہ اس کی ضرورت ہے اور نہ اس قسم کی کوئی دوا آپ کو مل سکیگی۔ ان میں سے چند ایک نے میری رائے کو درست تسلیم کیا لیکن باقی کی تسلی نہ ہوئی تو انہوں نے بعض دوسرے دواخانوں کو لکھا۔ جہاں سے بعض قیمتی طلاء اور گولیاں انکو بھیجدی گئیں لیکن اس صرف زر کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر انہیں ہوش آگئی۔ لیکن کب؟ جب جیب سے دس بیس روپے نکل چکے! ان میں سے بعض نے مجھے لکھا کہ منہ پر چپت کھا کر آخر انہیں عقل آگئی ——— میرے ایک دوست کہنے لگے کہ جب چپت کھائے بغیر انہیں ہوش آنا ہی نہیں تھا تو بہتر ہوتا کہ وہ آپ ہی نے ماردی ہوتی ——— آپ کی جیب بھی گرم ہو جاتی اور انہیں بھی دوسرا دروازہ نہ دیکھنا پڑتا ——— کاش کہ یہ حضرات مخلص طبیبوں کی رائے کی کچھ قدر کریں اور اشتہار بازوں کی باتوں میں آکر اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی کو برباد نہ کریں۔

ایڈیٹر

عورت کے مرکز شہوت کے متعلق کچھ اور بھی!

عورت کے مرکز شہوت کے متعلق بعض ضروری امور کا تذکرہ کام دیو نمبر حصہ اول کے دوسرے ایڈیشن کے ایک مضمون میں دیا جا چکا ہے جو گیارہ صفحات پر مشتمل ہے۔ اب عنوان بالا کے ماتحت چند دیگر امور پر روشنی ڈالی جاتی ہے جو جوانی کی تاریک راتوں میں اکثر گمراہوں کو راہ راست دکھائے گی۔

The clitoris is a veritable electric bell-button which being pressed or irritated rings up the whole nervous system of the woman.

Dr. Robinson of America.

بظر بجلی کی گھنٹی کا وہ بٹن ہے جسے دبانے یا متحرک کرنے سے عورت کے نظام عصبی کے تمام تار جھنجھنا اٹھتے ہیں۔ —— امریکی ڈاکٹر رابنسن

مرکز شہوت کا قدو قامت

عام حالات میں عورت کے مرکز شہوت کا قدو قامت چنے دو چنے سے زیادہ نہیں ہوتا لیکن ہزار دو ہزار میں سے چند ایک عورتیں ایسی بھی نکل آتی ہیں جن میں بظر کا قدو قامت نصف انچ تک ہوتا ہے۔ زیادہ گرم ملکوں کی عورتوں میں بظر عموماً زیادہ بڑھا ہوا ہوتا ہے لیکن سرد ملکوں میں بھی بعض دفعہ ایسی عورتیں پائی جاتی ہیں جن کا بظر قدو قامت میں گرم ملکوں کی عورتوں سے کسی طرح کم نہیں ہوتا!

مرکز شہوت کا قدو قامت اور شہوانی جذبات

تجربات اور مشاہدات نے یہ بات قطعی طور پر ثابت کر دی ہے کہ مرکز شہوت کے قدو قامت کے ساتھ عورت کی شہوانی جذبات کا بہت گہرا اور ناقابل انکار تعلق ہے۔

جن عورتوں میں بظر کا قدو قامت بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ ان کے شہوانی جذبات بھی اسی مناسبت سے تیز و تند ہوتے ہیں ——— نصف انچ سے ایک انچ کے قریب تک کی بظر کی لمبائی اس کے غیر معمولی طور پر نشو و نما یافتہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ لیکن بعض علاقوں میں بعض عورتیں ایسی بھی دیکھی گئی ہیں۔ جن کا بظر حیرت انگیز حد تک بڑھ گیا ہوتا ہے۔

بلاک کی تصویر میں ملاحظہ فرمائیے ——— مردانہ عضو جتنا بڑا بظر!

جن عورتوں میں بظر غیر معمولی حد تک بڑھ جاتا ہے۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ انکی زندگی کا مرکزی خیال شہوت پرستی ہو جاتا ہے اور وہ ایسے قوی ہیکل اور شعلہ کار مردوں ہی کی آغوش میں خوش رہ سکتی ہیں جو نہایت عمدہ طریقہ سے جماع کر سکتے ہوں!



تصویر نمبر ۹

شب روز کی ہوس کاریوں کے باوجود بھی ایسی عورتوں کے شہوانی جذبات فرد ہونے میں نہیں آتے! ——— اور وہ نت نئی شہوانی عشرتوں کی تلاش میں رہتی ہیں!

شاہانہ ماحول میں رہتے ہوئے اگر ایسی عورتوں کے شہوانی جذبات کی تکمیل بوجہ احسن نہ ہو سکے تو وہ اس شان و شوکت اور دولت و امارت کی زندگی پر لات مار کر اپنے مفلس بھکاریوں کے ساتھ بھاگ جانے سے گریز نہیں کرتیں جو ان کے غیر معمولی طور پر بھڑکے ہوئے جذبات کی تسکین کا سامان بہم پہنچا سکتے ہوں!

ایسی عورتوں میں عشق کا جذبہ بھی اپنی انتہا کو پہونچا ہوا ہوتا ہے! اس قوی ہیکل شعلہ کا مرد کے لئے جسکی گرمیٔ شوق انہیں غایت درجہ کی جسمانی لذتوں سے سرفراز کر سکتی ہو۔ وہ اپنی جان تک دیدینے سے دریغ نہیں کرتیں! ——— ساری دنیا ایک طرف اور ان کا وہ مرد ایک طرف! وہ دنیا کو ٹھکرا دینگی مگر اس مرد کا دامن نہ چھوڑینگی!

اگر ایک مرد ایسی عورتوں کی روز افزوں شہوت پرستی کا کامل طور پر حریف نہ ہو سکے تو انکی نگاہیں دوسرے مردوں کو دعوت شوق دینے سے نہیں چوکتیں!

مرکز شہوت کا اپریشن کرائے بغیر ایسی عورتوں میں کوئی سر بلندی پیدا کرنا قریب قریب ناممکن ہے!

لیکن خیال رہے کہ ایک ہوس کار اور شہوت پرست عورت کو دیکھکر یہ فیصلہ کر دینا ہر صورت میں صحیح نہیں ہو سکتا کہ اس کا مرکز شہوت لازمی طور پر عام عورتوں کے مرکز شہوت سے بڑا ہے!

اور نہ ہی کسی عورت کے مرکز شہوت کے معمولی قد کو دیکھکر یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ اسکے شہوانی جذبات میں تیزی اور تندی نہیں ہے:

مرکز شہوت کا غیر معمولی طور پر بڑھا ہوا ہونا عورت کے شہوانی جذبات کی شدت پر ضرور دلالت کرتا ہے لیکن عورت کے شہوانی جذبات کا تیز و تند ہونا اس کے مرکز

شہوت کے غیر معمولی طور پر بڑا ہونے کا لازمی طور پر شاہد نہیں ہے!

اور نہ اس کے برعکس عورت کے مرکز شہوت کا غیر معمولی طور پر چھوٹا ہونا لازمی طور پر اسکے "ٹھنڈی" ہونے کا ثبوت ہے!

مرکز شہوت کو بڑھانیکا رواج

جمیل نیاسا اور جزائر کیرولن کے باشندے بجا طور پر خیال کرتے ہیں کہ عورت کے مرکز شہوت کی طوالت عورت کے شہوانی جذبات کو تیز و تند بنانے میں ایک بہت ہی اہم حصہ لیتی ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ایسی عورت مباشرت کے وقت کچھ ایسی کیف انگیز حرکات کرتی ہے کہ مرد بھی ان والہانہ اور بیخودانہ حرکات سے متاثر ہو کر بیخودی کی حد تک لطف اندوز ہونے لگتا ہے۔ ان کی اس فردوس زار عشرت میں پہنچنے کی تمنا نے ان میں بہت سے عجیب و غریب طریق رائج کر دیئے ہیں۔ جن سے عورت کے مرکز شہوت کے قد و قامت میں بہت کچھ بڑھوتری پیدا کی جاسکتی ہے۔ لیکن مہذب دنیا عام طور پر ان پوشیدہ طریقوں سے ابھی تک ناآشنا ہے اور اسے مہذب دنیا کی خوش قسمتی سمجھنا چاہیئے کیونکہ سچی تہذیب ہمیں سکھاتی ہے کہ زندگی کا مقصد وحید ہوس کاری نہیں ہے اور عورت کے مرکز شہوت کو بڑھانے کے یہ طریقے چونکہ انسان کی ہوس کارانہ خواہشات کی پیداوار ہیں۔ اس لئے اچھا ہے کہ مہذب دنیا ان سے ناآشنا ہی رہے!

بظر کو بڑھانے کیلئے ایک تباہ کار طریقہ کا مہذب دنیا کو کچھ علم ہے جسے کئی مشہور و معروف مغربی ماہرین صنفیات نے اپنی کتابوں میں کسی نہ کسی رنگ میں پیش کیا ہے۔ کیا ذیل کی سطور میں اس کی تباہ کاریوں کے انشراح کرنے کیلئے اسکی طرف اک اشارہ کر دینا صنفی علم و ادب میں ایک مفید ہدایت کا اضافہ نہ سمجھا جائیگا!

عورتوں کی جلق

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ جو عورتیں اکثر جلق کرتی ہیں وہ اپنے بظر کو چونکہ اکثر کھینچتی بھی رہتی ہیں۔ اس لئے ان کا بظر غیر معمولی طور پر نشوونما پانے لگتا ہے لیکن بظر کو غیر معمولی طور پر بڑھانے کیلئے کسی عورت کو جلق نہیں کرنی چاہئیے کیونکہ جلق عورت کے حسن و جمال کے شگفتہ و شاداب پھولوں کو تباہی و بربادی کی بادِ سموم کی نذر کر دیتی ہے اس سے عورت کے سیب ایسے گدرائے ہوئے رخساروں کا رنگ سرسوں کے پھولوں ایسا زرد ہو جاتا ہے۔ کمزوری کی وجہ سے رخساروں کی ہڈیاں نکل آتی ہیں۔ آنکھیں اندر کو دھنس جاتی ہیں۔ انکے گرد نیلے حلقے پڑ جاتے ہیں۔ چہرہ پر ہوائیاں اڑنے لگتی ہیں اور جوانی خاک میں مل جاتی ہے۔

جلق عورتوں کیلئے کس قدر تباہ کار ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے مشہور ڈاکٹر ولیم جے رابنسن ایم۔ڈی کی ایک مریضہ کے حالات سے اس پر روشنی پڑیگی جن کا اردو ترجمہ میں "سلکِ مروارید" کے صفحہ ۴۳ سے یہاں بطور اقتباس پیش کئے دیتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں:۔

استشہا بالید

مریضہ عمر ۱۷ سال ایک متمول تاجر کی لڑکی تھی۔ بدقسمت لڑکی ایسی دولہا تھی اور اسکے واقعات ایسے عبرتناک تھے کہ انکو صرف طبی نکتہ نگاہ سے دیکھنا ہی کافی نہیں ہے۔ مجھے ۱۰ مئی کو اسکے باپ نے لڑکی کے علاج کیواسطے بلایا جب میں انکے ہاں جا کر پہنچا تو میں ان کی دولتمندی، خوشحالی اور فارغ البالی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ مکان کے اندر جاکر مجھے فوراً ہی مریضہ کے پاس پہنچایا گیا جو بستر پر سہارا لگائے ہوئے پڑی تھی اور اسکے چہرہ پر مایوسی کا تبسم

نمایاں تھا۔ اسکے بلیغ موت کا یقین راسخ ہو گیا تھا جو بتدریج اسکو اپنی آغوش میں کھینچ رہی
تھی جب کمرے میں جاکر داخل ہوا تو قریباً بیس منٹ تک اسجگہ قبرستان کا سناٹا رہا اسکے بعد اسکے
عزیز یکے بعد دیگرے کمرے سے نکل گئے اور صرف میں اور مریضہ کمرے میں تنہا باقی رہ گئے!

وہ اسقدر ضعیف نہیں تھی کہ بول ہی نہ سکتی ہو مگر اسکی آواز اسقدر کمزور ہو گئی تھی کہ بمشکل
سنی جا سکتی تھی۔ میں نے اس سے اسکے مرض اور علامات مرض کے متعلق کئی سوالات دریافت کئے
اس نے کہا کہ جو سوالات میں نے اس سے کئے ہیں ان سے اسکا خیال ہو گیا ہے کہ وہ تمام حقیقت بتا
دینے پر مجبور ہے جو اس نازک حالت تک پہنچانیکا باعث ہوئی ہے اور یہ کہنے سے اسکے دل کا بوجھ نصف
سے زیادہ کم ہو گیا۔ کیونکہ وہ اس خوفناک مرگ آور راز کو کسی دوسرے پر بیان کئے بغیر مرنا بھی گوارا
نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے اپنے مرض کے اصلی سبب کو اپنے تمام خاندان سے شرم کی وجہ سے
چھپائے رکھا اور مرنا قبول کیا مگر کسی پر اس کا ظاہر کرنا پسند نہ کیا۔ اس نے جلدی سے کہا
"میں بظاہر شدید دق میں مبتلا ہوں جسکا سبب جلق ہے اس عادت میں گرفتار رہنے کے بعد
مجھے اس گناہ کی حقیقت اور مضرت پورے طور پر معلوم ہو گئی تھی مگر مجھ میں اسقدر قوت ارادی بھی نہ
تھی کہ میں اسکو ترک کر سکتی میں نے اسے جاری رکھا حتیٰ کہ اسنے مجھے میری موجودہ حالت
تک پہنچا دیا! اب جبکہ میں نے اپنی صحیح حقیقت تم پر واضح کر دی ہے اور نیز بوجھ کو ہلکا کر دیا ہے
میں چاہتی ہوں کہ خدا سے مغفرت کی دعا کرتی ہوئی مر جاؤں جب میں مر جاؤں تو تمہارا یہ فرض ہے
کہ تم اس افسوسناک حقیقت کو میری ماں کے کانوں تک پہنچا دو جسکو میں نے اس سے اب تک
چھپائے رکھا ہے اور اسکو کہدو کہ وہ ان تمام احتیاط کیساتھ میری دوسری بہنوں کی نگرانی کرتی
رہے تاکہ وہ انکو اس سے بچا سکے ایسا نہ ہو کہ بہت دیر ہو جائے اور وہ بھی میری طرح قبل از وقت
اس خوفناک موت کا شکار ہو جائیں۔ ڈاکٹر صاحب یہ میری آخری خواہش ہے!"

اسکے بعد وہ نہایت خوش معلوم ہوتی تھی۔ اور اسکے مرض کی علامات بھی قدرے خفیف
ہو گئیں۔ تیمارداروں نے اس تخفیف کو میری دوائی کا نتیجہ سمجھا اور جب میں دوبارہ ان کے

ملاحظہ کیو اسلئے گیا تو میں نے اسکے باپ سے کہدیا کہ چند دن کی مہمان ہے اور میرا یہ خیال غلط نہیں تھا کیونکہ وہ ۲۶ مئی کو انتقال کر گئی!

کیا یہ ایک ہی واقعہ والدین کو اپنی جان سے زیادہ عزیز بچوں کی مناسب نگرانی اور صحیح تربیت کے لئے کافی نہیں ہے؟

اگر تم اپنے بچوں کی صحت شاندار زندگی اور سچی خوشی کی قدر کرتے ہو تو ان کی اچھی طرح نگرانی کرو انکے دینوی جذبات کا پورے طور پر خیال رکھو۔ یہ جذبات ان کو قدرت کی طرف سے نہایت عمدہ اور اچھے کاموں کیو اسطے تفویض ہوتے ہیں مگر افسوس ہے کہ مذکورہ بالا واقعہ کیطرح اکثر یہ نہایت بری طرح استعمال کئے جاتے ہیں۔ (سلک مروارید)

پس جلق خواہ اکتساب لذت کیلئے ہو یا مرکز شہوت کو مزید نشوونما دینے کیلئے ہر صورت میں نہایت دور رس اور تباہ کن نتائج و عواقب کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے ——

علاوہ ازیں مرکز شہوت کو مزید نشوونما پہنچانیکا خیال بھی اک شہوت پرست زندگی کیطرف قدم بڑھانے کے مترادف ہے!

مرکز شہوت (بظر) کی طوالت اور فربہی جو ایک پاکیزہ کار اور عصمت مآب خاتون کو عشوہ فروش بازاری عورتوں کی صف میں لا کر کھڑا کر دے۔ ہماری تہذیب کے نقطۂ نگاہ سے کسی طرح مستحسن نہیں کہی جاسکتی۔ پس خواتین کیر دلن او رنیا سلکے باشندوں کیطرح عورت کے بظر کو معمول سے زیادہ نشوونما دینے کا خیال بھی ہمارے لئے ایک سخت قسم کا نفسانی گمراہی سے کم نہیں ہوسکتا۔

جب عورت میں قدرت نے جس قدر فاحت کا مرکز شہوت پیدا کر دیا ہے۔ مردانہ عضو کی حرکتوں سے اسی میں لذت و عشرت کا اسقدر احساس پیدا کیا جاسکتا ہے کہ عورت کو ایک لمحہ کیلئے تو دنیا و مافیہا سے غافل کر دے —— ضرورت صرف اس قدر ہے کہ فرد دراہوشمند ہو اور مباشرت کے صحیح اور موثر طریقے سے واقف! —— پس فرید ہوس کاریوں کی خاطر بظر کو بڑھانے کیلئے کسی بھی طریقہ پر عمل پیرا ہونا ایک قسم کا صنفی گناہ ہے!

علاوہ ازیں جسمانی لذات کی تو کبھی سیری ہی نہیں ہوتی۔ اسلئے موہوم لذتوں کے بحر ناپیدا کنار میں بہے چلے جانا ہماری زندگی کا مقصد نہیں ہونا چاہیئے!

مصنوعی طریقہ سے بظر کو بڑھانیکے جسمانی نقصانات

جب کسی طریقہ سے بظر کو بار بار چھیڑا جاتا ہے تو اسکی حس بہت بڑھ جاتی ہے۔ جسے حس کاذب کہتے ہیں جس طرح مردانہ عضو کی حس کاذب میں مبتلا نوجوان مردوں کو سرعت انزال کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اسیطرح اس قسم کی حس کاذب میں مبتلا عورت کو بھی سرعت انزال کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ مباشرت کا ذرا سا خیال آتے ہی ادی نشاط میں ریزش شروع ہو جاتی ہے۔ یہی حس کاذب کچھ اور ترقی کرجاتی ہے تو پھر عورت مباشرت کے بالکل ہی ناقابل ہو جاتی ہے بار بار انزال ہوتے رہنے سے اسکی جسمانی اور دماغی قوتیں بھی روز بروز کمزور ہونے لگتی ہیں۔ آخر غشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں وغیرہ

مرکز شہوت کی بڑھوتری اور بانجھ پن

مشاہدات شاہد ہیں کہ عورت کے بظر (مرکز شہوت) کا غیر معمولی طور پر بڑھ جانا اسے ایک حد تک بانجھ کر دیتا ہے بعض حالتوں میں اگرچہ یہ بھی سچ ہے کہ بظر کی بڑھوتری سے عورت میں حمل کی صلاحیت گو کم سے کم ہو جاتی ہے۔ لیکن بالکل ہی مفقود نہیں ہو جاتی۔ لیکن بعض مثالیں ایسی بھی دیکھی جا چکی ہیں جہاں بانجھ پن کی وجہ بظر کا غیر معمولی طور پر بڑھ جانا ہی تھا

مگر ہندوستان میں بانجھ پن کے سلسلہ میں اس بات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دی جانی چاہیئے۔ کیونکہ ہندوستانی عورتوں کے جسم میں بظر کے غیر معمولی طور پر بڑھ جانے کی صلاحیت بہت کم پائی جاتی ہے۔

بظر کاٹنے سے حمل ٹھہر گیا

ایک مغربی ڈاکٹر رقمطراز ہے کہ ایک عورت کا بظر غیر معمولی طور پر بڑا ہوا تھا اور اسے حمل نہیں ٹھہرتا تھا بیسیوں علاج کئے گئے مگر سب بےسود. آخر ایک ڈاکٹر نے اس عورت کے پوشیدہ اعضاء کا معائنہ کیا اور بظر کی غیر معمولی بڑھوتری کو دیکھکر اسکے دل میں یہ بات کھٹک گئی کہ ہو نہو بانجھ پن کا سبب بظر کی بڑھوتری ہے. چنانچہ اسنے کئی دیگر مشہور اور لائق ڈاکٹروں کی رائے سے انکی موجودگی میں اس عورت کا اپریشن کر دیا یعنی ختنہ. بظر کاٹ دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حمل ٹھہر گیا!

اگر عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو دیگر اسباب کی تحقیق کیساتھ یہ تحقیق کر لینا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس کا بظر تو غیر معمولی طور پر بڑھا ہوا نہیں ہے!

معائنہ پر اگر بظر غیر معمولی طور پر بڑھا ہوا پایا جائے تو حمل نہ ٹھہرنے کے دیگر اسباب کو رفع کرنے سے پہلے عورت کا ختنہ ضرور کرا دیا جائے. (بظر کٹوا دیا جائے)

بظر بڑھ جانے سے عورتیں مردانہ وار ہو جاتی ہیں

جن عورتوں کا بظر حد اعتدال سے بڑھ جاتا ہے انکی نسوانیت زائل ہو جاتی ہے انمیں مردانہ پن آجاتا ہے. جہانتک کہ مردوں کی طرف انکو کوئی رغبت نہیں رہتی یا بہت کم ہو جاتی ہے اور عورتوں سے مجالست کا شوق روز بروز بڑھتا جاتا ہے. یہ صورت بسا اوقات خطرناک نتائج کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے اسلئے ایسی حالت میں ضروری ہے کہ جلد از جلد عورت کا ختنہ کرا دیا جائے. کیونکہ تجربہ سے یہ پایا گیا ہے کہ ختنہ کرا دینے سے عورت کا مردانہ پن رخصت ہو جاتا ہے اور نسوانیت واپس آجاتی ہے.

مردانہ عضو جتنا طویل اور فربہ بظر

بعض قوموں کی عورتوں میں (خصوصیت سے حبشیوں میں) بظر چھ چھ انچ بلکہ اس سے بھی

زیادہ طوالت تک بڑھ جاتے ہیں۔

پیرس کے عجائب گھر میں ایک عورت کے پوشیدہ اعضا صحیح و سالم حالت میں رکھے ہوئے ہیں ان میں سے بظر کا قد و قامت ایک نوجوان مرد کے عضو تناسل سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ اس کی بلاک کی تصویر شریک کتاب ہے ملاحظہ فرمایئے!

مصر، بغداد اور عرب کی عورتوں میں بھی بظر بڑھ جانیکی خصوصیت کم و بیش پائی جاتی ہے۔ حبشیوں میں رواج ہے کہ کنواری لڑکی کے بڑھے ہوئے بظر کو اندام نہانی کے لبوں کیساتھ چھلوں کی مدد سے پیوست کر دیتے ہیں جب لڑکی کی شادی ہوتی ہے تو پہلی خلوت کے وقت اسکا شوہر خود ان چھلوں کو کھولتا ہے۔ بظر کا اس طریقہ پر اندام نہانی کے لبوں سے پیوست کر دینا کنوارپن کی حفاظت سمجھا جاتا ہے بعض دفعہ جیسا کہ آگے بیان ہوگا شادی سے پہلے بظر کو کاٹ بھی دیا جاتا ہے!

عورتوں کی عورتوں کیساتھ مواصلت

جسطرح بعض مرد لڑکوں کیساتھ منہ کالا کرنیسے باز نہیں آتے اسیطرح بعض عورتیں بھی عورتوں کیساتھ لطف اندوز ہونیسے نہیں چوکتیں ــــــ جن عورتوں کے بظر غیر معمولی طور پر بڑھے ہوئے ہوتے ہیں انہیں یہ شوق خصوصیت سے پایا جاتا ہے ــــــ ملاحظہ ہو طبیب النساء صفحہ ۳۲ ”بدقسمتی سے جن عورتوں کا بظر غیر معمولی طور پر لمبا ہوتا ہے وہ مردوں کیطرح عورتوں کیساتھ جماع کرتی اور زن دوست کہلاتی ہیں۔ مردوں کی صحبت سے انہیں نفرت ہوا کرتی ہے اور ان سے جماع کرانا وہ ہرگز ہرگز گوارا نہیں کرتیں۔“

مصر کی ایک مشہور ملکہ کے متعلق ثابت کیا جا چکا ہے کہ اس میں مردانہ صفات پائی جاتی تھیں وہ اپنے حسن و جمال کو مردانہ لباس میں جلوہ افروز کرتی تھی اور چہرہ پر داڑھی مونچھیں لگا کر مردوں کی طرح عورتوں کیساتھ مباشرت کرتی تھی!

اسیطرح کہا جاتا ہے کہ کم سے کم ڈیوڈھ دھن مردوں سے نہایت والہانہ عشق کرنے کے

باوجود روس کی مشہور و معروف ملکہ کیتھرائن عمر بھر حسین و جمیل عورتوں کے عشق میں دیوانی رہی سنہ ۱۹۱۲ع میں روسی قونسل متعینہ شکاگو (امریکہ) کے چیف سکرٹری کی موت نے ایک حیرت انگیز انکشاف کیا۔ بڑے بڑے مشہور و معروف آدمیوں نے اس "طلسم" کو بچشم خود دیکھا اور انگشت بدندان ہو کر رہ گئے۔ اور اب تو یہ انوکھا واقعہ ایسی حیرت انگیز حقیقت ہے جسے عالمگیر شہرت حاصل ہو چکی ہے یہ سکرٹری جس کا نام نکولس ڈی ٹیلن تھا۔ دراصل ایک عورت تھی جس نے اپنے شباب کے ابتدائی ایام ہی میں اپنی جنسیت کو خیرباد کہہ دیا تھا۔ اور مردانہ لباس زیب تن کر کے روسی دفتر خارجہ میں ملازمت اختیار کر لی تھی۔ کچھ عرصہ بعد اس مست شباب "دوشیزہ" نے ایک اور مست شباب دوشیزہ سے شادی کر لی اور دس سال تک خلوت کی رنگین ساعتوں میں اسکے حسن بہاریں کی بہاریں لوٹتی رہی مگر اس انوکھے "شوہر" کا مزاج چونکہ حد درجہ تیز و تند واقع ہوا تھا اسلئے بیگم صاحبہ روز روز کے جھگڑوں سے تنگ آ کر طلاق کی درخواست دیدی جو منظور ہو گئی اور "میاں" بیوی میں علیحدگی کرا دی گئی۔ چند سال بعد جب نکولس شکاگو کے روسی سفارتخانہ میں بحیثیت چیف سکرٹری منتقل ہو کر آئی "تو یہاں اس نے ایک امریکن دوشیزہ کو اپنے عقد میں لے لیا اور اسکے گلستان حسن کی خوشہ چینی شروع کر دی۔ "میاں" بیوی آپس میں بہت جلد شیر و شکر ہو گئے زندگی نہایت اطمینان سے گذرنے لگی۔ ہر روز روز عید تھا اور ہر شب شب برات لیکن فلک کج رفتار نے جو کروٹ بدلی تو "میاں" کو پنجہ اجل نے آ دبایا۔ تجہیز و تکفین کے وقت یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ روسی سفارتخانہ کا چیف سکرٹری مرد نہیں بلکہ ایک عورت ہے جس کے پوشیدہ اعضاء میں مصنوعی مردانہ عضو تناسل ایسی خوبی اور صفائی سے لگا ہوا تھا کہ اگر اس کے جسم رعنا کے دیگر اعضاء اس کی نسوانیت کی غمازی نہ کرتے تو پوشیدہ اعضاء کو دیکھ کر کوئی شخص اسکے عورت ہونے پر شبہ نہ کرتا!

اسی قسم کے بیسیوں مشہور و معروف اور مستند واقعات میں ناظرین کرام کے سامنے رکھ سکتا ہوں جن سے بلا کسی شک و شبہ کے یہ حقیقت روز روشن کی طرح آشکارا ہو جاتی ہے کہ ایسی بہت سی مست شباب عورتیں گذر چکی ہیں جن کو مردوں سے مباشرت کرنے میں کوئی

لطف میسر نہیں آتا تھا۔ اور جو اپنی ہی جنس کے گلستان حسن کی رنگین کلیوں کی خوشہ چینی ہیں اپنی جوانی اور زندگانی کا حقیقی عیش و عشرت پاتی تھیں۔

جیسا کہ تذکرہ بالا واقعہ سے صاف ظاہر ہے نکولس صاحبہ کو مردوں کی بجائے عورتوں سے عشق تھا اور ان سے اپنے حیوانی جذبات کی تسکین وہ ایک مصنوعی مردانہ عضو تناسل کے ذریعے کرتی تھی جو کسی نہایت ہی ہوشیار سرجن نے اسکے پوشیدہ اعضاء میں لگا دیا تھا۔

اب ایک اور واقعہ پیش کرتا ہوں جس سے مجھے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ اپنی ہم جنسوں کی دلدادہ عورتیں غیر معمولی طور پر بڑھے ہوئے بظر سے بھی مردانہ عضو تناسل کا کام لے سکتی ہیں۔

ایک گورنر کی بیوی کی زن دوستی

روم کے ایک صوبہ کے گورنر کی بیوی خاوند کی دلداریوں اور پرستاریوں کے باوجود اسکی طرف دل سے متوجہ نہ ہوتی تھی۔ گورنر کو اس پر بہت رنج ہوتا تھا۔ وہ ہر چند بیوی سے عشق و محبت کا اظہار کرتا۔ اس کے جذبات و حسیات کا حد درجہ احترام کرتا۔ اسکی ہر خواہش کو احکام سماوی کی سی وقعت دیتا مگر اس کے باوجود بھی سنگدل بیوی کا دل کسیطرح نہ پسیجتا تھا۔ ایکدن گورنر کسی ضرورت کے دربار سے قبل از وقت اٹھ آیا۔ گھر پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ بیوی اپنے مردانہ عضو جیسے بڑے بظر کو انتہائی جوش و خروش میں لائے ہوئے اپنی ایک لونڈی سے سرگرم اختلاط ہے۔ یہ قہرناک نظارہ دیکھکر گورنر سے ضبط نہ ہو سکا۔ اس نے آگے بڑھکر کسی تیز اوزار سے بیوی کا بظر کاٹ کر پھینکدیا۔ بیوی کچھ دن تک صاحب فراش رہی۔ جب تندرست ہوئی تو معلوم ہوا کہ اسکے وہ مردانہ جذبات جو بظر ہی کی پیداوار تھے۔ بظر کیساتھ ہی خاک و خون میں تڑپ کر سرد ہو چکے ہیں اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں اس کا سینہ نسوانی جذبات کا گہوارہ بن گیا اور اب وہ اپنے شوہر کی دلداریوں اور پرستاریوں کا خوب گرمجوشیوں سے استقبال کرنے لگی۔

فرانس کی ایک دولتمند عورت کی زن دوستی

یورپ میں فرانس کا شہر پیرس اپنی عالیشان عمارت کی شان و شوکت اور حسن لنوانی کے درخشاں جلوؤں کی بدولت عروس البلاد کہلاتا ہے۔ آجکل یہ شہر حسن و عشق کے رنگین ہنگاموں کی وجہ سے پردہ دنیا پر اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ چند ہی سال پیشتر اس رنگین شہر میں ایک دولتمند حسینہ اپنی "عورت پرستی" کی وجہ سے عالمگیر یا کم از کم "پیرس گیر" شہرت کی مالک بنی ہوئی تھی اس کا قاعدہ تھا کہ اپنی خلوتیں حسین و جمیل دوشیزاؤں کے حسن سے آباد کرتی۔ شراب کے دور چلتے اور وہ مدہوش حسینوں سے مردوں کی طرح مباشرت کرتی حسین اور نوجوان دوشیزہ لڑکیوں کی پیرس ایسے شہر میں کیا کمی ہے۔ پھر دولتمندوں کیلئے تو روئے زمین پر شاید کہیں بھی اس نعمت کی کمی نہیں۔ تاہم اگر کسی دن کوئی دوشیزہ نہ مل سکتی تو وہ شادی شدہ عورتوں ہی سے اپنی آتش شوق فرو کر لیتی۔ عورتوں سے اسکی رنگین خلوتوں کے حالات دریافت کئے گئے تو معلوم ہوا کہ اسکا بظر اتنی ہی طوالت اور فربہی رکھتا ہے جتنا کہ ایک نوجوان مرد کا عضو تناسل۔ اور جوش شہوت کے وقت اس میں مردانہ عضو ایسا ہی جوش و خروش اور تیزی و تندی پیدا ہوتی ہے جس کی بدولت وہ حسین و جمیل لڑکیوں سے بالکل مردوں کی طرح مباشرت کرتی ہے۔ لیکن اس کی حرکات جماعی کا سلسلہ مردوں کی نسبت بہت زیادہ دیر تک جاری رہتا ہے تب کہیں جا کر اس کی آتش شوق فرو ہوتی ہے!

زن پرست عورت کی اصلاح

غیر فطری جماعی طریقوں کی جو مثالیں گذشتہ سطور میں پیش کی گئی ہیں وہ عورت کے پوشیدہ اعضاء کی ساخت میں غیر معمولی تبدیلی پیدا ہونے کے نتائج ہیں۔ حقائق کو پیش نظر رکھکر ہم ان عورتوں کو انکے غیر فطری جماعی طریقوں اور ان کی ساحرانہ طرز زندگی کی بناء پر شاید

کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب بھی نہیں گردان سکتے۔ کیونکہ ہم اسے ایک طبی حقیقت کے طور پر جانتے ہیں کہ عورت کے پوشیدہ اعضاء کی اس قسم کی تبدیلیوں سے عورت کی ذہنیت ہی ہوس کارانہ طرز زندگی کی دلدادہ ہو جاتی ہے۔

روم کے ایک صوبہ کے گورنر کی بیوی کی مثال سے یہ حقیقت بھی بے نقاب ہو جاتی ہے کہ عورت کے پوشیدہ اعضاء کی اس غیر معمولی تبدیلی کا اگر سدباب کیا جائے تو عورت کی ذہنیت میں حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو جاتا ہے اور اسکے سینہ میں مردانہ دل کی بجائے نسوانی جذبات سے لبریز دل دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ شاید اسی حقیقت کے پیش نظر بعض ملکوں میں مردوں کیطرح عورتوں کا ختنہ کرنیکی رسم بھی جاری ہے جس سے عورت کے زن پرست ذہنیت کی یقیناً اصلاح ہو جاتی ہے۔

عورت کے پوشیدہ اعضاء کا ختنہ

بعض ملکوں میں جہاں عورتوں کے بظر عام طور پر بڑے ہوتے ہیں (مثلاً افریقہ کے بعض علاقوں میں) عموماً بظر کاٹنے کی رسم جاری ہے۔ ایبے سینیا کی عورتوں کے بظر تو خصوصیت سے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں شادی سے پیشتر اکثر کاٹ دیا جاتا ہے۔ عرب۔ بغداد اور مصر میں بھی عورتوں کے بظر کاٹنے کا رواج جاری ہے یہ گویا امام شافعیؒ کے احکام فقہ کے مطابق عورتوں کا ختنہ ہے۔ بظر کی غیر معمولی طوالت اور فربہی کے عظیم الشان نقصانات کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا چاہیئے کہ جن ملکوں میں عورتوں کے بظر بڑھ جاتے ہیں۔ ان میں عورتوں کے ختنے کا رواج ایک قابل تعریف رواج ہے۔ جو عورت کو شہوت پرستی، بانجھ پن اور زن دوستی سے بچاتا ہے۔

عورت کی تسخیر کیلئے سے زیادہ کارآمد جادو اور کوئی نہیں کہ آپ عورت کی فطرت کے پوشیدہ ترین اسرار سے واقفیت حاصل کریں جو آپکو ہمیں "تسخیر" میں ملیں گے یہ کوئی بازاری کتاب نہیں بلکہ ایک بلند پایہ علمی اور تحقیقاتی شاہکار ہے۔

بچہ

حاملہ کے خیالات کا اثر

شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ حمل کے آخری دنوں میں عورت جن باتوں میں دلچسپی لیتی تھی بچہ بھی اکثر ان میں دلچسپی لیتا تھا۔ اگر ان دنوں عورت اپنی خوش مزاجی کیلئے مشہور تھی تو بچہ بھی خوش مزاج اور شگفتہ جبیں پیدا ہوا۔

(عروس نو)

ہمارے خیالات اور ذہنی تصورات کا اثر ہمارے جسم پر بھی ہوتا ہے۔ اگر ماں کے خیالات پاکیزہ ہونگے تو اسکے جسم پر بھی ان خیالات کا اثر ہوگا۔ پھر مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پیدائش کے بعد ماں اور بچہ کی ذہنی حالتوں میں گہرا تعلق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ماں کے نظام عصبی کو کوئی صدمہ پہنچے یا اچانک ڈر جائے تو بچہ پر بھی اثر ہوگا۔ دودھ پلانے سے یا تو بچہ کی طبیعت بگڑ جائیگی یا بدہضمی ہو جائیگی۔ ثابت ہوا کہ ذہن کا اثر جسم کو متاثر کرتا ہے جسم کے ذریعہ خون پر بھی اثر ہوتا ہے اور دودھ میں زہریلے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ جب پیدائش کے بعد بچہ پر ماں کی ذہنی حالت کا ایسا گہرا اثر ہوتا ہے تو جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہوگا تو اس کی اثر پذیری کی کیا حالت ہوگی؟

(عروس نو)

بچہ پر حاملہ کے خیالات کا اثر

(از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری کشمیری گیٹ لاہور)

انسان کے خیالات جس عضو کی طرف برابر متوجہ رہیں اس میں دوران خون زیادہ ہو کر اس کا تقدیر بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ ماں کو جب بچہ سے محبت ہوتی ہے تو محبت کے اثر سے اسکے پستانوں کیطرف خون زیادہ مقدار میں رجوع کرتا ہے۔ مرد پر جب شہوت غالب ہوتی ہے تو خون اسکے خصیتین کی طرف زیادہ دوڑتا ہے۔ جب کوئی لذیذ غذا نظر آئے یا اس کی بو پہنچے تو خون غدہ لعابیہ کی طرف رجوع ہو کر تھوک زیادہ پیدا کرتا ہے۔ اسیطرح انسان کو جیسا خیال آئیگا۔ طبیعت کا اثر اسی طرف متوجہ ہوگا۔ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ نازک ہوتی ہیں۔ اسیوجہ سے مردوں کی نسبت عورتوں پر خیالات کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔ اور پھر حاملہ عورت جس کے خون کا رجوع قدرتاً جنین کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے دل پر تو جس بھی خیال کا گہرا اثر ہوگا جنین اس سے ضرور متاثر ہوگا۔

اس سے ظاہر ہے کہ حاملہ عورت اپنے خیالات کی طاقت سے جیسے بچے اسکا جی چاہے پیدا کر سکتی ہے۔

ہر شخص خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتا ہو کسی قوم کا ہو۔ خوبصورت ہو یا بدصورت۔ نابینا ہو یا بینا۔ امیر ہو یا غریب۔ ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ خدایا! مجھے نیک اور خوبصورت اولاد عطا کر!

خوبصورتی کیا ہے؟ ہر ایک حصہ بدن کا متناسب اور موزوں ہونا حسن ہے حسین اور خوبصورت بچے پیدا کرنیکا راز بہت کچھ پیچیدہ نہیں۔ حاملہ کے خیالات ہی کا اثر بچہ کی صحت و خوبصورتی۔ نیک یا بد ہونے کا ذمہ دار ہے لہذا اگر تندرست

نیک خصلت اولاد کی خواہش ہو تو بچے کی ماں کو دوران حمل میں خصوصاً جبکہ حیض والے ایام گذریں نو ماں کے تخیل ماحول ۔ ذاتی رجحان کو ایسا ہونا چاہیئے جیسا کہ والدین بچے کے اندر دیکھنا چاہتے ہیں ۔ اور اگر یہ خواہش ہے کہ آئندہ پیدا ہونے والا بچہ زیادہ عقلمند اور ہوشیار ہو تو حاملہ کو چاہیئے کہ وہ ایسی کتابیں جن میں عقل و دانش اخلاق و آداب کے مضامین درج ہوں غور سے مطالعہ کرتی رہے اگر خود پڑھنا نہ جانتی ہو تو دوسروں سے پڑھوا کر سنا کرے ۔ اسیطرح اگر حاملہ کی خواہش ہے کہ آئندہ بچہ جو پیدا ہو وہ بہادر اور زور آور ہو تو ایسے قصے کہانیاں پڑھے یا سنے جس میں بہادروں کے تذکرے ہوں اور اپنے دل میں ان کی بہادری ، ہمت ، استقلال چستی ، زور آوری وغیرہ وغیرہ حالات پر سوچ بچار کرے ۔ ان خیالات کے بعد جو بچہ پیدا ہو گا وہ کم و بیش ضرور ان اوصاف سے متصف ہو گا ۔

اسیطرح حاملہ عورت جو شغل رکھتی ہو اور جس قسم کے خیالات و تفکرات و نیز اپنے دل و دماغ میں رکھتی ہو ان خیالات کا اثر بچہ پر برابر پڑتا ہے مثلاً حاملہ لیکچر اور تقریر کی عادت ڈالے تو بچہ ایک زبردست لیکچرار کے اوصاف لئے ہوئے پیدا ہو گا ۔ یعنی وہ جوان ہو کر تعلیم پا کر بڑا تقریر کرنے والا زبردست لیکچرار ثابت ہو گا ۔ اسیطرح اگر حاملہ تصاویر یا نقش و نگار اور بیل بوٹے بنایا کرے یا بنظر عمیق دیکھا کرے تو اس کا بچہ ضرور ایک نامی گرامی مصور و نقاش ہو گا ۔

غرض اسیطرح عورت اپنے ایام حمل میں جن جن علوم و فنون کا شغل رکھے یا دماغ میں خیالات و تفکرات رکھے انہیں اوصاف و خیالات کو لئے ہوئے بچہ پیدا ہوتا ہے ۔ آخر ایک ہی ماں کے شکم سے جو مختلف اوقات میں مختلف طبیعتوں کے بچے پیدا ہوتے دیکھنے میں آتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے ؟ یہی حمل کے دوران میں والدہ کے خیالات کا اثر ۔ اس موقعہ پر اتنا عرض کر دینا اور بھی ضروری ہے کہ حاملہ کو چاہیئے کہ بدصورت لوگوں

سے جنکے دیکھنے سے طبیعت کو نفرت پیدا ہو ہرگز بات چیت یا ملنے جلنے کا تعلق نہ رکھے بلکہ حسین و جمیل عورتوں کی صحبت میں رہے اور اپنے مکانات میں خوبصورت تصاویر آویزاں کرے تاکہ ان کے اثر سے اولاد خوبصورت پیدا ہو۔

ان خیالات کو ناظرین کے گوشگذار کرانے کیلئے ہم چند واقعات قلمبند کرتے ہیں جن سے مضمون کے عنوان کی پوری پوری تصدیق ہو جائیگی۔

یہ ہمارا اپنا چشمدید واقعہ ہے کہ امرتسر ہمارے مکان کے عقب میں مشن زنانہ ہسپتال میں ایک ایسی مسلمان مریضہ لائی گئی جسکو بچہ پیدا ہوتا تھا یہ مریضہ جالندھر سے لائی گئی تھی۔ لیڈی ڈاکٹروں نے ہرچند کوشش کی کہ بچہ پیدا ہو جائے مگر ناکامی ہوئی آخر اس کا اپریشن کیا گیا۔ بچہ کو دیکھکر حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کہ وہ انسانی بچہ نہ تھا۔ بلکہ بندر کی شکل کا تھا جس کے دُم بھی موجود تھی۔ چنانچہ عورت تو اسکے خوف ہی سے مرگئی اسکے بعد وہ بندر نما بچہ بھی مرگیا۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ اس عورت کو سٹہ بازی کا بہت شوق تھا۔ ہرچند قسمت آزمائی کی گئی مگر سٹہ نہ نکلتا تھا۔ آخر جستجو کے بعد ایک فقیر ملا اس نے ایک عمل بتایا کہ ہنومان کے بُت کے سامنے بیٹھکر اس عمل کو پڑھا کرو۔ تمہیں خواب میں ہنومان جی مہاراج سٹے کا حرف بتا دیا کرینگے۔ وہ عورت تھی حاملہ اور مسلمان۔ اس کے لئے ہنومان کا بُت ایک اجنبی چیز تھی۔ چنانچہ وہ ہر روز ہنومان کے بُت کے سامنے کچھ پڑھا کرتی اور رات کو وہی خیال دلمیں لیکر سوتی کہ شاید آج ہنومان جی مہاراج کوئی حرف بتا جائیں۔ خیر حرف تو ملنے سے رہا اس کی بجائے ہنومان جی مہاراج اس کے دلمیں ایسا گھر کر گئے کہ عورت کے حمل سے جو بچہ پیدا ہوا وہ ہنومان کی شکل و صورت کا تھا۔

آپنے تاریخ میں پڑھا ہوگا کہ شہنشاہ اکبر کی والدہ جن دنوں حاملہ تھی ایک روز بیٹھی ہوئی اپنے پاؤں کو سوئی سے گھود رہی تھی اتنے میں ہمایوں حرم سرائے میں آیا

اور مسکرا کر بیگم سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہی ہو۔ بیگم نے جواب دیا کہ پاؤں میں گو دکا نشان بناتی ہوں اور میری دلی خواہش ہے کہ میرے بچے کے پاؤں میں بھی یہ نشان ہو۔ چنانچہ جب اکبر پیدا ہوا تو دیکھنے والوں نے دیکھ لیا کہ وہی نشان اکبر بادشاہ کے پاؤں میں موجود تھا۔

خلیفہ ہارون الرشید کے زمانہ میں شہر بصرہ کی ایک حاملہ عورت ایک دفعہ ایک طوطے سے ڈر گئی۔ چنانچہ اس کے ہاں ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کے تمام اوضاع و اطوار بلکہ اس کی آواز بھی طوطے سے مشابہت رکھتی تھی۔

ملک فرانس کے ایک شہر میں ایک دفعہ ایک شخص ایک لڑکی عوام الناس کو دکھلانے کے لئے لایا جو پیدائش ہی سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں رکھتی تھی۔ ایک عورت کو جو تقریباً دو ماہ سے حاملہ تھی اس عجیب الخلقت لڑکی کے دیکھنے سے شوق پیدا ہوا۔ اس نے جا کر لڑکی کو دیکھا اور عرصہ تک حیران ہو کر دیکھتی رہی جب گھر گئی تو اس لڑکی کی صورت اس کے دل پر ایسا گہرا اثر کر گئی کہ کسی وقت بھی اس کے دل سے فراموش نہ ہوتی تھی بلکہ بعض دفعہ تو خواب میں بھی وہی شکل دکھائی دیتی تھی۔ ان خیالات سے اس کے دل میں یہ فکر پیدا ہو گیا کہ کہیں مجھے بھی ایسا ہی عجیب الخلقت بچہ پیدا نہ ہو جائے۔ آخر وہی بات ہوئی جس کا کھٹکا تھا۔ نو ماہ کے بعد ایک ایسی ہی لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں تھا۔

کہتے ہیں کہ امریکہ کے شہر بوسٹن میں ایک عورت کو تین ماہ کا حمل تھا ایک دن وہ ایک ریچھ کا بچہ دیکھ کر نہایت خوفزدہ ہو گئی اور اس کا نہایت دردناک انجام یہ ہوا کہ ایام حمل کے بعد جو بچہ پیدا ہوا وہ پاگل تھا جو چودہ سال کی عمر تک زندہ رہا۔ وہ اکثر اپنے جنون میں ریچھ کی سی حرکتیں کیا کرتا تھا۔ حالانکہ اس عورت کے گیارہ بچے اور بھی تھے جو بالکل تندرست اور صحیح القویٰ تھے۔

ڈاکٹر لوئی کوہنی موجد قدرتی طریق علاج اپنی کتاب "نیو سائنس آف ہیلنگ" میں لکھتے ہیں :۔ "ایک عورت جو قدرتاً چوہوں سے متنفر تھی اور ان سے ازحد خوف کھاتی تھی۔ دوران حمل میں ایک مرتبہ اس کے ننگے پاؤں پر ایک چوہا دوڑ گیا۔ اتفاق سے یہ وہی دن تھے جن میں قبل حمل حیض آیا کرتا تھا۔ چوہا دوڑنے کا خوف اس کے دل سے دور نہ ہو سکا بلکہ خواب میں بھی اس کو اسی کا خیال رہتا تھا۔ چند ماہ بعد اس کے بچہ پیدا ہوا تو اس بچے کے پاؤں پر ٹھیک ٹھیک چوہے کی شکل موجود تھی اور اس پر ایک خاص قسم کے بھورے بال بعینہ چوہے کے سے موجود تھے۔ لیکن یہ مقام بقیہ سطح بدن کے بالکل ہموار تھا۔

ایک عورت چھٹی بار حاملہ تھی۔ خود اس عورت کے نیز اس کے شوہر اور بچوں کے بال سیاہ تھے۔ موجودہ ایام حمل میں ایک لڑکی جس نے اسکو بہت دلچسپی اور محبت تھی روزانہ اس کے ساتھ رہتی تھی۔ اتفاقاً اس لڑکی کے بال بہت گھنے۔ سرخ۔ چمکیلے لہرانے والے اور گھونگھر والے تھے۔ اس قسم کے بال بہت کم دیکھنے میں آتے ہیں۔ وہ عورت اس لڑکی کو بڑی شفقت سے عزیز رکھتی تھی۔ اور اس کی دلی آرزو تھی کہ اس کے بچے کے بھی بال ایسے ہوں پانچ مہینے کے بعد اس کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کی شکل وصورت تو اپنے والدین سے ملتی جلتی تھی۔ لیکن بال بالکل لڑکی مذکورہ کی طرح کے تھے۔

ایک لیڈی جسکو تھوڑے عرصہ کا حمل تھا معہ اپنے کتے کے گاڑی میں جا رہی تھی کتا کسی گذرنے والی شے کا گرویدہ ہو کر گاڑی سے دفعتاً ایسا کودا اور کمبختی کی وجہ سے ایسا گرا کہ گاڑی کا پہیہ اسکے سر پر سے گذر گیا اس وقوعہ سے اس لیڈی کو ایسا صدمہ پہنچا کہ وہ کتے کے کچلے ہوئے سر کے نظارہ کو فراموش نہ کر سکی۔ چھ ماہ کے بعد اس کے بچہ پیدا ہوا تو وہ مردہ تھا اور اس بچہ کا سر کچلی ہوئی شکل کا تھا۔

ایک عورت کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ جس کا دہن اس کے ایک کان سے دوسرے کان تک کھلا ہوا تھا۔ پیدا ہونے کے فوراً بعد وہ بچہ مر گیا۔ اس عجیب ساخت اور بناوٹ کا سبب یہ تھا کہ ایام حمل میں اس عورت نے ایک نقال کے مصنوعی چہرہ کو دیکھا جس کا دہن ایک کان سے دوسرے کان تک کھلا ہوا تھا۔ اس عجیب غریب چہرہ کو دیکھکر وہ عورت بہت خوف زدہ ہوگئی اور ایسی دہشت اس پر طاری ہوئی کہ وہ کئی رات تک نہ سو سکی۔ اور یہ بات خاص ان دنوں پیش آئی۔ جن دنوں اس کو حیض آیا کرتے تھے۔

فرانس کے ایک معزز خاندان کی عورت کا ذکر کرتے ہیں کہ اس کے ہاں ایک سیاہ فام لڑکا پیدا ہوا جو شکل و صورت میں بالکل حبشی غلاموں سے مشابہ تھا۔ خاوند کے دل میں اپنی بیوی کی طرف سے بدظنی پیدا ہوگئی۔ باہم تکرار و حجت ہو کر عدالت تک نوبت پہنچی۔ عدالت نے اصل واقعہ کی تحقیق کیلئے ڈاکٹروں کا کمیشن مقرر کیا۔ چنانچہ اس تحقیقات سے یہ ثابت ہوا کہ وہ عورت محض بے قصور تھی۔ اس عورت کی نشست گاہ کے سامنے ایک حبشی کی تصویر تھی اور چونکہ وہ عین سامنے تھی اس سبب سے اس عورت کی نظر ہمیشہ اس پر پڑا کرتی تھی۔ اس لئے بچہ جو پیدا ہوا اس تصویر سے مشابہ نکلا۔

شاہ روم کا ایک حبشی وزیر اس بات کا خواہاں ہوا کہ اس کے ہاں ایک حسین و جمیل لڑکا پیدا ہو۔ اس غرض کے لئے اس نے ایک حکیم صاحب سے جو اس زمانہ کا طبیب کامل تھا مشورہ کیا۔ حکیم صاحب نے ہدایت فرمائی کہ تین خوبصورت تصویریں بنائی جائیں اور بسترہ عروسی کے تین طرف لگائی جائیں اور بوقت مقاربت نیز ایام حمل میں نیز وجہ ان کی طرف دیکھے اور ان کی خوبصورتی سے حظ اٹھائے وزیر مذکور نے اس نصیحت پر عمل کیا۔ چنانچہ اس وجہ سے اس کریہ المنظر وزیر کے ہاں ایک نہایت حسین و

جمیل بچہ پیدا ہوا۔

ایک عورت کو جنگ کے دنوں میں اپنے خاوند کیساتھ شریک حالی ہونے کا اتفاق ہوا۔ میدان کار زار و ہنگامۂ قتال و جدال وہ اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتی۔ اور ان دہشتناک مناظر کا نقشہ چلتے پھرتے سوتے جاگتے اس کے پیش نظر رہنے لگا اتفاقاً ان دنوں وہ حاملہ تھی۔ چنانچہ اس کے ہاں جو لڑکا پیدا ہوا وہ بچپن ہی سے فنون سپاہگری کا عاشق زار نکلا اور بڑا ہوکر ایسا شجاع۔ دلیر۔ خونخوار بادشاہ ہوا جس نے یورپ کی آزادی کو سخت خطرہ میں ڈال دیا۔ جانتے ہیں اس کا نام کیا تھا وہی نپولین بوناپارٹ تھا جس کا تذکرہ ہم ہر روز تواریخ میں پڑھتے ہیں۔

یورپ کی ایک غریب ترین عورت جس کی گذران چھینٹ دار کپڑے کے تار و پود درست کرنے اور کپڑے پر تاروں کو مزین کرنے پر تھی۔ وہ رات دن تاروں کے شمار کرنے اور ان کی ترتیب دینے میں مشغول رہا کرتی تھی۔ اسی اثنا میں اسکے حمل ہوا۔ مدت مقررہ کے بعد اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو یورپ میں علم حساب میں شہرۂ آفاق اور نامی گرامی مصنف گذرا ہے۔

ہندوستان خصوصاً پنجاب میں شادی کے موقعہ پر دلہن کو ایک قسم کا زیور پہنایا جاتا تھا جس کو آرسی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آج کل بھی بعض گاؤں میں اسکا رواج ہے۔ یہ آرسی دائیں ہاتھ کے انگوٹھے میں پہنی جاتی ہے۔ اس میں ایک آئینہ لگا ہوتا ہے جس میں دلہن اپنا چہرہ دیکھ سکتی ہے۔ آج کل اسکا استعمال شہروں میں تقریباً مفقود ہو چکا ہے۔ مگر بزرگوں نے اسی نظریہ کے پیش نظر اسکو رواج دیا تھا تاکہ شب عروسی اور اس کے بعد عورت اپنے چہرہ کو دیکھا کرے تاکہ جو بچہ پیدا ہو وہ اپنی ماں کی شکل و شباہت پر رہے اور اس طرح نسلی شکل و شباہت قائم رہے۔

اس قسم کے سینکڑوں واقعات ہم لکھ سکتے ہیں۔ ان واقعات سے ناظرین بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ بچوں کی مختلف خصلتوں اور مزاجوں کا انحصار اکثر ان حالتوں اور کیفیتوں پر ہوا کرتا ہے۔ جو ان کی ماؤں کو ان کے زمانہ حمل کے ایام میں رہی ہوں عورت اگر عقلمند ہو اور تدابیر مذکورہ سے سبق حاصل کرے۔ تو اپنے منشار کیمطابق نہ صرف خوبصورت اور حسین بچے پیدا کر سکتی ہے۔ بلکہ لائق بہادر اور دیگر صفات حسنہ سے موصوف بچے پیدا کرنا بھی اس کے اختیار میں ہو سکتا ہے۔

ملاحظہ

جہانتک بچہ کی شکل وصورت کا تعلق ہے میں اسے تسلیم کرتا ہوں کہ حاملہ کے خیالات اسے بیحد متاثر کرتے ہیں۔ لیکن بچہ کی معنویت میرے خیال میں حاملہ کے خیالات سے متاثر نہیں ہوتی۔ خیر یہ ایک الگ بحث ہے۔ سردست بچہ کی شکل وصورت کے حاملہ کے خیالات سے متاثر ہونے کی تائید میں دو تین مثالیں اور بھی لیجئے۔ جو حضرات اختر شیرانی نے کسی پرچہ میں پیش کی تھیں۔ اور جو درج ذیل ہیں:۔

ایڈیٹر

عجائب وراثت

ریبٹی اکٹر بوڈیالوسکی نے ایک رسالہ میں ماں باپ کی وراثت پر ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس نے ان علامتوں اور نشانیوں سے بحث کی ہے جو اولاد کو وراثت میں ملتی ہیں۔اس کا بیان ہے کہ کثیر تجربے اور بیشمار مشاہدات اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ ماں اپنے بچہ کو صرف ممیزہ علامات ہی میں ورثہ نہیں دیتی بلکہ حمل کے دوران میں جو اثرات اور انفعالات اس پر طاری ہوتے ہیں وہ بھی اولاد کو ورثے میں مل جاتے ہیں۔

اس مضمون میں ڈاکٹر مذکور نے واقعات بھی بیان کیئے ہیں جنکا اسنے بچشم خود مطالعہ کیا ہے ان واقعات کا دہرانا دلچسپی سے خالی نہوگا۔وہ لکھتا ہے:۔

ایک حاملہ عورت شام کیوقت اپنے والدین سے ملنے کیلئے ماسکو کے ایک میدان سے گذر رہی تھی۔اثنائے راہ میں ایک بڑے سے سفید کتے نے اسکے شانہ پر جست کی اور اپنی لمبی زبان سے اسکے دائیں رخسار کو چاٹا۔عورت کانپنے لگی اور اس ناگہانی حادثہ کی دہشت سے گر پڑی اسی حالت میں اس نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا جہاں کتے نے چاٹا تھا۔کتا کندھے سے اتر کر بھاگ گیا!اور عورت اپنے ہوش و حواس بحال کر کے اپنے راستہ پر ہولی اسوقت عورت کو آٹھ ماہ کا حمل تھا۔ایک ماہ گذرنے پر ایک لڑکا پیدا ہوا جسکے دائیں رخسار پر ایک سیاہ داغ تھا جو چھوٹے چھوٹے بالوں سے چھپا ہوا تھا۔یہ بال رفتہ رفتہ بڑھتے گئے یہانتک کہ ایک ایک انگل کے برابر ہو گئے بچہ جوان ہو گیا مگر بالوں سے ڈھکا ہوا یہ سیاہ داغ نہ مٹا۔اس نے بال مونڈنے شروع کر دیئے مگر جلیا وہ بالوں کو مونڈتا گیا ویسے ویسے بال بڑھتے گئے۔

ڈاکٹر نے اپنا دوسرا مشاہدہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ "ایک کسان عورت گرمی کے موسم میں اپنے مکان کے سایہ میں سو رہی تھی۔اچانک اس کی نیند اچٹ گئی اور وہ مارے ڈر اور دہشت کے کانپنے لگی۔اس نے محسوس کیا کہ کوئی تیز چیز اسکے سینے میں چبھی جا رہی

ہے آنکھ کھولی تو سینہ پر دو تیز چمکتی ہوئی آنکھیں نظر آئیں جو اس کی طرف غور سے دیکھ رہی تھیں سخت اندھیرے میں اسے معلوم ہوا کہ کوئی بلی دیوار سے اسکے سینہ پر گر پڑی ہے اور اس نے اپنے ناخن اسکی چھاتی میں چبھو دئے ہیں۔ مدت کے بعد اس عورت کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جسکی آنکھیں نہایت عجیب اور آدمی کی آنکھوں سے بالکل غیر مشابہ تھیں انکا زرد رنگ سیاہی مائل سرخی اور حلقہ چشم کی وسعت بلی کی آنکھوں کی مانند تھی:

ڈاکٹر کا تیسرا شاہدیہ ہے کہ "ماسکو ہی میں ایک عورت کو چھ ماہ کا حمل تھا اس عورت کا ایک بھائی تھا جسے کسی معاملہ میں قید کی سزا ہو گئی تھی۔ عورت ایک روز اپنے بھائی سے ملنے قید خانہ گئی۔ وہاں پہنچکر اسے بتایا گیا کہ اسکا بھائی مر گیا ہے اور اس کی لاش اب مردہ خانہ میں پڑی ہے۔ عورت اسکا آخری دیدار کرنے کیلئے مردہ خانہ میں پہنچی لاش کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اسکے بھائی کی بائیں آنکھ کے نیچے ایک سیاہ رنگ کا نیلگوں نشان ہے۔ چند ماہ بعد وہ عورت ایک بچی کی ماں بنی اس لڑکی کے رخسار پر بائیں آنکھ کے نیچے ایک گیہوں برابر ویسا ہی نشان موجود تھا جسکا رنگ خاکی اطلس کے رنگ سے مشابہ تھا"

ان واقعات کا ذکر کر کے روسی ڈاکٹر لکھتا ہے کہ یہ مثالیں ماں باپ اور بالخصوص ماں کی وراثت کو ثابت کرنے کیلئے کافی ہیں اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے ماؤں کو مختلف اثرات بالخصوص نفسانی اثرات سے دور رکھنا چاہئے۔

حاملہ کو خوشنما باغوں اور خوبصورت مکانوں میں رکھنا اور مکانوں کی دیواروں کو حسین تصویروں سے مزین کرنا بیحد مفید اثرات پیدا کرتا ہے کیونکہ یہ شکلیں اور صورتیں ماں کی طبیعت میں جاگزیں ہو جاتی ہیں اور اس کا ان کی اولاد پر بیحد اچھا اثر پڑتا ہے جہانتک ہو سکے ایسی عورت کو ڈراونی۔ بھدی اور بری صورتوں سے بچانا اور ہیبت ناک اور گندہ باتوں کے تذکرے سے دور رکھنا مفید ہے۔

شباب تازہ!

نوجوانی تھی زندگی فی الاصل ٭ یوں میں جینے کو ساری عمر جیا

شباب نام ہے اس جاں نواز لمحے کا

جب آدمی کو یہ محسوس ہو جواں ہوں میں!

Yesterday the saying was that we were as old as our arteries. Today the saying is that we are as young as our glands.

S. B. White Head.

کل یہ کہا جاتا تھا کہ بڑھاپا درحقیقت شرائین کے بڑھاپے کا دوسرا نام ہے۔ لیکن آج یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جوانی فی الحقیقت غدود کی جوانی کا دوسرا نام ہے۔

ایس۔بی۔ وہائٹ ہیڈ

شباب تازہ

ایڈیٹر کے قلم سے

(۱)

دنیا کی تمام دولتیں۔ عزتیں۔ عشرتیں اور زندگی کے تمام رس۔ رنگ اور مزے زیادہ تر جوانی ہی کے ساتھ ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر بڑھاپے سے یہ رسوں۔ رنگوں عشرتوں۔ دولتوں اور عزتوں کی حریص دنیا بہت نالاں ہے!

مجنوں کی ڈائری کا مصنف پکارتا ہے۔ جوانی! جوانی!! جوانی!!!

میں تو کہتا ہوں کہ آدمی جوان ہی مرجایا کرے جبن ن محسوس ہو کر عمر کا ضعف اعضاء میں پیدا ہونے لگا کچھ کھا کے سو رہے۔ دنیا کو ضرورت صرف جوانوں کی ہے بڈھے تو مادر گیتی کے سینہ پر خواہ مخواہ پتھر کی طرح رکھے رہتے ہیں۔ اسٹڈ میں بڈھے گھوڑوں کو گولی مار دی جاتی ہے۔ اسلئے کہ مفت کا دانہ چارہ کیوں دیا جائے۔ کوئی ایسا ہی اسٹڈ انسانوں کیلئے بھی بنایا جائے۔ جوانوں سے جوانی کے سارے کام لیجئے اور جب وہ بڈھے ہو چلیں تو ایک گولی کھلا کر کہیں توپ دیجئے!

لیکن مجنوں کی ڈائری کے مصنف کی طرح سب لوگ جوانی میں مرنے کی خواہش نہیں رکھتے۔ وہ اس جوانی کو کچھ اور طول دینا چاہتے ہیں تاکہ دنیا میں جو کچھ انہیں صرف جوان رہتے ہوئے کرنا ہے اسے اطمینان کی حد تک کرلیں۔ بقائے اصلح کے نظریہ کو پیش نظر رکھکر سوچیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جوانی کے دنوں کو کچھ اور طول دینے کی خواہش کچھ غیر فطری نہیں ہے۔ اس کشاکش حیات میں جب وہی جاندار اپنی زندگی کو برقرار رکھ سکتے ہیں جن میں اپنی زندگی کو برقرار رکھنے کی قوت

بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے تو جوانی چونکہ بلاشبہ وہ زمانہ ہے۔ جب انسان کشاکش
حیات میں اپنی انتہائی قوت اور سرگرمی سے حصہ لے سکتا ہے۔ اسلئے گئی ہوئی
جوانی کی واپسی کی فکر یا موجودہ شباب کو کچھ اور دنوں برقرار رکھنے کی خواہش ہر انسان
کے دلمیں فطری طور پر پیدا ہونی چاہیئے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جوانی کی شام کو قریب
دیکھکر یہ خواہش ہر شخص کے دل میں فطری طور پر پیدا ہوتی ہے اور انسان بقائے
شباب کیلئے ہزاروں طرح کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن مجنوں کی ڈائری کا مصنف
انسانکی اس فطری خواہش اور اس خواہش سے پیدا ہونیوالی تلاشئی شباب کوششوںکا مضحکہ
اڑاتا ہے وہ کہتا ہے "زندگی صرف جوانی ہے۔ بڑھاپا موت کے گھر کی چوکھٹ ہے
اس چوکھٹ پر پہنچکر انسان کیسے کیسے بہانے کرتا ہے کہ کسی طرح چوکھٹ کے اس پار نہ
جائے کیا کیا فکریں اور تدبیریں کرتا ہے طبیبوں اور ڈاکٹروں سے رجوع کرتا ہے مقویات
اور منفرحات کھاتا ہے۔ بندر کی گلٹیاں اپنے اندر پیوست کراتا ہے۔ انکی معجونیں بنا کر
کھا جاتا ہے سنتی اسد واہرا گھول گھول کر پی جاتا ہے۔ دنیا بھر میں بھاگا بھاگا پھرتا
ہے۔ کس قدر بیوقوف بن جاتا ہے۔ جانتا ہے کہ ایکدن تو مرنا ہی ہے شنبہ کو نہ سہی
یکشنبہ کو۔ مگر سانپ کی چھچھوندر بن کر کچھ دنوں موت کے حلق میں اٹکا رہنا چاہتا ہے!
گدھا کہیں کا! جوانی ہے مزے کرتا ہے۔ جب دیکھونگا کہ رات کو جاگنے میں سر میں درد ہونے
لگا سمجھ لونگا کہ تیس مارخانی ہو چکی۔ اپنا بوریا بستر سمیٹ کر موت کو آواز دونگا! "آجا!
میں فارغ ہوں دنیا میں جو کچھ اچھا تھا اس میں سے میری جوانی نے اپنا حصہ ایک ایک
پائی وصول کر لیا اب زندگی کی محفل برخاست ہو گئی آجا اور جہاں تیرا جی چاہے مجھے لیجا!
اسیطرح میں کھیلتے کھیلتے پھولوں کی چادر میں۔ کسی مہ جبین کے آغوش میں ــــ
سو جاؤنگا ــــ اسکے بعد کیا ہوگا؟ کچھ بھی ہو اب مجھے کیا!"
لیکن یہ نظریہ حیات جو اس اقتباس کی آخری سطروں میں پیش کیا گیا ہے صرف ان

ہی لوگوں کا ہوسکتا ہے جو زندگی کے گلستانوں میں صرف پھول ہی پھول دیکھتے ہوں کانٹے جنہیں نظر تو آتے ہوں لیکن جو دیدہ و دانستہ ان کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کرکے صرف پھول ہی پھول چننے کی تمنا رکھتے ہوں —— مزے مزے سے پھول چنتے جائیں، چنتے جائیں اور جب کانٹوں سے ہاتھ زخمی ہونے کا وقت آئے تو لمبے لمبے لیٹ جائیں کہ بس کرچکے ہم تو گل چینی —— جو ہمیں کرنا تھی! —— یہ نظریہ حیات ایک بزدلانہ نظریہ ہے جو زندگی کے تلخ حقائق سے جنگ کرنے کی نہیں بلکہ ان کے آگے ہتھیار ڈال دینے کی تعلیم دیتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ زندگی میں صرف عشرتیں ہی عشرتیں نہیں ہیں بلکہ عشرتوں کے ساتھ کلفتیں بھی ہیں۔ اسلئے ایک جوانمرد کا نظریہ حیات یہ نہیں ہوگا کہ وہ زندگی کی عشرتوں سے تو لطف اندوز ہوتا رہے لیکن جب کلفتوں کا دور آئے تو لمبا لمبا لیٹ کر موت کو آواز دینے لگے کہ "آجا! زندگی اور جوانی کی جو عشرتیں تھیں ان سے میں نے اپنا حصہ ایک ایک تی وصول کرلیا۔ اب تو میرے سامنے کلفتیں ہی کلفتیں ہیں۔ جن کو دیکھ دیکھ کر میری جان نکلی جا رہی ہے آجا اور زندگی کے اس عذاب سے مجھے بچالے۔ ان کلفتوں سے مجھے بچالے جو اژدہوں کی طرح منہ کھولے ہوئے مجھے نگلنے کو آرہی ہیں!" —— نہیں ایک جوانمرد کا اصول حیات یہ نہیں ہوسکتا بلکہ اسکے برخلاف کلفتوں کا دور آنے پر اس کا اصول حیات اسے ان کلفتوں کو عشرتوں میں تبدیل کرلینے کے لئے سعی و کوشش پر آمادہ کریگا اور اسے بتائیگا کہ نیش سے بھی نوش حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کیچڑ میں سے بھی پھول پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ خارزاروں کو گلستان بنایا جاسکتا ہے اور مایوسیوں کو شادکامیوں سے بدلا جاسکتا ہے۔

اور پھر مندرجہ بالا اقتباس کی خروع کی چند سطروں میں جو نظریہ حیات پیش کیا گیا ہے وہ نظریہ حیات بھی صرف ان ہی لوگوں کا نظریہ حیات ہوسکتا ہے جو پرکاہ کی طرح بے اختیار ہمیشہ اسی رخ پر بہنے کے عادی ہوں۔ جس رخ پر زندگی کا تموّج دریا انہیں بہالے

لئے جا رہا ہو! جن کا اصول حیات یہ ہو کہ "جو ہوتا ہے دیکھتے چلو" —— یہ ان لوگوں کا نظریہ حیات ہے جن کے دل ماحول کے اثرات کو قبول کرنے کے لئے تو ہر وقت تیار رہتے ہیں لیکن ماحول میں کسی قسم کا تغیر پیدا کرنا جن کی طاقت سے باہر ہے — اور اس طرح اپنے آپ کو گرد و پیش کے حالات کے رحم پر چھوڑ دینا کون نہیں جانتا کہ زندگی نہیں موت کا نشان ہے!

جاندار چیزیں اپنے گرد و پیش کے حالات میں آخری دم تک اپنے حسب منشار اور حسب ضرورت تغیر پیدا کرتی رہتی ہیں مچھلی جب تک زندہ ہے دریا کے بہاؤ کی مخالف سمت میں بھی تیر سکتی ہے۔ لیکن جس دن وہ مردہ ہو جاتی ہے۔ دریا کے بہاؤ کے رُخ پر بہتی ہوئی نظر آتی ہے۔

اپنے گرد و پیش کے حالات میں تغیر پیدا کرنے کی کوشش اس زندگی کا ثبوت ہے جو کائنات کے ہر ذرے میں اپنی نمود کے لئے برقرار ہے۔ لیکن "دیکھتے چلو جو کچھ ہوتا ہے" کہکر اپنے آپ کو گرد و پیش کے حالات کے سپرد کر دینا اس قبل از وقت تباہی اور موت کی نشانی ہے جو ہر اس جاندار کے لئے مقدر ہو چکی ہے جو اپنے حالاتِ گرد و پیش میں اپنے حسب ضرورت تغیر پیدا نہیں کرتا۔

پس اگر ہم میں زندگی کی کچھ بھی حرارت موجود ہے اس زندگی کی جو اپنے حالات گرد و پیش کے مقابلہ میں سپر ڈال دینے کی بجائے سپر آزما رہتی ہے تو جوانی کی عشرتوں کا دور ختم ہو جانے پر بڑھاپے کی کلفتوں کو اپنے سامنے دیکھکر ان سے خوف زدہ ہو کر ہم کسی مہ جبین کی آغوش میں پھولوں کی چادر میں مُنہ چھپا کر موت کو آواز نہیں دینگے کہ "آ جا بیشتر اس کے کہ بڑھاپے کی کلفتیں ہمارے لئے جیتے جی جہنم کا آثار بنکر رہ جائیں اور لے چل ہمیں جہاں تیرا دل چاہے"! بلکہ اس کے برخلاف بڑھاپے کی کلفتوں کا مقابلہ کرنے کیلئے مردانہ وار نکل کھڑے ہونگے اور اس بلا کو سر سے ٹالنے

کے لئے جو کچھ ہم سے بن پڑیگا کرینگے!

ہوسکتا ہے کہ اپنی جان توڑ کوششوں کے بعد بھی ہم فتحیاب نہوں!

لیکن کیا وہ شکست بھی فتح ہی ایسی شاندار نہیں ہے جو مردانہ وار لڑنے کے بعد نصیب ہو!

رو دو اس بزدل کی بزدلی پر جو دشمن کو سامنے دیکھکر مردانہ وار لڑنے کی بجائے ہراساں ہو کر سپر ڈال دیتا ہے اور نہایت بزدلانہ طریقہ سے اپنے آپکو دشمن کے حوالہ کر دیتا ہے ——— خواہ یہ شکست بعد میں فتح ہی کے ترادف کیوں نہ ثابت ہو!

اور ناز کرو اس جوانمردی کی جوانمردی پر جو دشمن کے مقابلہ میں مردانہ وار میدان میں آ رہا ہے اور آخری دم تک جان توڑ کر لڑتا ہے! ——— خواہ اس خونریز جنگ کا نتیجہ اس کی شکست ہی کیوں نہو!

ناممکن کے حصول کی کوشش بھی مستحق تحسین ہے مستحق تحسین ہی نہیں بلکہ قابل پرستش بھی!

(۲)

ناممکن کی جستجو انسان کی فطرت میں ودیعت ہے۔ ان دیکھے کی تلاش اسکا خواب حیات ہے!

جھوٹی خطابت کی افیون کھلا کر اس کی فطرت کا گلا نہ گھونٹو۔ خوشنما الفاظ کے طلسم میں اسیر کر کے اس کا خواب حیات پریشان نہ کرو۔

تلاش کرنے دو! اسے ناممکن کی تلاش کئے جانے دو!

اسی ناممکن کی تلاش نے۔ اسی ان دیکھے کی جستجو نے، تپتے ہوئے ریگستانوں کو گلستان بنا دیا ہے۔ دریاؤں کو پاٹ دیا ہے۔ پہاڑوں کا سینہ چیر دیا ہے آسمانوں کی بلندیوں میں آشیانہ بنا لیا ہے سمندر کی تہوں کے اسرار معلوم کر لئے ہیں ——— اسی ناممکن کی تلاش نے دنیا کا نقشہ بدل دیا ہے۔

آہ! اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ بڑھاپا کیوں آتا ہے اور شباب کیوں جاتا ہے، جوانی کیسے پیدا ہوتی ہے، کیسے نشو ونما پاتی ہے، بڑھتی اور پروان چڑھتی ہے اور پھر کیونکر تباہی اور بربادی کی آغوش میں چلی جاتی ہے ——— ہرے بھرے گلستانوں پر خزاں کی زردی کیوں چھا جاتی ہے اور ہنستے مسکراتے چہرے موت کی تاریک اور پُراسرار وادی میں کیوں چلے جاتے ہیں۔ آہ! اگر ہمیں یہ سب کچھ معلوم ہو جائے تو پھر آئے ہوئے شباب کا برقرار رکھنا اور گئی ہوئی جوانی کا واپس لے آنا کسقدر آسان اور کسقدر قدرتی ہو جائے!

کہہ سکتے ہو کہ یہ قدرت کے راز ہیں جن کی کنہ وحقیقت انسان کو معلوم نہیں ہو سکتی!

لیکن قدرت کے کتنے ہی ایسے راز جنکے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ ان کی کنہ وحقیقت انسان کو معلوم نہیں ہو سکتی۔ علوم وفنون کے ارتقا کی بدولت آج ہمارے سامنے بے نقاب ہو چکے ہیں!

اور قدرت کی کتنی ہی پُراسرار طاقتیں جنکی موجودگی کا ہمیں کبھی وہم وگمان تک بھی نہ تھا۔ علوم وفنون کے انکشافات نے آج ہماری غلام بنادی ہیں۔

جو راز آج راز ہے کون کہہ سکتا ہے کہ کل بھی وہ راز ہی رہے گا!

خدا کی یہ کائنات پُراسرار ہی سہی لیکن کیا انسان اس کے اسرار کی بے نقابی کے لئے پیدا نہیں ہوا؟

کہہ سکتے ہو کہ اور تو سب کچھ ممکن ہے لیکن بڑھاپے اور موت کے اسرار کی پردہ کشائی ممکن نہیں!

لیکن کیا ہوائی پرواز کے اولین تجربات کے دنوں میں بھی یہی نہیں کہا گیا تھا کہ اور تو سب کچھ ممکن ہے لیکن یہ کبھی ممکن نہیں کہ انسان ہوا میں بھی کبھی پرواز کر سکے!

اور ایسا کہنے والوں میں بعض بڑے بڑے عالم سائنسدان بھی تھے!

لیکن ہمارا اسرار قدرت کی پردہ کشائی کرنے والوں نے اپنی ان تھک محنت سے

طیارے بنا کر آج آسمان کو آشیانہ بنا کر نہیں دکھا دیا ہے!

اور پھر جب چاند تک پہنچنے کے تجربات اول ہی اول شروع ہوئے تھے عام بازاری آدمیوں ہی نے نہیں بلکہ کتنے ہی بڑے بڑے سائنسدانوں نے بھی یہ کہا تھا کہ اور تو سب کچھ ممکن ہے لیکن چاند تک پہنچنا ناممکن۔ کیونکہ اول تو زمین ہی اپنی کشش سے طیارے کو نیچے کھینچ لیگی اور پھر ڈھائی لاکھ میل کی مسافت طے کرنے کیلئے ہوائی جہاز میں پیٹرول کا اتنا بڑا ذخیرہ کیسے جا سکے گا؟ وغیرہ

لیکن کیا تجربات کرنیوالوں نے آخر یہ ثابت نہیں کر دکھایا کہ ایسا طیارہ بھی بنایا جا سکتا ہے جس پر زمین کی کشش اثر انداز نہ ہو اور جو پیٹرول کے ذخیرہ سے نہیں بلکہ خود چاند ہی کی کشش سے کشاں کشاں چاند تک پہنچ جائے!

جو آج ناممکن ہے ضروری نہیں کہ وہ کل بھی ناممکن رہے!

ناممکن درحقیقت دنیا میں معراج ہی کوئی نہیں ہے!

جو چیز کہ تمہیں اپنی طاقت اور رسائی سے باہر معلوم ہوتی ہے اسی کو تم ناممکن کہتے ہو ——— اور ناممکن سمجھتے ہو!

لیکن کیا کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ جس چیز کو آج تمہاری عقل تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے بسا اوقات کسی نئے تجربے کے بعد کل ہی تم اسے تسلیم کر لیتے ہو!

یہ سچ ہے کہ نئے تجربات عقل ہی کی بدولت ہوتے ہیں لیکن یہ بھی تو جھوٹ نہیں ہے کہ عقل جو فیصلے صادر کرتی ہے۔ وہ حاصل کردہ تجربات ہی کی بنا پر کرتی ہے!

اور تجربات کی کوئی حد نہ آجتک مقرر ہوئی ہے اور نہ آئندہ کبھی ہو سکیگی!

کون یقینی طور پر یہ کہہ سکتا ہے کہ کل ہم کسی نئے تجربہ میں کامیاب نہیں ہو جائیں گے اور اس نئے تجربے سے حاصل ہونے والا علم ہمارے پہلے فیصلہ اور عقل کو متاثر نہ کر دیگا!

تم اپنے گردوپیش کے تمام جانداروں پر بڑھاپے کے آثار اور موت کے اسرار جاری ہوتے ہوئے دیکھتے ہو۔ اسلئے ابتک کا تمہارا تجربہ یہی ہے کہ بڑھاپے اور موت کی لعنت انسانی زندگی سے کبھی دور نہیں کی جاسکتی ———— اور اگر میں اسے ناممکن بتاتا ہوں تو تمہاری عقل اسے کبھی ممکن تسلیم کر لینے کیلئے تیار نہیں ہوتی۔ کیونکہ تمہارا ابتک کا تجربہ اسکے قطعی خلاف ہے ———— فی الحقیقت تم مجبور ہو کہ میری بات کو تسلیم نہ کرو ———— اور اگر میں اسے منوانے پر زور دوں تو میری مخالفت میں ہزاروں کھوٹی کھری دلیلیں پیش کرو۔

وجہ یہ ہے کہ مشاہدہ کے خلاف کوئی بات کسی کو تسلیم نہیں کرائی جاسکتی!

لیکن اگر میں ایک بوڑھے کھوسٹ میں شباب کامل نہ سہی جوانی کے کچھ کچھ ہی آثار پیدا کر کے تمہیں دکھادوں تو اس نئے تجربہ کو دیکھکر تمہارا یہ اعتقاد کہ "بڑھاپے کی لعنت انسانی زندگی سے کبھی دور نہیں کی جاسکتی" ———— پورے طور پر زائل نہ ہوگا تو کسی حد تک متزلزل ضرور ہو جائیگا!

تم ضرور یہ خیال کرنے لگو گے کہ اگرچہ بڑھاپا پورے طور پر تو دور نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ ضرور ممکن ہو گیا ہے کہ بڑھاپے میں بھی کسی قدر رنگ شباب پیدا کیا جاسکے! ———— ایک مشاہدہ ہزاروں دلیلوں کے مقابلہ میں فتحیاب ہوتا ہے!

اب ایک قدم اور آگے بڑھو!

اگر میں کسی بوڑھے کھوسٹ کو اس حد تک جوان کر دوں کہ اسکے سفید بال سیاہ ہو جائیں۔ چہرہ کی جھریاں غائب ہو جائیں۔ آنکھوں میں نئی چمک پیدا ہو جائے اور رخساروں میں گلابی رنگ۔ تو اس نئے تجربہ کو دیکھکر کوئی وجہ نہیں کہ تمہارا یہ اعتقاد کہ "بڑھاپے کی لعنت انسانی زندگی سے دور نہیں کی جاسکتی" کامل طور پر زائل نہ ہو جائے!

حقائق کا آفتاب جب طلوع ہوتا ہے تو اندھے اعتقاد کی بنا پر تراشے ہوئے دلائل کی شب تاریک خود بخود رخصت ہو جاتی ہے!

اس سے ایک قدم اور آگے بڑھ کر شاید موت ------ لیکن نہیں اس کا ذکر ابھی بہت قبل از وقت ہے! ابھی اس وقت تک ہمیں اتنے دور کا خواب نہیں دیکھنا چاہئے۔ جب تک کہ ہم بڑھاپے کی کلفتوں کو شباب کی عشرتوں میں تبدیل کر دینے پر پورے طور پر قادر نہیں ہو جاتے۔

تاہم یہ خواب ناقابل تعبیر نہیں ہے۔ صرف دور کا خواب ہے —— شاید بہت دور کا! —— اتنی دور کا کہ آج تم اسکے تصور سے بھی عاجز ہو! لیکن وقت آتا ہے جب تم میرے ہمنوا ہو کر کہو گے —— حقائق تم سے خود کہلوا لینگے —— کہ

عالم تو ہے ابھی پردۂ تقدیر میں + میری نگاہوں میں ہے اسکی سحر بے حجاب

(۳)

لائف اینڈ لیٹرز آف نینان (مطبوعہ چکاگو ۱۹۰۳) میں ایک یہ فقرہ نظر سے گذرتا ہے جو فرانس کی مشہور حسینہ نینان کی سدابہار جوانی کا شاہد ہے۔

Adorable as she was in youth, so she continued to be until her death at the age of 91. An incredible fact, but so well attested by the greatest and most reliable writers who testify to the truth of it, that there is no reason to doubt.

حسن و جمال کے اعتبار سے قابل پرستش جیسی کہ وہ عالم شباب میں تھی۔ ویسی ہی قابل پرستش وہ اپنی موت کے وقت تک رہی جو ۹۱ سال کی عمر میں واقع ہوئی —— ایک حیرت انگیز امر قریب قریب ناقابل تسلیم حقیقت! —— لیکن بہترین اور قابل اعتماد مصنفین چونکہ اس کی صداقت کی شہادت دیتے ہیں۔ اس لئے شک و شبہ

کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی !

ننیاں ۹۱ سال کی عمر میں صرف اپنے حسن وجمال ہی کے لحاظ سے قدیم یونان کی کسی دیوی کی طرح سحر کار اور قابل پرستش نہ تھی بلکہ اپنے جذبات کی شدت کے لحاظ سے بھی عین اپنے عالم شباب میں تھی ——— نہ اس کے جسم پر بڑھاپے کا کوئی اثر ہوا تھا اور نہ اسکے جذبات پر کسی قسم کی کہولت اور افسردگی طاری ہوئی تھی۔ ——— ۹۱ سال کی عمر میں بھی وہ اٹھارہ سال کی ایک شوخ و شنگ حسینہ تھی ! ———

ڈاکٹر کورتھنی بیل رقمطراز ہے کہ ننیاں جبکہ ستر سال کی عمر سے گذر چکی تھی تو اس سے کسی نے دریافت کیا کہ

Tell me, madame, at what age a woman ceases to feel the tender passion ?

"مجھے بتائیے بیگم صاحبہ! کس عمر میں ایک عورت جذبہ لطیف کے احساس سے عاری ہو جاتی ہے"

ننیاں نے اس کا جواب یہ دیا کہ I do not know, you must ask some one older.

"میں نہیں جانتی تمہیں مجھ سے زیادہ عمر کی کسی عورت سے دریافت کرنا چاہئے" !

گویا ستر سال سے زیادہ عمر کی ہو کر بھی ننیاں جذبات کے لحاظ سے اٹھارہ سال کی کسی نوخیز حسینہ سے کم جوان نہ تھی !

کئی سال ہو گئے میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ ننیاں جبکہ نوّے سال کی تھی ——— یا ستر سال کی ——— صحیح عمر دونوں میں سے ایک ہے میں ذرا بھول گیا ہوں۔ چلو تھتے نہ سہی ستر سال ہی سہی ——— تو بھی حسین تھی کہ ایک بیس سال کا نوجوان ——— تو جانتے بھی کون ایک نفس کش پادری ——— اس کے عشق میں دیوانہ ہو گیا تھا۔

اب سوال یہ ہے کہ فرانس کی یہ مشہور حسینہ جس کا کام بڑے بڑے پادریوں شہنشاہوں



نینان ۷۰ سال کی عمر میں !

سدا بہار جوانی کی بہترین تاریخی مثال !

عالموں، فلاسفروں اور سائنسدانوں کے دلوں سے کھیلتا تھا۔ کیا تمہارے ہاں کی باعصمت عورتوں سے بھی کچھ زیادہ قدرت کی چہیتی تھی؟

اگر یہ نہیں تو پھر مجھے بتلایئے کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ تمہارے ہاں کی باعصمت عورتیں تو عام طور پر تیس بتیس سال کی عمر سے گذرنے سے پہلے ہی اپنے حسن و جمال کا گلستان اجڑا ہوا پاتی ہیں ——— اور نینان ایسی بازاری اور درباری عورت نے ۹۱ سال کی عمر میں بھی اپنے حسن و جمال کے سحر میں کوئی کمی محسوس نہ کی۔

تمکو اگر اس کا صحیح جواب معلوم نہیں تو مجھ سے سن لو کہ نینان قدرت کے ان ہزاروں اسرار میں سے ایک دو چار سے واقف تھی جن پر عمل کر کے قدرت مردوں اور عورتوں کو جوان حسین اور شاداب بناتی اور جوان حسین اور شاداب بنائے رکھتی ہے ——— قدرت کے ان اسرار سے واقف ہو کر نینان نے ان سے وہی کام لیا جو کام کہ مردوں اور عورتوں کو جوان حسین اور شاداب بنانے کیلئے خود قدرت ان اسرار سے لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آخری عمر تک جوان حسین اور شاداب بنی رہی! ——— لیکن تمہارے ہاں کی عورتیں قدرت کے شباب آور اور حسن افزا اسرار سے ناواقف ہیں۔ اسلئے طویل جوانی حسن اور شادابی سے بھی محروم!

قدرت تمہیں سب کچھ دینے کیلئے تیار ہے۔ بشرطیکہ تم اسکے چہرے سے نقاب اٹھا دو اور اس کی نبض شناسی کا ملکہ حاصل کر لو۔

قدرت کے اصول مقررہ ہیں اسلئے اگر تم ان اصولوں سے واقف ہو جاؤ تو ان پر عمل کر کے تم بھی وہی کچھ کر سکتے ہو جو قدرت خود کرتی ہے۔

اور کیا انسان میں قدرت کے اصولوں سے آگاہی حاصل کرنے کی استعداد نہیں پائی جاتی؟ روزمرہ کے انکشافات اس کا جواب اثبات میں دیتے ہیں۔

اور اگر یہ درست ہے تو پھر یہ کہنا کس قدر مہمل ہے کہ چونکہ فلاں حدیث میں یہ لکھا ہے اور فلاں شلوک یہ بتاتا ہے کہ گئی ہوئی جوانی واپس نہیں آ سکتی۔ یہ قدرت کا وہ راز ہے

جبکہ چہرہ سے نقاب نہیں اٹھ سکتا" اسلئے گئی ہوئی جوانی کی واپسی کے لئے سعی کرنا بیسود ہے ــــــ یہ کہنا کس قدر مہمل ہے ــــــ مہمل اور گمراہ کن! ــــــ گمراہ کن اور مایوس کن!! ــــــ

خدا ہمیں ایسے نظریوں سے بچائے! ایسے نظریوں سے بچائے اور ایسے نظرئیے پیش کرنے والوں سے بچائے!

(۴)

گئی ہوئی جوانی کو واپس لانے اور آئے ہوئے شباب کو تادیر قائم رکھنے کے لئے تحقیق تلاش کرنے والے صاحبان علم و فن نے سینکڑوں نظرئیے قائم کر لئے ہیں! ــــــ اور ہزاروں نظرئیے اور حقائق ابھی تہ نقاب ہیں جنکی نقاب کشائی آج نہیں تو کل ہو کر رہے گی!

ان سینکڑوں نظریوں میں سے چند ایک نظرئیے تو اب نظریہ کی حد سے گزر کر حقائق بن چکے ہیں! ــــــ ناقابل انکار! ــــــ

ان حقائق سے کام لیکر جو شباب آور تجربات انسانوں اور حیوانوں پر اب تک کئے جا چکے ہیں ــــــ اور جن میں سے بعض حیرت انگیزی کی حد تک شاندار اور کامیاب پائے گئے ہیں ــــــ اس بات کا یقین دلانے کیلئے کافی ہیں کہ بڑھاپا بالکل اٹل نہیں ہے ــــــ اور اگر بڑھاپا اٹل نہیں ہے تو موت بھی اٹل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ موت اعضاء کے اس مخصوص انحلال کی وجہ سے واقع ہوتی ہے جسے بڑھاپا کہتے ہیں ــــــ "حادثاتی" اموات مثلاً کنوئیں میں گر کر، ریلوے لائن کے نیچے کٹ کر وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں! ــــــ

طبعی اور فطری موت وہی ہو سکتی ہے جو حرارت غریزی اور قوت حیات کا ذخیرہ ختم ہونے کی وجہ سے واقع ہو ــــــ جس طرح روغن کے ختم ہو جانے پر چراغ گل ہو جاتا ہے ــــــ لیکن پوسٹ مارٹم بتاتا ہے کہ ابھی تک کوئی ایسی موت واقع نہیں ہوئی!

موت صرف اسوقت واقع ہوتی ہے جب جسم میں کسی مرض کی وجہ سے ایسا تغیر پیدا

ہو جاتا ہے جس سے عضو مخصوص ضمحلال پیدا ہوتا ہے —— اس نقطۂ نگاہ سے دیکھا جائے تو بڑھاپا بھی مرض سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے کیونکہ اس میں بھی مخصوص ضمحلال پیدا ہوتا ہے —— جو موت کا پیش خیمہ ہے! ——

اس مخصوص ضمحلال کو جسے بڑھاپا کہتے ہیں اگر مستقل طور پر دور کیا جا سکے تو ظاہر ہے کہ نہ صرف بڑھاپا ہی دور ہو جائیگا بلکہ موت کا اندیشہ بھی!

لیکن ابھی تک ہمیں کوئی ایسا طریقہ معلوم نہیں ہو سکا جس سے اس ضمحلال کو ہم مستقل طور پر دور کر سکیں —— اسلئے بڑھاپا اور موت بھی انسانی قربانیوں کا تقاضہ کرنے کیلئے ابھی تک ہماری دنیا میں موجود ہیں!

ایسے طریقے البتہ ہم نے معلوم کر لئے ہیں جن سے اس مخصوص ضمحلال کو جسے بڑھاپا کہتے ہیں ایک مختصر اور محدود وقت کیلئے دور کیا یا کم از کم روکا جا سکتا ہے! —— باقی دنیا بامید قائم! ——

(۵)

اب سوال یہ ہے کہ وہ مخصوص ضمحلال کیوں پیدا ہوتا ہے جسے بڑھاپا کہتے ہیں۔

کیوں پیدا ہوتا ہے اور کیسے بڑھتا ہے؟

کیا اسے کسی طریقہ سے روکا بھی جا سکتا ہے؟

اس سوال کے ایک سے زیادہ جواب ہیں! —— اور اسی وجہ سے رائج الوقت مشہور اور کامیاب شباب آور طریقے بھی ایک سے زیادہ ہیں!

یہاں مجھے صرف ایک جواب پیش کرنا ہے —— اور وہ یہ ہے کہ یہ مخصوص ضمحلال جسے بڑھاپا کہتے ہیں غیر قناتی غدد کی رطوبتوں کی تراوش کی کمی سے پیدا ہوتا ہے۔ —— کسی بھی طریقہ سے ان غدد کی رطوبتوں کی تراوش کو عالم شباب کی تراوش کے ہمپایہ کر دو اور بڑھاپے کے عالم میں بھی شباب کے مزے لوٹے لو!

یوں تو جسم میں بہت سے غیر قناتی غدود ہیں اور ہر ایک غدود کا فعل الگ الگ ہے۔
اور جسم کیلئے بے حد ضروری اور اہم! ——— لیکن جوانی کو پیدا کرنے، برقرار رکھنے
اور واپس لانے میں دو غدودوں کا بہت اہم حصہ ہے!

اور پھر لطف یہ کہ ان ہی دو غدودوں کو تحریک یا تقویت پہنچادی جائے تو جسم کے
باقی تمام غدود از سرِ نو ان ہی کی تحریک سے زندہ و جوان ہو جاتے ہیں! ———

اور ان ہی دو غدودوں کے تعطل سے جسم کے تمام غدود پر تعطل چھا جاتا ہے!
اس لئے اس مضمون میں اجمال و اختصار کے پیش نظر میں صرف ان ہی دو غدودوں
کا ذکر کروں گا! ——— باقی کا ذکر کبھی پھر سہی۔ یہاں نہ اس کی کوئی خاص ضرورت
ہے اور نہ اس کے لئے کوئی گنجائش!

(۶)

غیر قناتی غدود نہ صرف جسم اور دماغ ہی کو بناتے ہیں بلکہ شخصیت کو بنانا بھی ان
ہی کا کام ہے!

کیا تم جانتے ہو کہ ایک چھوٹے سے غدود نے نپولین کو اس قدر زبردست شخصیت
کا مالک بنادیا تھا کہ اس کے جنگی معرکوں نے مغربی دنیا میں ایک زلزلہ سا پیدا کر دیا تھا
——— اور اسی غدود کے زوال کے ساتھ اس کی شخصیت بھی اس قدر کمزور ہو گئی تھی
کہ اس کا زوال شروع ہو گیا تھا ——— اور اس طرح اس ایک عظیم الشان شہنشاہ
کو سینٹ ہلینا کے جزیرہ میں ایک قیدی کی حیثیت سے اپنی زندگی کے بقیہ ایام بسر کرنے
پڑے تھے ——— دیکھو بی جے ڈوبرٹی صاحب کا مضمون "نپولینز گلینڈز"
مطبوعہ ہیلتھ اینڈ وائٹیلٹی جلد دوم نمبر ۲۰ صفحہ ۴۶۵۔

In fact, even while taking into consideration such factors as education, environment and oppo-rtunity one can truthfully say that the ...

fall of Napolean followed the rise and fall of his pituitary gland.

حقیقت یہ ہے کہ تعلیم، ماحول اور سنہری موقعہ کے فوائد کو پیش نظر رکھتے ہوئے بھی پوری صداقت سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ نپولین کا عروج اور زوال اسکے غدۂ نخامیہ کے عروج اور زوال کے پس قدم رہا! ——

نپولین کے عروج کا زمانہ وہی تھا جو اس کے غدہ نخامیہ کے عروج کا زمانہ تھا اور اس کے زوال کا زمانہ بھی وہی تھا جو اس کے غدۂ نخامیہ کے زوال کا زمانہ تھا!

اور یہ غدۂ نخامیہ —— اس قدر حیرت انگیز اور اک دنیا کو تہ و بالا کر دینے والا —— بذات خود ریں بیری کے پھل سے زیادہ بڑا نہیں ہے! ——

وزن میں تقریباً پانچ چھ رتی سمجھئے! ——

یہ غدہ قاعدۂ دماغ میں ایک نشیب میں واقع ہوتا ہے! ——

اور سنو! اسی پانچ چھ رتی وزن کے غدہ کی بڑھوتری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی دیو ہیکل اور عفریت پیکر بن جاتا ہے! —— اور اسی کی نابالیدگی یا گھٹوتری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان پشہ صفت بونا رہ جاتا ہے!

سامنے کے صفحہ پر کی تصویریں غدہ نخامیہ کی بڑھوتری اور گھٹوتری کا معجزہ پیش کرتی ہیں! —— تقریباً ایک ہی عمر کے دو مرد ہیں۔ پہلا جس میں غدہ نخامیہ بڑھ گیا ہے وہ دیو پیکر بن گیا ہے۔ دوسرا جس میں اس غدہ کی نشو ونما اچھی نہیں ہوئی وہ ٹھنگنا رہ گیا ہے۔

اگر عمل جراحی سے اس چار یا پانچ رتی وزن کے غدہ کو نکال دیا جائے تو زندگی قائم نہیں رہ سکتی!

عورت میں اگر یہ غدہ زیادہ نشو ونما پا کر اپنی رطوبات (افرازات) زیادہ مقدار

میں پیدا کرنے لگے تو عورت کی نسوانیت زائل ہو جاتی ہے۔ اس میں مردانہ پن آجاتا ہے۔ چہرہ پر بال اُگ آتے ہیں۔ آواز بھی مردانہ ہو جاتی ہے!——

اسی طرح غدد تناسلی کو لیجئے۔ جو مردوں میں خصیوں کی صورت میں اور عورت میں خصیۃ الرحم کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں——

تجربات شاہد ہیں کہ ان ہی غددوں پر مرد کی مردانگی اور عورت کی نسوانیت کا دارومدار ہے—— سن بلوغ سے پیشتر مرد کے خصیے نکال دو۔ تو اس کے داڑھی اور مونچھ کبھی نہیں آسکے گی۔ اس کی آواز میں زنانہ پن پیدا ہو جائے گا۔ اور اس کے چہرے سے نسوانیت ٹپکنے لگے گی۔ اس کی قوت مردمی زائل ہو جائے گی۔

—— اور وہ قبل از وقت بوڑھا ہو جائیگا!

اسی طرح عورت کے خصیۃ الرحم نکال دیئے جائیں تو اس میں مردانہ خصائل پیدا ہو جائیں گے اور اس کی نسوانیت زائل ہو جائیگی۔

ان چند مثالوں سے غیر قناتی غدد کی حیرت انگیز اور کایا پلٹ قوتوں کا اندازہ بخوبی کیا جا سکتا ہے!

(۷)

پہلے لکھ چکا ہوں کہ جوانی کو پیدا کرنے، قائم رکھنے اور گئی ہوئی جوانی کو واپس لانے کے تجربات کے سلسلہ میں جو غدد سب سے زیادہ اہم سمجھے گئے ہیں۔ وہ دو ہیں۔

—— اب ان دونوں کے نام بھی سن لو!

(۱) غدود درقیہ یا تھائی رائیڈ گلینڈ

(۲) غدود تناسلی

یہ بھی پہلے لکھ چکا ہوں کہ اس مضمون میں صرف ان ہی دو غددوں کا ذکر کروں گا!—— کیونکہ اعادۂ شباب کے سلسلے میں یہی سب سے زیادہ اہم پائے

گئے ہیں!

ان عذدودں کے سلسلہ میں جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس کی تائید بیشتر زیادہ تر دوسرے مصنفوں کے حوالے پیش کر دوں گا!

اور یہ حوالے بھی زیادہ تر ان کتابوں سے لوں گا۔ جو تمہیں بآسانی میسر آسکتی ہیں!

جہاں جہاں ضرورت سمجھوں گا اپنے علم و تجربہ کی بناء پر بصیرت افروز نوٹ بھی دیتا جاؤں گا تاکہ تمہیں کسی بات کے سمجھنے میں دقت کا سامنا ہو۔

ان غدودوں کو تحریک تقویت دینے کے لئے جن دواؤں کو میں اپنے علم یا تجربہ کی بناء پر مفید سمجھتا ہوں۔ ان کو دوسری کتابوں سے نہایت احتیاط اور محنت سے تلاش کرکے تمہارے افادہ کیلئے اس مضمون میں پیش کر دوں گا اور ان کے ساتھ تشریحی نوٹ بھی لکھ دوں گا تاکہ تمہیں بخوبی معلوم ہو سکے کہ کس دوا کا اثر جسم پر کس طریقے سے مرتب ہوگا۔

اس سلسلہ کا یہ ابتدائی مضمون ہے جسے میں بہت عام فہم اور دلکش طریقہ سے پیش کر رہا ہوں۔ اگر اسے پسند کیا گیا تو آئندہ کبھی اس موضوع پر بہت ٹھوس معلومات پیش کی جائینگی اور حوالے بھی ماہرین فن کی مستند کتابوں سے دئے جائینگے

——— سردست اسی مضمون کے حقائق کو ذہن نشین کیجئے جنہیں حتی الوسع بہت عام فہم اور دلکش انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے! ———

غدہ درقیہ کے شباب آور کرشمے

غدہ درقیہ کا سب سے بڑا فعل یہ ہے کہ حیاتی قوت کو بڑی تیزی سے بڑھاتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے جیسے آگ کو پنکھا جھلنا۔ اسکے فقدان سے انسان مرتا نہیں۔ مگر اسکی کمی سے انسان کا وہی حال ہو جاتا ہے جو ہوا نہ دینے سے آگ کا ہوتا ہے یعنی وہ رفتہ رفتہ دھیمی ہو کر آخر کار بجھ جاتی ہے ——— لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب

The best name for the thyroid gland is "The Gland of Creation," for it stimulates every kind of creation, whether mental, artistic or reproduction.
"Medicus," M. A. B. Sc., M. B., C. M.

غدہ درقیہ کا موزوں ترین نام "غدہ تخلیق" ہے کیونکہ ہر قسم کی تخلیق خواہ وہ ذہنی ہو یا صناعانہ یا تناسلی اسی غدہ کی تحریک کا نتیجہ ہے۔

"میڈکیس" ایم اے، بی ایس سی، ایم بی، سی ایم

غُدّہ درقیہ کے افعال پر روشنی

مُلاحظہ

اُردو زبان کے مشہور علمی و ادبی ماہنامہ ہمایوں کا مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیے جو ستمبر ۱۹۲۹ء کی اشاعت سے لیا گیا ہے ـــــــــ

بہترین ورزش

ڈاکٹر ولیم ٹرنکس لکھتے ہیں کہ "میرے خیال میں گانا بہترین صحت افزا ورزش ہے باوجود تلاش کے بارہ پندرہ سال کے عرصہ میں میں نے ایک بھی پیشہ ور گانے والا ایسا نہیں پایا جس کی صحت عام آدمیوں سے اچھی نہ ہو۔"

دوسرے - جو لوگ کم سے کم چھ ماہ تک گانے کی مشق جاری رکھتے ہیں انکی صحت بہت اچھی ہو جاتی ہے - میں نے خود بھی اس کا تجربہ کیا ہے - اور میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ میری صحت کبھی ایسی اچھی نہیں ہوئی جیسی تین چار ہفتہ کے متواتر گانے سے ہوئی ہے -

گانے سے طبعی اور نفسیاتی - دونوں قسم کا عمل ہوتا ہے - تفریح کو مشقت جبر جو فوقیت حاصل ہے وہی گانے کو تمام دوسری ورزشوں پر ہے - موسیقی خوشی کی علامت ہے - تندرست اور خوش آدمی گاتا ہے سیٹی بجاتا ہے یا کسی اور طرح سے موسیقی پیدا کرتا ہے اس کلیہ کو مانتے ہوئے کہ دل جسم پر اثر انداز ہوتا ہے کوئی شخص

تردید نہیں کرسکتا کہ مسرت صحت کو بڑھاتی ہے۔

ہزاروں آدمی نہایت تندہی سے تنفس کی ورزش کرتے ہیں لیکن کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا۔ ان کی ناکامی کی پہلی وجہ تو یہ ہے کہ وہ اسے بےدلی سے انجام دیتے ہیں اور دوسری یہ کہ وہ اسے بطور تفریح کے نہیں بلکہ بطور ایک پُرمشقت کام کے کرتے ہیں۔ تنفس کے عمل سے گانے والے کے پردۂ شکم کو خاص طور پر قوت حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ وہ عضو ہے جس پر صحت کا بیشتر انحصار ہے۔ علاوہ ازیں بہ نیت سے اسے انجام دیتا ہے۔

چھاتی کا زیادہ سے زیادہ ناپ صحت اور طاقت کی دلیل سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ فیصلہ ہمیشہ درست نہیں ہوتا۔ کیونکہ ناپ کی زیادتی بیرونی مٹاپے پر بھی منحصر ہے۔ گانے والے مردوں کی چھاتی عام طور پر چالیس انچ ہوتی ہے۔ اور یہ بہترین صحت قوت پر دلالت کرتی ہے۔ لیکن دوسری طرف اگر ایک پہلوان کی چھاتی اسی قدر ہو تو اس کا تپ دق سے مرجانا تعجب خیز نہیں۔

دونوں میں فرق یہ ہے کہ گانے والے کی چھاتی اندر سے پھیلی ہوتی ہے اور اس کے پھیپھڑوں کا پھیلاؤ زیادہ ہوتا ہے اور پہلوان کے ناپ کو اس کی پیٹھ چھاتی سینہ اور بغل کے بیرونی اعصاب بڑھائے رکھتے ہیں۔ ان اعصاب کی موجودگی میں پہلوان اپنی چھاتی کو دس سے بیس انچ تک پھیلا سکتا ہے۔ لیکن گانے والا صرف چار یا پانچ انچ۔

لیکن پھیپھڑوں کی پوری پوری وسعت اس زیادہ سے زیادہ ہوا کے حجم سے معلوم ہوتی ہے۔ جو ان میں سماتی ہے۔ سینڈو اپنی چھاتی کو اٹھارہ یا بیس انچ تک ابھار سکتا تھا۔ لیکن اس کے پھیپھڑوں کی وسعت صرف ۲۶۰ مکعب انچ تھی جو ایک معمولی آدمی سے بڑھ کر نہ تھی۔ میرے پھیپھڑوں کی وسعت ۳۵۰ مکعب انچ

ہے اور مجھے یقین ہے کہ بعض گانے والوں کے پھیپھڑوں کی وسعت ۴۰۰
مکعب انچ ہوگی!!

ملاحظہ

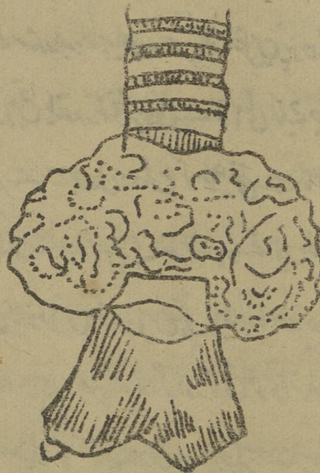
ڈاکٹر لیسٹر کس کے مندرجہ بالا بیان سے یہ تو ناظرین پر واضح ہو ہی گیا ہوگا کہ گانے سے اگر صحت جسمانی میں قابلقدر ترقی ہوتی ہے تو اسکی ایک وجہ تو تنفس کی ورزش ہے دوسری وجہ وہ مسرت ہے جو دل و دماغ کو موسیقی سے حاصل ہوتی ہے اور جس کے نہایت خوشگوار اثرات بعدہ جسم پر بھی مترتب ہوتے ہیں لیکن اسکی ایک تیسری بہت بڑی وجہ بھی ہے جس کا ذکر اس مضمون میں نہیں پایا جاتا اور وہ یہ ہے کہ گانا تھائی رائیڈ گلینڈ کی ورزش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر اور کوئی تو می ترل نع نہ ہو تو گانے کی مداومت سے تھائی رائیڈ گلینڈ کو تقویت و تحریک پہنچکر صحت جسمانی و دماغی لازمی طور پر بہتر ہو جاتی ہے۔

تھائی رائیڈ گلینڈ کے افعال پر مزید روشنی

مندرجہ بالا اقتباس سے جو جیون شکتی کی وساطت سے ایک انگریز عالم کی کتاب سے لیا گیا ہے۔ تھائی رائیڈ غدود کے افعال پر مزید روشنی پڑے گی۔ نیز اس انگریز عالم کے ذاتی تجربات کی بناء پر لکھے ہوئے بیان سے یہ بھی ثابت ہو جائیگا کہ اس غدود کے فعل کو کسی بھی طریقہ سے تیز کر دیا جائے تو صحت جسمانی و دماغی میں قابل رشک اضافہ لازمی طور پر ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ عالم انگریز لکھتا ہے کہ :۔

سائنسدانوں نے علم الافعال اعضائے انسانی کی رازوں کی کھوج میں یہ دریافت کیا ہے کہ تھائیرائیڈ گلینڈ یعنی غدہ کسیہ یا درقی غدہ (گل گر تھنی)

طاقت مردمی اور قوت جسمانی پر کسی عجیب طریقے سے بڑا بھاری اثر رکھتا ہے - یہ
عجیب و غریب غدود انسانی جسم میں گلے کی گھنڈی اور عظم القص (چھاتی کے سامنے کی علم القص
ہڈی) کے اوپر کے سرے کے عین درمیان گلے کے سامنے واقع ہے اور قصبۃ الریہ (ہوا کی
نالی) کی دونوں بغلوں سے ایک تتلی یعنی پروانہ کے پروں کی طرح لگا ہوا ہے -



یہ دونوں پر آپس میں ملے ہوئے ہیں - یہ بنا نالی کے غدود ہے اور جو رطوبت
اس میں سے نکلتی ہے وہ لمف دار نالیوں کی رطوبت میں جذب ہو کر وہاں
سے خون میں جا ملتی ہے -

اگرچہ اس چھوٹے سے غدود کے تمام افعال ابھی تک پورے طور پر سمجھ میں
نہیں آسکے - یہ بات فیصلہ شدہ ہے کہ اس غدود کا جسمانی انتظام و بندوبست
میں بہت سا حصہ ہے! اس غدود کے بغیر جسمانی نشو و نما کا پورے طور پر ہونا
ناممکن ہے! اس غدود کی رطوبت کے کم ہونے کی وجہ سے بچوں میں ایک مرض جسکا
نام (Cretinism) کرٹنزم ہے پیدا ہو جاتا ہے - اس کے علامات یہ ہیں
دماغی کمزوری یا جنون اور جسمانی اعضاء کی بناوٹ میں بگاڑ -

بڑی عمر میں اس غدود کی رطوبت کی کمی کی وجہ سے اسی قسم کا ایک مرض پیدا

ہو جاتا ہے۔ جس کا نام (Maa uedema) "زمیڈیمیا" رکھا ہے۔ گلے کا گلہڑ (گل گنڈ) جس کو ہر کوئی جانتا ہے اسی غدود کی بگاڑ کی وجہ سے ہو جاتا ہے۔ یہ ابتدائی حالتوں میں تو کوئی خطرناک نہیں ہے لیکن کبھی کبھی یہ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ خطرناک اور مہلک ہو جاتا ہے اور کئی امراض ہو جاتے ہیں۔ جیسے دل کی دھڑکن، دماغی خرابیاں اور آنکھوں کے ڈھیلے کا بڑھ جانا۔

بعض سائنسدانوں کا خیال ہے کہ تھائی رائیڈ غدود غذا کے گوشت اور یا Protein food پروٹین نامی جزو سے پیدا شدہ زہریلے مادوں کو جسم سے خارج کرنے کیلئے بہت کام کرتا ہے۔ کیونکہ یہ بات صحیح ہے کہ پروٹین غذا کی زیادتی یعنی زیادہ گوشتخوری اس غدود کے مریضوں کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اگر ایک کتے کا یہ غدود عمل جراحی سے نکال دیا جاوے اور اسکو بطور خوراک گوشت دیا جاوے تو وہ چند روز میں ہی مر جاتا ہے لیکن اگر اسکو ایسی خوراک دیجاوے جس میں پروٹین غذا یعنی گوشت وغیرہ کا حصہ بہت کم ہو تو وہ بہت دیر تک زندہ رہ سکتا ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ جو لوگ اس غدود کے بگاڑ سے پیدا ہونے والے مرضوں میں مبتلا ہیں۔ وہ دودھ۔ دہی وغیرہ کی خوراک پر گذارہ کرنے سے بہت آرام میں رہتے ہیں۔

اس لئے بعض اس علم کے ماہر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ تھائی رائیڈ غدود کا فعل یعنی کام پروٹین غذا کے گلنے سڑنے کی وجہ سے پیدا شدہ زہریلے مادوں کا برباد کرنا ہے۔

بعض دوسرے عالموں کی رائے ہے کہ یہ غدود جسم کو ایسی زہریلی چیزوں مثل شراب اور دوسری زہریلی ادویات کے اثر سے بچاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ اس کی رطوبت زہروں کو برباد کرنے والی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ

غدود جسم کیلئے آئیوڈین کے مہیا کرنے میں بہت حصہ لیتا ہے۔ چنانچہ اگر غذا میں آئیوڈین کم ہو تو خود اس غدود کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر یہ غدود بہت سا برباد ہو جائے تو جسم میں زہریلے مادے بھرے جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے جسم کے دوسرے اعضاء کو جو کہ خون کے زہریلے مادوں کو جسم سے خارج یا برباد کرتے ہیں بہت نقصان پہنچتا ہے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اس غدود کی رطوبت کی کمی کی وجہ سے جو لوگ مریض ہوتے ہیں اس غدود کو بطور دوائی دینے سے آرام پاتے ہیں۔ کیونکہ جو رطوبت جسم نے اس غدود سے لینی تھی۔ وہی دوسرے جاندار کے غدود کی رطوبت کے اکسٹراکٹ دینے سے بہم پہنچ جاتی ہے اس طرح سے مختلف رائیں ہیں مگر اس چھوٹے سے غدود کے جو بھی افعال ہوں یہ پختہ اور صحیح امر ہے کہ صحت کیواسطے اس امر کا ہونا از حد ضروری ہے۔ کیونکہ طاقت مردمی و قوت جسمانی اور دماغی شکتی کا بہت سا انحصار اسی غدود پر ہے۔

تھائی رائیڈ گلینڈ کے شباب خیز اثرات

اب یہ ثابت شدہ امور میرے ذہن میں تھے جبکہ میں نے قوت حیات کو تقویت بخشنے کے رازوں کے لئے اپنے تجربات شروع کئے۔ ان رازوں کا انکشاف مجھے آسان محسوس ہوا۔ اگر تھائی رائیڈ غدود پر اس قدر جسمانی صحت کا دارومدار ہے تو یہ سوال کہ کس طرح اس غدود کو تقویت دیجاوے کہ جس سے یہ اپنا کام زیادہ جوش سے کرے۔ میرے سامنے آ گیا اس سوال کا حل کوئی آسان نہ تھا۔ کافی عرصہ گذر گیا۔ جسکے بعد مجھے اس کا تسلی بخش حل ملا۔ سب سے پہلا خیال جو قدرتی طور پر جسم کے کسی عضو کے فعل کو جوش دینے کے لئے سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ اس عضو میں خون کے دورے کو بڑھایا جاوے عضو کی معمولی مالش خون کے دورے کو کچھ حد تک ضرور بڑھائے گی لیکن میرے خیال میں محض مالش ایک خام طریقہ ہے مالش سے عضو میں خون کا دورہ ضرور بڑھیگا لیکن اس سے

عضو کی ساخت میں اتنی تبدیلیاں نہیں ہو سکتیں جتنی کہ ورزش سے جس کا کہ عضو کی ساخت پر سیدھا اثر پڑتا ہے۔ ورزش سے عضو کے تمام حصے حرکت میں آتے ہیں۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ تھائی رائیڈ غدود کے اوپر زور کی مالش اور دباؤ نے کافی نقصان پہنچایا۔ مثلاً غشی طاری ہو گئی۔ کسی کمزور دل والے شخص کو اس غدود کو جوش میں لانے کی غرض سے کبھی یہ طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہئے۔ اسلئے اس قیمتی غدود کے فعل کو جوش دینے کے لئے اس عضو کے اوپر مالش کرنے کا میں نے خیال ہی ترک کر دیا (نرم مالش سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے۔ یہ میرا ذاتی تجربہ بھی ہے اور کئی کتابوں میں بھی نرم مالش کی تعریف دیکھ چکا ہوں ایسی انگریزی کتابوں میں جن کے مصنفوں نے ذاتی تجربہ کی بنا پر لکھا ہے (مترجم) اور میں یہ بھی عرض کر دوں کہ آخر میں اس سوال کے حل کی تہ کو پہنچ ہی گیا۔

میں بہت عرصہ قوت گویائی کو قوت دینے میں مشق کر رہا ہوں۔ صرف شوق کے طور پر نہ کہ پبلک میں لیکچر دینے کے خیال سے۔ اگرچہ میں یہاں عرض کر دوں کہ اس مشق کے بعد مجھے پبلک میں بول سکنے کی کافی ہمت اور دلیری ہو گئی۔ جب میں اس شکتی کو حاصل کرنے کی مشق کر رہا تھا تو مجھے ریڑھ کو ٹھیک سیدھا رکھنے ٹھوڑی کو نیچے اندر کو اور پیچھے کو رکھنے اور کندھوں کو پیچھے اور چھاتی کو پھیلا کر رکھنے کے فوائد پر پورا یقین تھا۔ لیکن مجھے محسوس ہوا کہ جسم کو ہر وقت مندرجہ بالا حالت میں رکھنے کے لئے بہت ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے۔ اسلئے میں نے چند خاص ورزشوں کو شروع کیا۔ جن کا مقصد جسم کو اسی حالت میں رکھنے کا تھا جب میں نے ان ورزشوں کی مشق کی تو میں نے اپنی توانائی میں نمایاں ترقی محسوس کی۔ مجھے نہ صرف قوت جسمانی میں ظاہرا اضافہ نظر آیا بلکہ ساتھ ہی دماغی طاقت میں بھی بہت فائدہ محسوس ہوا۔ میرا دماغ زیادہ روشن ہو گیا۔ مجھے روزانہ کاروبار کی تکلیفیں آسان محسوس ہوئیں۔ اور میں اپنے روزگار میں پہلے سے زیادہ

شوق سے کام کرنے لگ پڑا ہیں کسی بات کا فیصلہ پہلے سے بآسانی بہت جلدی کرنے لگ گیا اس کے علاوہ میرا ذہن خاصہ ہوگیا اور یہ زیادتی صرف چربی کیوجہ سے نہیں تھی بلکہ میرے عضلات یعنی پٹھوں کے بڑھنے کی وجہ سے ہوئی۔

ملاحظہ

دیکھا آپ نے پچوٹانی ٹائیڈ غدود کتنا اہم غدود ہے ۔ اور اسے تقویت و تحریک پہنچانے سے کٹی ہوئی صحت اور گئی ہوئی جوانی کس طرح واپس آجاتی ہے ـــــــ یہ غدود سر کے بالوں کی پرورش اور نشوونما میں بھی خاص حصہ لیتا ہے ۔ اسلئے اسکے فعل کو تیز کر دینے سے سفید بالوں کا سیاہ ہو جانا بھی نہ صرف ممکن بلکہ لازمی ہے ۔ علمی طور پر تو یہ دعویٰ قطعی درست ہے لیکن عملی طور پر مجھے اس میں کوئی نمایاں کامیابی نہیں ہوئی جس کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہے کہ اس غدود کے فعل کو تیز کرنے کے جن طریقوں کا ابھی تک علمی دنیا کو علم ہو سکا ہے وہ ہر حالتیں استعجاب انگیز حد تک کامیاب نہیں ہیں ۔ وقت آتا ہے کہ ہم اس غدود کے فعل کو تیز کرنے کا کوئی سو فیصدی یقینی طور پر کامیاب اور بہت زود اثر طریقہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو جائیں پھر سفید بالوں کا سیاہ کر لینا کچھ مشکل نہ رہ جائیگا خضابوں یا تیلوں سے بالوں کو رنگ کر سیاہ کر لینا بڑھاپے کی صرف اک ظاہرا علامت پر سیاہ پردہ ڈالنے کی اک نا کام سی کوشش ہے جس سے اصل حقیقت نہیں بدلتی لیکن اس غدود کے فعل کو تیز کر دینے سے جو سفید بال سیاہ ہونگے وہ جسم اور دماغ میں از سر نو شبابی کیفیات پیدا ہونے سے ہونگے اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں اصل حقیقت بھی بدل جائیگی یعنی سفید بالوں کے سیاہ ہونیکے ساتھ ساتھ بوڑھے مرد نئے سرے سے جوان بھی ہو جائیں گے ۔ اس لئے اس غدود کے فعل کو کسی ایسے طریقہ سے جو بالکل بے ضرر ہو تیز کرنے میں کامیابی

حاصل کر لینا گویا جوانی کو واپس بلانے میں کامیاب ہو جانا ہے۔ امریکہ کا ایک ستر سالہ
کا بوڑھا جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں چند جسمانی ورزشوں کے ذریعہ دانتی از سر نو جوان
ہو گیا ہوں۔ ایسا جوان کہ ۲۵ سال کی عمر میں بھی اس قدر چاق و چوبند نہیں تھا۔ جیسا
کہ اب ستر سال کی عمر میں ہوں اپنی کتاب میں ایک جگہ لکھتا ہے کہ:-

بالوں کو کالا رنگ پہنچانیوالا رس

"مجھ سے چند اشخاص نے یہ دریافت کیا ہے کہ کیا سفید بال بھی کالے ہو سکتے ہیں؟
اس کا ٹھیک جواب میں ابھی تک نہ دے سکا۔ کیونکہ میں اس بات کی جانچ میں لگا
ہوا ہوں کہ ایک مشہور ڈاکٹر نے لکھا ہے کہ "ہمارے گلے کے سامنے ایک گرہ ہوتی ہے
جس کو تھائی رائیڈ گلینڈ کہتے ہیں۔ بس گلینڈ میں جب کمزوری آنے لگتی ہے تو اسکا
رس کم ہو جاتا ہے یہ وہی رس ہے جو بالوں میں کالا رنگ پہنچاتا ہے"! میں نے امتحان
کے واسطے اس گرہ کی مالش کرنی شروع کی تو بالوں میں کچھ سیاہی معلوم ہوئی۔ بند کرنے
کے بعد ان کا رنگ پھر سفید کا سفید ہو گیا۔ اب میں پھر مالش کرنے لگا ہوں۔ اور جب تک
میرے بال سیاہ نہ ہونگے کرتا رہونگا۔ اگر ایسا کرنے سے کوئی اور خرابی پیدا ہوتی ہوئی
معلوم ہوئی تو سفید بالوں پر ہی صبر کروں گا۔

لا معلوم عرصے سے لوگوں کو اس آبِ حیات کی تلاش ہے۔ جس کے ذریعہ سے
ہمیشہ جوانی قائم رہے۔ بہت سی کتابیں درازیٔ عمر کے مضمون پر شائع ہو چکی ہیں
اشتہاری اشخاص عمر بڑھانے اور جوان بنانے کی طرح طرح کی ادویات اپنے اشتہاروں
میں دکھلاتے ہیں۔ بھولے بھالے شخص اپنا بہت سا روپیہ اس بات پر خرچ کر دیتے
ہیں۔ خدا نے اچھا کیا جو ایسی دوا پیدا نہیں کی ورنہ متمول آدمی کبھی ضعیف نہ ہوتے
کیونکہ وہ ادویات خریدنے کی وسعت رکھتے۔ بادہ فروش بھی ہمیشہ جوان رہتے۔ آجکل

سفید بالوں کو سیاہ کرنے کیلئے اسے طلب فرمائیں۔ کیونکہ اس نسخہ سے بال سیاہ کرنے میں ابھی کامیابی نہیں ہوئی) اس غدود کو تحریک و تقویت بخشنے والی ھدایات کا استعمال (جنکا ذکر آگے آئیگا) اور تنکو ویالا مالش دونوں کام ساتھ ساتھ کئے جائیں تو زیادہ کامیابی کی اُمید کیجا سکتی ہے۔ کیونکہ اس سے اس غدود کے فعل میں بہت جلد تیزی پیدا ہو جائیگی۔

آیوڈائیڈس کے شباب خیز اثرات

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"میرے مشاہدہ میں بعض مریض ایسے آئے ہیں جنکے اندر آتشکی مادہ موجود تھا۔ اور جب ان کو آیوڈائیڈس کی بڑی بڑی خوراکیں دیگئیں تو ایک عرصہ بعد اچھی حالت پیدا ہو گئی اور اعصابی قوت میں بھی اضافہ ہوا۔ آیوڈائیڈس کے استعمال کے بعد مریض زیادہ دور تک چل سکتا اور بغیر تکان محسوس کئے بلند زینہ پر چڑھ سکتا ہے۔ خواہش مباشرت عود کر آتی ہے اور بعض مریضوں میں تو پہلی قوت سے کہیں زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اکثر مریض ایسے بھی ہیں جو آیوڈائیڈس کے استعمال کے بعد پہلے سے زیادہ جوان معلوم ہونے لگے اور حقیقتاً زیادہ قوی ہو گئے۔"

آیوڈائیڈس شباب خیز کیوں؟

لیکن آیوڈائیڈس نے یہ استعجاب انگیز اثر کیونکر پیدا کیا؟

اس کا جواب بھی کرنل صاحب موصوف ہی کے الفاظ میں لیجئے ——

آیوڈائیڈس سے غدہ درقیہ کے فعل میں اضافہ ہوتا ہے اور میرا معمول ہے کہ صلابت شریانی میں جس کا ظہور بڑھاپے میں ہوا کرتا ہے آیوڈائیڈس ہی دیا کرتا ہوں اور ہمیشہ

اس کا فعل عدم ہی برآمد ہوا کرتا ہے۔ آیوڈائیڈس کے استعمال سے دراصل ہم غدود
درقیہ کے اس جزو کو استعمال کرتے ہیں جس پر غدہ درقیہ کے اثرات کا دارومدار ہے
بوڑھے اشخاص میں جب غدہ درقیہ کمزور ہو جاتا ہے تو پھر اس میں آیوڈین کی مقدار بھی
کم پیدا ہوتی ہے اسلئے آیوڈین کو آیوڈائیڈس کی شکل میں استعمال کرنے سے اس
کمی کو پورا کر دیا جاتا ہے۔"

اب مندرجہ ذیل اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیے جو مشیر الاطباء سے لیا گیا ہے۔

آیوڈین آمیز دودھ

ریڈ کراس چلڈرن کے ہاسپٹل بوڈاپیسٹ کے ڈاکٹر ایل۔ وی اوری نے بیان
کیا ہے کہ کمزور نسلی مزاج کے بچوں میں آیوڈین آمیز دودھ کا استعمال نہایت مفید
ثابت ہوا ہے۔ چنانچہ اس کا تجربہ اسکول کے بہت سے طلباء پر اسطرح کیا گیا کہ ایسے
کمزور طلباء کو روزانہ دو سو گرام ایسا دودھ دیا جاتا تھا جس میں فیصدی چھ قطرے
آیوڈین خوردنی کے حل کر دیئے جاتے تھے۔ ٹنکچر آیوڈین دودھ میں حل کرنے کے بعد
اسکو پندرہ بیس منٹ تک رکھ دیا جاتا تھا اس سے بعض طلباء میں پہلے چند روز
سوء ہضم کی بعض علامات پیدا ہوئیں جو ہائیڈرو کلورک ایسڈ (تیزاب نمک) کے
استعمال سے رفع ہو گئیں اس کے بعد طلباء کی صحت عامہ بہت بہتر ہو گئی چند دنوں
میں ہی ان کی بھوک بڑھ گئی اور ان کے جسم کا وزن نسبتاً زیادہ ہو گیا۔ ایسے دودھ
کے استعمال کے دوران میں بچے کی گردن کا وقتاً فوقتاً امتحان کرتے رہنا چاہیئے۔
اگر اس کی گردن کی درقی گلٹی میں بڑھوتری کے خفیف ترین آثار بھی ظاہر ہوں تو
فوراً آیوڈین آمیز دودھ کا استعمال ترک کرا دینا چاہیئے۔ ورنہ اس میں گھیگھا کا
مخصوص مرض رونما ہونے کا خطرہ ہو جاتا ہے۔

کیوں اور کیسے؟

بچوں میں غدہ درقیہ بہت ہی نامکمل حالت میں ہوتا ہے۔ آیوڈین آمیز دودھ سے اسکی نشو ونما میں اضافہ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اسی نسبت سے بچہ کی عام جسمانی اور دماغی نشو ونما میں بھی ترقی ہوتی ہے ——— علاوہ ازیں آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ دودھ بچوں میں جسقدر مفید ثابت ہوتا ہے اسقدر جوانوں میں نہیں۔ اسکی وجہ چونے کے اجزا کے علاوہ (جو دودھ میں بکثرت پائے جاتے ہیں اور بچہ کی نشو و نما میں ایک اہم حصہ لیتے ہیں) یہ بھی ہے کہ دودھ میں اس حیوان کے غدہ درقیہ کا جوہر بھی شامل ہوتا ہے جس سے دودھ حاصل کیا جاتا ہے اور یہی غدہ درقیہ کا جوہر ہے جو بچوں کے نامکمل غدہ درقیہ پر جوانوں کے مکمل غدہ درقیہ کی نسبت زیادہ اثر انداز ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ جو کچھ ہونا چاہئے وہ ظاہر ہے۔

نئی جوانی بخشنے والا اناج

مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔ جو چشمہ حیات دہلی کی ایک اشاعت سے لیا گیا ہے۔

ایک چیز البتہ ایسی ہے جو دماغ کیلئے خاص طور پر مفید سمجھی جا سکتی ہے اور جس کا بچپن اور اس کے بعد شباب کے پیشتر کے زمانہ میں استعمال واجب ہے۔ وہ چیز جو یا جئی کا آٹا ہے۔ درحقیقت یہ تمام کھانوں میں سب سے زیادہ غذائیت بخش چیز ہے۔ اور اس میں چربی فاسفورس اور دیگر مقویات کے اجزا بافراط پائے جاتے ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ سفید گیہوں ہم ہندوستانیوں کی عام غذا ہے اور یہی

میں قابل ہیل پروٹینڈ کی بہت سی مقدار پائی جاتی ہے۔ مکئی میں غذائیت اور چربی پیدا کرنے والے مادے زیادہ پائے جاتے ہیں۔ چاول سب سے زیادہ نشاستہ رکھنے کے بعض اقوام مثلاً کشمیریوں یا بنگالیوں میں زیادہ استعمال ہوتے ہیں اور جو میں معدنی مادے زیادہ پائے جاتے ہیں تاہم ان سب باتوں کو زیر نظر رکھتے ہوئے بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ جئی میں جو صفات موجود ہیں وہ ان میں سے کسی چیز میں بھی نہیں پائی جاتیں اگر تم کسی شخص سے اسکا ذکر کرو تو وہ یہی کہیگا کہ جئی گھوڑوں کی خوراک ہے۔ یورپ میں بھی سوائے باشندگان سکاٹ لینڈ کے بہت کم اسے استعمال کرتے ہیں حال میں ایک فرانسیسی نے لکھا تھا کہ "جئی کی روٹی موٹی اور کھردری ہوتی ہے اور اسے صرف غریب ملکوں میں کھایا جاتا ہے"۔ لیکن کچھ عرصے سے اسکا استعمال انگلستان میں زیادہ ہونے لگا ہے۔ بدقسمتی سے وہاں بھی مزدور پیشہ جماعتیں اسے اب کم استعمال کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ اس طبقہ کے لوگ اب ایسی مضبوط کاٹھی اور جسمانی تحریک نہیں رکھتے جیسی انکے پیشروؤں میں پائی جاتی تھی۔ جب سے جدید تہذیب نے ترقی حاصل کرنی شروع کی ہے۔ لوگ ان سادہ کھانوں کو چھوڑ کر چاء بسکٹ وغیرہ استعمال کرنے لگ گئے ہیں ایک مشہور اہل الرائے کا قول ہے کہ "جئی" کا آٹا دودھ میں ملا کر استعمال کیا جائے تو لاکھ چائیں اور قہوے اسپر قربان کیئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ مرد عورت بچہ سب کے لیئے بہترین غذا ہے۔

حال کی بعض علمی تحقیقات سے اس بارہ میں مزید روشنی حاصل ہوئی ہے کہ جئی کے آٹے کا اثر جسم پر کیا پڑتا ہے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ آٹھ ہفتہ تک جن چوہوں کی پرورش جئی کے آٹے اور پانی پر کی گئی۔ ان میں وہ غدود جسے اصطلاح میں تھائی رائیڈ گلینڈ کہتے ہیں۔ ان چوہوں کے غدود کی نسبت جنکو دودھ اور روٹی کھلائی گئی تھی دو گنے تھے جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے اس غدود کا

جسم کے ہر حصہ میں غذائیت کا اثر پیدا کرتا ہے شاید یہی وجہ ہے کہ شمالی انگلستان کے باشندے بچپن میں جئی کے استعمال کے باعث مضبوط اور تنومند ہوتے ہیں۔ بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جئی کا کام اس غدود پر اثر ڈالکر دماغ سازی کے عمل میں بہت مدد دیتا ہے"۔

ملاحظہ

تھائی رائیڈ غدود کو تقویت بخشنے کیلئے جئی کا استعمال بہترین بے ضرر طریقہ ہے۔

۲ حیات ستمبر ۱۹۴۳ء میں ایونیا سٹیوا (جو سرسبز جئی) سے تیار کیا جاتا ہے اسکے بیان میں میں پہلے بھی اشارہ کر چکا ہوں کہ ایونیا سٹیوا کے استعمال سے صحت جسمانی و دماغی کو جو تازگی حاصل ہوتی ہے اسکی وجہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکا تھائی رائیڈ گلینڈ پر شباب خیز اثر ہے مندرجہ بالا اقتباس کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا اندازہ غلط نہ تھا جئی تھائی رائیڈ گلینڈ کو تقویت بخشنے کیلئے غذائی دوا ہے۔ اسلئے شاید قطعی بے ضرر اسکا استعمال بطور چارہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا مضمون سے ظاہر ہوتا ہے اور روٹی بنا کر بھی۔ ٹنکچر (ایونیا سٹیوا) کی شکل میں اسکا استعمال بہت گراں پڑتا ہے۔ کیونکہ ٹنکچر کی ایک پونڈ کی ولائتی بوتل بارہ تیرہ روپے سے کم نہیں ملتی۔ حالانکہ خود جئی ایک بہت ہی سستا اناج ہے ــــــ پس تھائی رائیڈ گلینڈ کو تقویت بخش کرنے سرے سے جوانی حاصل کرنے کیلئے جئی کا تجربہ ضرور کیجئے۔ یہ کچھ مشکل نہیں کچھ گراں نہیں۔ کسی صورت نقصان دہ نہیں"۔

یہاں تک تو ہوا غدہ درقیہ کے شباب خیز اثرات کے متعلق اب غدہ تناسلی کی اہمیت بھی معلوم کرنی چاہیئے۔

غدۂ تناسلی
کے
کایا پلٹ معجزے

The sex glands are not merely for the reproductive fenction, but vituliity and vigour depend on their healthy state

Fenihty is. to a leige extent, a result of decay of the sex glands

Bernard Hollander. M. D.

غدد جنسی محض تناسلی فعل ہی کیلئے نہیں ہیں۔ بلکہ ہرتی اور قوت کا دارومدار بھی ان ہی کی صحت و سلامتی پر ہے!

بڑھاپا۔ بہت حد تک جنسی غدد ہی کے زوال کا نتیجہ ہے۔

ڈاکٹر برنارڈ۔ ہالینڈر۔ ایم۔ ڈی

غدود تناسلی کی اہمیت

(ایڈیٹر کے قلم سے)

تناسلی غدود جسم انسانی میں اہم ترین غدود ہیں۔ ان کے بغیر کوئی عورت عورت نہیں رہتی اور کوئی مرد مرد نہیں کہلا سکتا ——— یہ غدود مردوں میں خصیوں کی صورت میں اور عورتوں میں خصیۃ الرحم کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔

سن یاس میں جب عورتوں کے تناسلی غدود کا فعل قریب قریب معطل ہو جاتا ہے۔ اکثر عورتوں میں مردانہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض کے داڑھی اور مونچھیں تک نکل آتی ہیں۔

بیس پچیس سال کی عمر کو پہنچنے کے باوجود بھی کسی مرد کے مونچھیں پیدا نہ ہوئی ہوں تو سمجھ لیں کہ اسکے تناسلی غدود کا فعل ٹھیک نہیں ہے۔

جوانی کی عمر سے پیشتر کسی مرد کے خصیے نکالکر اسے آختہ کر دیا جائے تو اس میں کبھی بھی ایک جوان مرد کا جلال پیدا نہیں ہو سکتا۔ ——— عورتوں کے خصیے سن بلوغ سے پیشتر نکالدئے جائیں تو ان میں کبھی بھی شباب کا جمال پیدا نہیں ہو سکتا!

مرد کی مردانگی اور عورت کی نسوانیت غدود تناسلی ہی کے دم خم سے ہے ——— اس دم خم میں فرق آیا تو مردانگی نسوانیت میں اور نسوانیت مردانگی میں تبدیل ہونے لگتی ہے بوڑھے مرد کے خصیئے نکال کر ان کی جگہ اگر جوان مرد کے خصیوں کا پیوند لگا دیا جائے تو بوڑھا از سر نو جوان ہو جاتا ہے ——— جوان مرد کے خصیوں کو اگر بوڑھے مرد کے خصیوں سے تبدیل کر دیا جائے تو جوانی بڑھاپے سے بدل جاتی ہے۔

تناسلی غدود ایسے اہم غدود ہیں کہ ان سے جسم کے باقی تمام غدود متاثر ہوتے ہیں ——— ان کی خرابی سے سب کی خرابی اور ان کی شادابی سے سب میں شادابی

پیدا ہو جاتی ہے۔

جب جسم پر بڑھاپے کے آثار طاری ہونے لگیں تو سمجھ لیجئے کہ سب سے پہلے خرابی غدود تناسلی یا غدہ درقیہ میں پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس کے بعد جسم کے باقی غدود متاثر ہوتے ہیں ——— ان دونوں میں سے کسی ایک غدود میں (غدود تناسلی زیادہ اہم سمجھئے) دوبارہ شادابی پیدا کر دیجئے تو جسم کے باقی تمام غدود خود بخود شاداب ہو جائیں گے۔ اور ان سے صحت و شباب کا رس تراوش پا کر بوڑھے جسم کو از سر نو جوان بنا دے گا۔

جوانی کی واپسی کا ٹکٹ

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"جب ہمیں اس امر کا علم ہو چکا ہے کہ بڑھاپا، دروں افرازی غدد، بالخصوص غدہ نزسیہ (درقیہ) اور انثیین کے از کار رفتہ اور مضمحل ہونے سے ظہور پذیر ہوتا ہے تو بس تجدید شباب کیلئے صرف اتنا ہی کافی ہوگا کہ ان غدودوں کو نشو و نما دیکر قوی کر دیا جائے۔ اس کا مناسب اور آسان طریقہ یہ ہے کہ تندرست جانوروں کے غدد نکال کر ان کے حیاتین اخذ کئے جائیں اور انہیں مریضوں کو داخلی طور پر استعمال کرایا جائے تجدید شباب کی غرض سے بوڑھے مردوں اور بوڑھی عورتوں کو اور ان اشخاص کو جو قبل از وقت کہولت کے شکار ہو چکے تھے۔ انثیین اور غدہ درقیہ کے جوہر دئے گئے اور نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ جن لوگوں کو یہ جوہر استعمال کرائے گئے وہ اپنی اصلی عمر سے دس پندرہ سال کم عمر کے نظر آنے لگے اور بعض حالتوں میں اس سے بھی کم۔ چہرے کی

ملا ایسے کئی نسخہ جات آپکو آیندہ صفحات میں ملیں گے۔ جن میں جانوروں کے غدود داخل کیے گئے ہیں۔

جھریاں تو استعمال کے چار پانچ ہفتوں کے بعد ہی غائب ہو گئیں۔ جو لوگ بہت زیادہ موٹے تھے۔ ان کی چربی تحلیل ہو گئی اور ڈیل ڈول کم ہو گیا۔ کیونکہ یہ امر مسلم ہے کہ غدہ درقیہ کے استعمال سے فربہی دور ہو جاتی ہے۔ فربہی کی اقسام میں ایک قسم ایسی ہے جس میں یہ غدہ ضعیف ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی فربہی میں غدہ مذکور کے جوہر سے بہتر کوئی دوسرا علاج نہیں ہے۔ ان لوگوں کے اعضائے رئیسہ جو بڑھاپے کے سبب سے کمزور یا خراب ہو گئے تھے پھر اپنی اصلی حالت پر آ گئے۔ وہ اعصابی ضعف جو پہلے نمایاں تھا بالکل غائب ہو گیا اور حرکات میں چستی پیدا ہو گئی۔ نبض بھی جو پہلے بڑی عمر والوں کی نبض کی طرح خفیف و ضعیف تھی سریع و قوی ہو گئی اور جب میں نے حال ہی میں غدہ درقیہ کے جوہر کو ایسے لوگوں پر استعمال کیا جن کی نبض بہت سست چلتی تھی (جس سے کمال صلابت شریانی کا پتہ چلتا ہے) تو فی الواقع عمدہ نتائج پیدا ہوئے چونکہ غدہ درقیہ کے استعمال سے دوران خون بہتر ہو جاتا ہے۔ اس لئے اُن بوڑھے اشخاص نے جنہیں ہاتھ پیر اور سر کے ٹھنڈے رہنے کی شکایت تھی اپنے مرض میں کمی محسوس کی۔ گردے جو ضعیف ہو کر اپنے افعال بخوبی انجام نہ دے سکتے تھے ان میں قوت پیدا ہو کر ان کے افعال پھر بحال ہو گئے چنانچہ پیشاب کی مقدار زیادہ ہو گئی اور یورک ایسڈ و نیز دیگر نمکیات و ملازے جو جسم ہی میں رہ جاتے تھے اچھی طرح خارج ہونے لگے۔ معدہ اور امعاء میں قوت آ گئی۔ اور اس سے ان کے افعال میں باقاعدگی پیدا ہو گئی۔ اعضائے تناسل کے افعال میں بھی اسی طرح نمایاں ترقی ہوئی۔ اگرچہ یہ ترقی اسی حد تک نہیں پہنچی جیسے کہ عملیہ اختناق خصیہ سے ہوتی ہے اور نہ یہ اثرات استمراری قرار دئے جا سکتے ہیں۔ اس ضمن میں یہ بیان کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ہمارے ہندوستان کے ایک مشہور و معروف منجم رادھا مہرجی، جن کا نام ان کی ہمہ دانی کے باعث صفحۂ عالم پر مشہور ہے۔ اور جن کی توصیف و تعریف "البیرونی" نے بھی کی ہے اپنی کتاب موسومہ

"بروت سنگھتا" میں تحویہ باہ کے ضمن میں ایک نسخہ لکھا ہے جو بعینہ درج کیا جاتا ہے

وہ کہتے ہیں کہ" اگر بکرے کے خصیوں کو نکال کر ان کو دودھ میں پکایا جائے اور پھر اسی دودھ میں تلوں کو تر کر کے خشک کیا جائے تو ان کو کھانے سے تمام جسمانی قوتیں بحال ہو جاتی ہیں۔ اور قوت باہ میں اس قدر اضافہ ہوتا ہے کہ گنجشک نر کی بھی ایسے شخص کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رہتی"۔ اس مثال سے یہ بتانا مقصود ہے کہ صدیوں قبل بھی ہندوستان والوں کو انثیین کی اس قوت کا علم تھا۔ اور وہ اس کو کام میں لاتے تھے۔ گو اس میں کسی قدر مبالغہ ہے۔ کیونکہ انثیین کو ابالنے سے ان کے حیاتین ضائع ہو جاتے ہیں"۔

ملاحظہ (الف)

لٹی ہوئی جوانی۔ اور گئے ہوئے شباب کو واپس لانے کے لئے انثیین کا استعمال کس طریقہ سے کیا جائے؟ اس کیلئے میرا وہ مضمون ملاحظہ فرمائیے جو میں" **نئی جوانی**" میں "مردانہ کمزوری اور بکرے کے خصیے" کے عنوان سے آج سے تین سال پیشتر لکھ چکا ہوں۔ شاید یہ کتاب سب کے پاس نہ ہو۔ اس لئے وہ مضمون اب بھی یہاں دہرائے دیتا ہوں۔

ملاحظہ (ب)

" نئی جوانی " چونکہ ضعف باہ کے مریضوں کیلئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے اس میں بکرے کے خصیوں کا تذکرہ کرتے وقت میں نے اسی بات پر زور دیا ہے کہ ان کے استعمال سے ضعف باہ کی شکایت دور ہو جاتی ہے —— لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ بکرے کے خصیوں کا استعمال نہ صرف ضعف باہ کی شکایت ہی کو دور نہیں کرتا بلکہ عضو تناسلی میں نئے سرے سے شبابی کیفیات پیدا کر کے بوڑھے جسم اور دماغ کو بھی نئے سرے سے جوان بنا دیتا ہے۔

بشرطیکہ ان کے استعمال کا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے ان کی حیاتین ضائع ہونے پائیں۔ سب سے زیادہ قابل قدر طریقہ وہ ہے جس میں میں نے کچے خصیوں کا رس مصری ملا کر نچوڑ کر نکالنا تجویز کیا ہے اس میں خصیوں کی حیاتین قطعی طور پر محفوظ رہتی ہیں اس کی ہر ایک خوراک میں ایک جو راک (مقدار ہدایات خاص کے ماتحت کا مضمون پڑھ کر معلوم کیجئے) سم الفار کی بھی ملالی جائے تو نور علی نور ہے کیونکہ سم الفار براہ راست غدہ تناسلی پر اثر انداز ہوتا ہے ـــــ آرسینک آیوڈائڈ (آیوڈین ملا ہوا سنکھیا) لیا جائے تو اور بھی بہتر ہوگا سنکھیا اور بکرے کے خصیئے غدود تناسلی میں شبابی کیفیات پیدا کرینگے اور آیوڈین جیسا کہ پہلے دکھلایا جا چکا ہے تھائیرائیڈ گلینڈ کو نئی جوانی بخشے گی اور پھر یہ دونوں غدود ایکدوسرے پر اثر انداز ہونگے ـــــ نہ صرف ایکدوسرے پر بلکہ جسم کے باقی تمام غدود پر جس سے لازمی طور پر بوڑھے جسم میں بھی شباب کی مستیاں پیدا ہو جائیں گی۔

استعمال کرانے والا شخص لائق طبیب ہونے کے علاوہ غدود کے نظریہ کے فن کا بھی ماہر ہو اور مریض براہ راست اسکی نگرانی میں رہ کر اسکی ہدایات پر استقلال سے عمل پیرا ہو کر ان دواؤں کا استعمال کرے تو ناکامی کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی ـــــ ورنہ گئی ہوئی جوانی اس آسانی سے واپس نہیں آیا کرتی جس آسانی سے یہ سطور پڑھنے والے حضرات اسے واپس لانے کے شاید اب دیکھنے لگے ہوں!

مردانہ کمزوری اور بکرے کے خصیئے

جن لوگوں کے مذہب میں گوشت کا استعمال ممنوع ہے وہ بکرے کے خصیوں کا ذکر پڑھکر گھبرا نہ جائیں۔ یہ ضروری نہیں کہ میری تحریر سے متاثر ہو کر وہ ان کا استعمال ضرور

ہی شروع کر دیں۔ یہیں گوشت کا ذکر مذہبی طور پر نہیں کر رہا ہوں۔ بلکہ یہاں تو اس کا ذکر طبی طور پر ہو رہا ہے۔ اور طب کسی چیز کے نفع و نقصان اور اس کے افعال و خواص سے بحث کرتی ہے۔ اسے اس بات سے کوئی غرض نہیں ہے کہ وہ چیز کس کے مذہب میں جائز ہے اور کس کے مذہب میں ممنوع۔ جن کے مذہب میں اس کا استعمال ممنوع ہو وہ اسے چھونا بھی ایک گناہ کبیرہ سمجھیں۔ خواہ طب اس کی تعریف میں کتنی ہی رطب اللسان کیوں ہو۔

طبی طور پر بکرے کے خصیے قوت مردمی کے لئے نہایت اکسیر الاثر فوائد کے حامل ہیں۔ ان کے استعمال سے مرکز تناسل کو حیرت انگیز تحریک و تقویت حاصل ہوتی ہے۔ ہزاروں برس سے حکیم اور ویدان کے استعمال کی سفارش کرتے آتے ہیں چنانچہ ہندوستان کے رشیوں اور منیوں کی بنائی ہوئی آیورویدک کتابوں میں اس کے استعمال کی پُرزور الفاظ میں سفارش کی گئی ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے۔

"بکرے کے خصیوں کو دودھ میں جوش دیکر ان سے کالے تلوں کو بار بار بھگو کر خشک کر لیا جائے۔ اور پھر ان تلوں کو شکر ملا کر جو شخص استعمال کرے اس میں بہت سی عورتوں کی شہوت کی آگ بجھانے کی قوت پیدا ہو جائے گی۔"

بلاشبہ بکرے کے خصیوں کے استعمال کا یہ ایک بہت اچھا طریقہ ہے۔ جو صاحب ان کے استعمال کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اسی آیورویدک طریقہ سے ان کا استعمال کر کے مستفید ہو سکتے ہیں۔

بکرے کے خصیوں میں چند ایک اس قسم کے مقوی جوہر ہوتے ہیں۔ جو انہیں آگ پر پکانے سے بالکل زائل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا سالن پکا کر استعمال کرنے سے وہ مقوی فوائد حاصل نہیں ہو سکتے جو ان کو کچا استعمال کرنے سے ہوتے ممکن ہیں لیکن میرے خیال میں کوئی ایسی ترکیب نہیں آتی جس سے ان کی وہ کراہیت

دور ہو سکے جان کو کچا استعمال کرنے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے۔

ایک مسلمان حکیم صاحب نے ان کو کچا استعمال کرنے کی یہ ترکیب بتائی تھی کہ انکا قیمہ کر کے اسکو شکر سے میٹھا کر کے کھایا جائے۔ لیکن میری اس تجویز سے تشفی نہیں ہوئی مجھے یقین ہے کہ ایسے لوگ بہت کم ہوں گے جو ان کو کچا استعمال کرنے کی ہمت رکھتے ہوں۔ لیکن جو لوگ انہیں کچا کھانے کی عادت پیدا کر لیں۔ ان کے لئے عمر بھر کسی اور مقوی باہ دوا کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

دودھ میں پکانے سے بھی اگرچہ ان کے بہت سے جوہر جل جاتے ہیں۔ مگر تاہم سالن کی نسبت ان کو دودھ میں پکا کر اس دودھ سے تلوں کو پھینٹ دے کر استعمال کرنا بہت کچھ مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

ایک یا دو خصیے لے کر ان کا قیمہ کر کے پھر ان میں برابر وزن مصری ملا کے زور زور سے ہلایا جائے۔ جب شربت ایسا گاڑھا قوام سا ہو جائے تو چھان کر پھوک پھینٹ کے الگ کر دئے جائیں اور اس قوام کو آنکھیں بند کر کے حلق سے نیچے اتار لیا جائے اور پر سے شہد یا ڈلی انڈے سے ملا ہوا دودھ پیا جائے تو چند ہی روز میں حیرت انگیز طور پر قوت باہ میں اضافہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ سینکڑوں روپے کی مقوی دواؤں سے بھی اس قدر قابل محسوس قوت پیدا ہونی ناممکن ہے جسقدر اس غذائی نسخہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔

متذکرہ بالا شربت کا ایسا گاڑھا قوام کسی قلعی دار برتن میں ڈال کر کھاپ پر پکایا جائے تب بھی بہت کچھ مفید ثابت ہوتا ہے۔ دو چار بکرے کے خصیے لیکر اس طریقہ سے ان کا جوہر نکال کر بھاپ پر خشک کر لیا جائے اور ایک تولہ بھر کی مقدار میں صبح و شام ہمراہ نیم گرم دودھ استعمال کرنے کا معمول بنا لیا جائے تو یہ نہایت مفید نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ قوت باہ میں اضافہ کرنے کے لئے اس سے بہتر بے ضرر چیز ملنی مشکل ہے

مشرق و مغرب کی تحقیقات سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ بکرے کے جسم کا ہر حصہ جسم انسانی کے اسی حصہ کی قوت نمو اور نشو و نما کے لئے ممد و معاون ہے۔ چنانچہ بکرے کا مغز انسان کے دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ بکرے کا دل انسان کے دل کو تقویت بخشتا ہے۔ بکرے کے پھیپھڑے انسان کے پھیپھڑوں کے لئے مفید ہیں اور بکرے کے گردے انسان کے گردوں کے لئے طاقت بخش ثابت ہوتے ہیں اسی اصول کے ماتحت بکرے کے خصئے انسان کے خصیوں کیلئے مقوی و صحت بخش ہیں واضح ہونا چاہئے کہ انسان کی قوت مردمی کا اس کے خصیوں سے بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ مادہ منویہ خصیوں میں تیار ہوتا ہے۔ جب قوت مردمی کمزور ہو جاتی ہے تو خصیے نیچے لٹک جاتے ہیں۔ جو چیز خصیوں کو قوت و طاقت بخشتی ہے۔ وہ انسان کی قوت مردمی میں حیرت انگیز طور پر اضافہ کرتی ہے۔

ولایت میں علاج کا ایک نیا سسٹم ایجاد ہوا ہے جسے "آرگن تھیراپی" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے ماہر مختلف پرند و چرند کے جسم کے اعضاء کے مرکب سے جسم انسانی کے ویسے ہی اعضاء کی کمزوریوں کا علاج کرتے ہیں۔ دل کی کمزوری کا علاج مختلف چرند و پرند کے دلوں سے مرکب کی ہوئی دوا سے کیا جاتا ہے دماغی کمزوری کا تریاق مختلف جانوروں کے دماغ سے تیار شدہ جوہر سمجھا جاتا ہے۔ "آرگن تھیراپی" کے عالم و فاضل ڈاکٹروں کے تجربات بھی اس حقیقت پر نہایت ہی نمایاں روشنی ڈالتے ہیں کہ بکرے کے خصئے قوت مردمی کے لئے دنیا بھر کی چوٹی کی دواؤں میں سے ہیں۔ ان میں غذائیت اور دوائیت دونوں خوبیاں موجود ہیں۔ جو لوگ ان کے استعمال کو روزمرہ کی خوراک کا ایک جزو بنا لیں۔ ان کو تمام عمر کسی بھی قوت باہ دوا کی ضرورت نہ رہے گی۔

سنکھیا کے شباب آور اثرات

حکیم و ڈاکٹر غلام نبی صاحب کے رسالہ سم الفار کے صفحہ آٹھ پر سنکھیا کے شباب آور اثرات کے متعلق مندرجہ ذیل بیان ملتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ سنکھیا اگر زیادہ مقدار میں کھایا جائے تو یہ معدہ میں جلن سوزش۔ ورم اور زخم پیدا کر کے حیوان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ لیکن اگر ترکیب مجوزہ سے تھوڑی مقدار میں استعمال کیا جائے تو مقوی معدہ، مقوی باہ، مصفی خون، دافع سوداء، مانع حمیات نائبہ، مجلّے رنگ و لون بشرہ ہے۔ آنکھوں کی چمک ہ چہرہ کی دمک اور جسم کی خوبصورتی کو بڑھاتا ہے۔ جلد بدن پر چونکہ اس کا ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ اسلئے جلدی امراض میں اسے استعمال کرتے ہیں۔ چونکہ عوام میں یہ زہر مشہور ہے۔ اسلئے اکثر تعلیمیافتہ لوگ اسے گھر میں اپنے طور پر استعمال نہیں کرتے۔ نشیبی آسٹریا کے حصہ سٹائریا میں اور کوہستان ہنگری میں اکثر لوگ اسے شوقیہ کھاتے ہیں سیسہ۔ تانبہ اور دیگر دھاتوں کو گلاتے وقت سنکھیا ان سے جدا ہو کر ابخرات بن کر اڑتا ہے اور چمنی کی دیواروں میں جا کر جم جاتا ہے۔ انہیں چمنیوں سے سم الفار کے ڈلے چھڑا کر بازار میں فروخت کرتے ہیں۔ اسے وہاں ہدری کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں دھات گلانے والی بھٹیوں کا دھواں۔ بعض لوگ روزانہ اسکی ایک خاص مقدار کی ڈلی نگل جاتے ہیں۔ اور یہ کام پشت بر پشت چلتا ہے۔ یعنی باپ سے بیٹے کو اور بیٹے سے پوتے کو۔ اسطرح پر سنکھیا دو مطالب کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اوّل جلد کو صاف اور ملائم کرنے کے لئے۔ چہرہ کو رونق بخشنے کے لئے اور رنگ کو جلا کرنے کے لئے۔ دوم آلات تنفس کو طاقت دیگر عارضۂ دم

کشتی کو روکتا ہے۔ اور سانس نہیں پھولنے دیتا۔ لیکن یہ دونوں باتیں اسے دیر تک استعمال کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ خواہ انسان ہو یا حیوان۔

سٹائریا کے دہقانوں کے نوجوان لڑکیاں خوبصورتی بڑھانے اور پیدا کرنے کی خاطر اس کا بند رسیج استعمال کرتی ہیں۔ ڈاکٹر وون غنڈی نے اپنی کتاب میں ایک قصہ لکھا ہے کہ ایک دہقان لڑکی اندرونی ضعف کے باعث بالکل زرد رو اور بدنما تھی مگر اس کا میلان طبع ایک نوجوان شخص کی طرف تھا۔ اسے اپنے بس میں لانے کے لئے اس نے سنکھیا کھانا شروع کر دیا۔ ہفتہ میں کئی بار کھایا کرتی تھی۔ اس عمل سے وہ چند ہی ماہ میں موٹی تازی اور سرخ و سفید ہو گئی اور اس کی خواہش پوری ہو گئی ایک اور کمزور شخص نے سانس نہ پھولنے کی خاطر اسے کھانا شروع کیا وہ خشخاش کے برابر سنکھیا منہ میں رکھ لیتا اور آہستہ آہستہ اسے چوستا رہتا۔ چند ماہ میں اس مشق سے وہ ایسا پختہ دم ہو گیا کہ پہاڑ پر چڑھتے وقت اس کا بالکل دم نہ پھولتا تھا۔ اور وہ بڑے آرام سے اوپر چڑھ جاتا تھا۔

سنکھیا کا غدہ تناسلی پر کایا پلٹ اثر

جناب لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر محمد اشرف الحق صاحب بھی اپنی ایک کتاب میں کچھ اسی قسم کے خیالات کا اظہار فرماتے ہیں ملاحظہ ہو۔

یہاں ہیں سنکھیا کے جوان کر دینے والے اثرات کے متعلق بھی یہ بیان کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اس کی تھوڑی تھوڑی خوراکیں بہت خوشنما ہوتی ہیں۔ اور اس ضمن میں اگر اسٹیریا کے سنکھیا کھانے والوں کی مثال پیش کی جائے تو بہتر ہو گا۔ اسٹیریا ملک آسٹریا کا ایک صوبہ ہے۔ یہاں کے لوگوں کی عادت ہے کہ وہ سنکھیا بہت کھاتے ہیں اور اتنی زیادہ

مقدار میں کھاتے ہیں کہ اگر دوسرا کھائے تو فوراً مر جائے۔ یہ لوگ بہت تھوڑی مقدار سے شروع کر کے بتدریج اپنے جسم کو بڑی بڑی خوراکوں کا عادی بنا لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ زہریلی اور ہلاک خقدار تک پہنچ جاتے ہیں۔ غالباً اس عادت کی حرف ان کا میلان اس سبب سے ہوا کہ وہ روز دیکھتے ہیں کہ سنکھیا کو ملادمت کے ساتھ کھانے سے ان کی جسمانی قوت بڑھ جاتی ہے اور وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ زیادہ آسانی سے ان بلند مقامات اور اونچی پہاڑیوں پر چڑھ سکیں جن سے ان کے ملک کا بڑا حصہ بھرا پڑا ہے۔ ان لوگوں کی اصل عمر کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے کیونکہ وہ اپنی عمر سے بہت کم نظر آتے ہیں۔ بعض ایسی عورتیں بھی ہیں جن کی عمر ۵۸ برس سے ۶۲ برس تک کی ہوتی ہے۔ لیکن وہ بالکل نوجوان معلوم ہوتی ہیں۔ یہ بات بھی تعجب کے ساتھ سُنی جائے گی کہ تجدید شباب کے وہ اثرات جو اشتائناخ کے بوڑھے چوہوں میں ظاہر ہوئے تھے بالکل اسی قسم کے اثرات مذکورہ بالا اشخاص میں بھی پائے گئے۔ چنانچہ ان کے بدن مضبوط ہو جاتے ہیں۔ ان کے سروں اور گالوں پر بال بکثرت نکل آتے ہیں۔ اور اپنی عمر حقیقی سے یہ لوگ بہت ہی کم نظر آتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ تناسلی غدود پر سنکھیا کے یہ اثرات اس کی کثیر مقدار کے باعث ظہور پذیر ہوتے ہیں جس کا مابعد یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان غدود کی دروں افرازی قوت بڑھ جاتی ہے جس سے تجدید شباب کا عمل جاری رہتا ہے ——— خاص کر عورتوں کے تناسلی غدود میں جن میں مردوں کی بہ نسبت تجدید شباب کے زیادہ واضح نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

پارہ کے شباب آور خواص

آگے چل کر کرنل صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں :-

دنیا میں اور بھی ایسی بہت سی دوائیں ہیں۔ جن کے اثرات بھی اسی قسم کے ہیں۔ مگر میں اس رسالہ میں صرف ایک کا ذکر کروں گا۔ چند مشاہدات کی بناء پر میں اس امر کی جانب مبذول ہوا ہوں کہ پارہ بھی وسائل تجدید شباب کی فہرست میں شامل کر لوں کیونکہ بعض آتشکی مریضوں میں جن پر پارہ استعمال کیا گیا تھا ازالہ مرض کے بعد نئی جوانی کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔ مثلاً بال ازسر نو نکل آئے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس کی زبردست سمیت کی وجہ سے مجھے جرأت نہیں ہوتی کہ اسے تجدید شباب کیلئے استعمال کرنے کی رائے دوں۔

ملاحظہ

مندرجہ ذیل نسخہ جو مفتاح الخزائن طبع چہارم کے صفحہ ۶۷ پر اسرار حکمت کے حوالہ سے درج ہے۔ کرنل صاحب موصوف کے مشاہدات کی تصدیق کرتا ہے۔

صلایہ سیماب سیماب مصفیٰ تین تولہ۔ سم الفار تین ماشہ۔ چار اجوائن ہر ایک تین تولہ۔ سب کو یکجا کر کے لوہے کے ہاون دستہ میں خوب کوٹیں حتیٰ کہ ایک لاکھ ضرب پوری ہو جائے۔ گولی بقدر ایک رتی بنائیں۔

فوائد مرض آتشک کے لئے واقعی اکسیر کا کام دیتا ہے۔ گھی دودھ بکثرت نوش فرمائیں مجربہ شدہ ہے۔

صاحب نسخہ کا مشاہدہ ہے کہ ایک شخص کو جوانی میں آتشک ہو گئی تھی۔

اس نے ایک ماہ متواتر یہ گولیاں استعمال کیں دودھ گھی جتنا پیتا تھا۔ ہضم ہو جاتا تھا۔ تمام شکایات رفع ہو کر جسم فربہ اور طاقتور بن گیا۔ آخر عمر میں جو اسی پچاسی کے قریب تھی۔ قوی ہیکل اور سرخ چہرہ حسن شباب کی چمک دمک دکھاتا تھا اور قوت اس قدر کہ اس عمر میں ایک جوان عورت سے شادی کی ہوئی تھی۔ اسرار حکمت

ملاحظہ

پارہ کی سمیت! — کرنل صاحب ٹھیک کہتے ہیں! — لیکن اگر پارہ آیورویدک طریقہ سے پورے طور پر سنسکار کر لیا گیا ہو تو اس سے ڈرنے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ غیر مصفے پارہ اگر زہر کا اثر رکھتا ہے تو طریقہ کے مطابق صاف کیا ہوا پارہ اکسیر بن جاتا ہے۔ پارہ صاف کرنے کا عام بازاری طریقہ جس میں پارہ کو موٹے کپڑے میں سے پانچ سات یا دس بیس دفعہ چھان کر کام میں لایا جاتا ہے۔ فن کے خلاف اور سراسر نقصان دہ ہے۔

جس نسخہ میں پارہ کے ساتھ گندھک بھی شامل ہو اور پارے اور گندھک کو آٹھ دس گھنٹے تک خوب ورداز ہاتھوں سے پیس لیا گیا ہو وہاں پارے سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ گندھک کے ملانے سے پارہ کی سمیت رفع ہو جاتی ہے۔

مندرجہ بالا نسخہ میں سنکھیا براہ راست غدہ تناسلی پر اثر ڈالتا ہے۔ اور غدہ تناسلی جسم انسانی میں وہ اہم غدہ ہے جس کی تقویت اور تحریک سے باقی تمام غدد مثلاً غدہ درقیہ (تھائی رائیڈ گلینڈ) غدہ نخامیہ وغیرہ وغیرہ میں شبابی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں اور نتیجتہً تمام بوڑھے جسم میں از سر نوجوانی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔

پارہ ایک ایسی چیز ہے جس دوا کے ساتھ اسے شامل کر لیا جائے اسی کی تاثیر کو

بیسیوں گنا بڑھا دیتا ہے۔ مندرجہ بالا نسخہ میں پارہ نے سنکھیا کے غدد تناسلی پر اثر ڈالنے والے خواص کو کئی گنا بڑھا دیا ہے! ــــــ علاوہ ازیں سیماب شاید خود بھی کسی پُراسرار طریقہ سے جسم انسانی کیلئے کایا پلیٹ ثابت ہوتا ہے۔

یہ نسخہ جو میں تیار کر کے دیکھ چکا ہوں ــــــ اب بھی میرے ہاں تیار موجود ہے ــــــ اس لئے اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کہتا ہوں کہ اگر محنت، صفائی اور فنی مہارت سے تیار کیا جائے اور موقعہ محل کے مطابق ذرا سوچ سمجھ کر استعمال کرایا جائے تو یہ نسخہ واقعی کایا پلیٹ اکسیر ہے ــــــ خصوصاً آتشکی مزاجوں کے لئے!

آگے چل کر کرنل صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ "فولاد کا اثر بھی سنکھیا کے عمل کے مماثل ہے" لیکن فولاد سنکھیا کی نسبت کمزور ہے۔ اور اگر فولاد کو سنکھیا کے ساتھ شامل کر کے عورتوں کو دیا جائے تو اثرات قوی ہوتے ہیں۔ عام طور پر خواہ مرد ہو یا عورت فولاد اور سنکھیا کو ملا کر دینے سے تناسلی غدد پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے۔

ملاحظہ

اس نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے تو فولاد کے وہ کشتہ جات جو سنکھیا کی مدد سے تیار کئے جاتے ہیں۔ بہت مفید ثابت ہونے چاہئیں، اور اس میں کوئی شبہ بھی نہیں ہے، کہ ایسے کشتہ جات فولاد اپنے فعل میں حقیقتاً بہت قوی اور کامیاب ہوتے ہیں اس مطلب کیلئے وہ کشتہ فولاد اور بھی زیادہ مفید و موثر ثابت ہوگا۔ جو مجربات بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۴ء میں "نسخہ جات کی چھان بین" کے عنوان کے ماتحت پورے سات صفحات میں پوری تفصیل کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ کیونکہ اس میں سنکھیا ہی نہیں بلکہ پارہ کے خواص اگرچہ اثرات بھی جذب کر لئے گئے ہیں۔ کشتہ جات بنانے والے حضرات اس سے ناواقف ہونگے کہ گھیکوار کی وجہ سے پارہ کا کچھ نہ کچھ حصہ اس

کشتہ میں صرف کشتہ ہو کر ہی جانا چاہئے اور سنکھیا کا بھی اور حقیقتاً ایسا ہوتا ہے اس کشتہ کے وزن کا بڑھ جانا (کوئی شبہ نہیں کہ بڑھے ہوئے وزن میں کچھ حصہ ٹھیکوار کے نمک کا بھی ہونا چاہئے) اس کا بین ثبوت ہے! ——— اور جیسا کہ آپ اس کشتہ کے بیان میں پڑھ چکے ہونگے۔ آگ کا وزن کم کر دینے سے کشتہ کے زیادہ مؤثر ہو جانے کی وجہ بھی یہی ہے کہ زیادہ آنچ سے پارہ اور سم الفار کے نیم قائم النار بجائے پورے طور پر قائم النار ہو کر فولاد میں شامل ہونے سے پیشتر ہی اڑ جاتے تھے۔ جو آگ کا وزن کم کر دینے کی وجہ سے اڑنے کی بجائے فولاد ہی میں شامل ہونے شروع ہو گئے اور کشتہ زیادہ مؤثر بن گیا۔

یہاں کشتہ فولاد اور سم الفار کو اکٹھا استعمال کرنے کا ایک دوسرا آسان طریقہ تجویز کئے دیتا ہوں ملاحظہ فرمائیے۔

کشتہ فولاد سادہ جو سم الفار کی آمیزش سے تیار کردہ ہو اور خواہ کسی بھی ترکیب سے ہو نو ماشہ لیں اس میں ایک ماشہ سم الفار (کچا ہی۔ کشتہ کی ضرورت نہیں) ملا کر چینی کے بالکل صاف کھرل میں پورے چھ گھنٹہ تک خوب فرد دار ہاتھوں سے کھرل کریں۔ اس تیار شدہ دوا کو صاف شیشی میں ڈال کر اس پر زہر کی چٹ لگا کر کشتہ فولاد (۹ حصہ) سادہ مرکب سم الفار (۱ حصہ) لکھ دیں ——— اور کھرل کو پہلی مرتبہ کی دوا سے خوب صاف کر کے اس میں کشتہ فولاد سادہ نو ماشہ ڈال کر کے پہلی مرتبہ کی تیار کی ہوئی دوا (فولاد ۹ حصہ۔ سم الفار ۱ حصہ) ایک ماشہ ملا کر خوب فرد دار ہاتھوں سے پورے چھ گھنٹہ تک کھرل کریں اس تیار شدہ دوا کی ایک رتی میں سم الفار رتی کا دسواں حصہ ہوگا (۱/۱۰) زہر کی چٹ لگا کر کشتہ فولاد سادہ (۹۹ حصہ) مرکب سم الفار (۱ حصہ) کے الفاظ لکھ کر شیشی میں محفوظ رکھیں ——— پہلے نمبر کی دوا استعمال نہیں کی جائے گی۔ نمبر دو کی دوا جس کی ایک رتی میں سم الفار ۱/۱۰۰ حصہ ہے استعمال کی جائیگی۔ طریقہ یہ ہے کہ

کہ آدھی رتی دوا لے کر ایک چھٹانک مکھن میں رکھ کر صبح کے وقت استعمال کریں۔ اوپر سے کم از کم آدھ سیر دودھ مصری ملا ہوا ضرور پی لیں۔ گرم دودھ میں انڈا ملا کر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے یا کھانا کھانے کے فوراً بعد آدھی رتی دوا یونہی پانی سے نگل لیں۔ لیکن خالی پیٹ سنکھیا والی دوا دودھ گھی کی کافی مقدار کے بغیر ہرگز استعمال نہ کرنی چاہئے (آئندہ صفحات میں سنکھیا کے استعمال کے متعلق ہدایات دیکھ لیں) ہفتہ دو ہفتہ کے بعد آدھی رتی شام کو بھی یا تو چار بجے کے قریب ایک چھٹانک ملائی میں استعمال کر کے اوپر سے دودھ پی لیا کریں یا شام کا کھانا کھانے کے بعد استعمال کر لیا کریں۔ ہر ہفتہ کے بعد ایک دو دن ناغہ بھی کر دیا کریں۔ جیسا کہ آئندہ صفحات میں **ہدایات** کے زیر عنوان بتا دیا گیا ہے جنہیں سخت قبض کی شکایت رہتی ہو انہیں یہ دوا شام کو استعمال نہ کرنی چاہئے بلکہ اس کے استعمال سے پیشتر قبض کا علاج کر لینا چاہئے۔ سم الفار کے استعمال کے متعلق دیگر ہدایات بھی دیکھ لیں یونہی اندھا دھند استعمال شروع نہ کریں۔

سم الفار کے استعمال کا ایک اور سادہ طریقہ

ایک ماشہ سم الفار۔ نو ماشہ طباشیر۔ متذکرہ طریقہ کے مطابق چند گھنٹہ تک خوب زوردار ہاتھوں سے کھرل کریں۔ نمبر ایک تیار ہے۔

شیشی پر زہر کی چیٹ لگا کر سم الفار مرکب بہ طباشیر لکھ دیں۔

اس نمبر ایک کی دوا ایک ماشہ (ا حصہ)۔ طباشیر ۹ ماشہ (۹ حصہ)۔ متذکرہ بالا طریقہ کے مطابق چھ گھنٹہ تک خوب زوردار ہاتھوں سے کھرل کریں۔ نمبر ۲ تیار ہے۔

تیشی سبز ہر کی چیٹ لگا کر سم الفار - مرکب ۱حصہ ۹۹حصہ طباشیر لکھدیں۔

نمبر دو کا استعمال کریں۔ مقدار خوراک اور طریقہ استعمال وہی ہے جو پہلے سم الفار مرکب گشتہ فولاد کا ہے۔ ضرورت سمجھیں تو جہاں تک آپ کا دل چاہے۔ حسب برداشت آہستہ آہستہ مقدار خوراک میں اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

ایک اور طریقہ

سم الفار ایک تولہ کو خوب باریک پیس لیں مرغی کے چالیس انڈے لیکر حسب ضرورت پانی میں ڈال کر اسی پانی میں پسا ہوا سم الفار بھی ملا دیں۔ اور آگ پر رکھکر اتنی دیر تک جوش دیں کہ انڈوں کی سفیدی اور زردی جم جائے (جوش کھاتے ہوئے پانی میں ڈالنے سے انڈے کی زردی اور سفیدی پانچ منٹ میں جم جاتی ہے) اب تمام انڈوں کو چھیل کر سفیدی علیحدہ کر دیں۔ صرف زردی کام میں لائی جائے گی۔

یہ بھی خیال رہے کہ اگر کوئی انڈا کسی وجہ سے پانی کے اندر ہی ٹوٹ گیا ہو تو اس کی زردی کام میں نہ لائیں۔ اندیشہ کیا یقینی ہے کہ اس میں سم الفار سمی خوراک تک داخل ہو گیا ہوگا۔ ان انڈوں کی سفیدی وغیرہ کو زمین میں دفن کر دینا چاہئے۔ اور زردی کو جس طریقہ سے جی چاہے کسی روغنی چیز کے ساتھ کام میں لائیں۔

مقدار خوراک چوتھائی زردی سے شروع کریں۔ پھر ضرورت سمجھیں تو ایک یا دو زردی تک بھی استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔ ان زردیوں کو شہد کے قوام میں ڈال رکھیں تو خراب ہونے پائینگی یا مندرجہ ذیل طریقہ سے حلوا تیار کر لیں۔

زردیوں کے ہموزن بیسن لے کر اسے گھی میں بھون لیں۔ پھر تین پاؤ شہد یا مصری یا کھانڈ کا قوام بنا کر زردیاں توڑ کر اس میں ملا دیں اور عنبر یا دام۔ مغز چلغوزہ۔ مغز

نارجیل، مغز اخروٹ ہر ایک چار تولہ (باریک کترے ہوئے) کا بھی اضافہ کر دیں۔
خوراک ایک تولہ سے شروع کریں۔ صبح خالی پیٹ استعمال کریں تو اوپر سے دودھ ضرور پی لیا کریں۔

ہندوستانی دواخانہ کی ایک لاجواب دوا

دوائے سم الفار یا دوائے سعد جی کے نام سے ایک دوا ہندوستانی دواخانہ دہلی سے نکلتی ہے جس کے عجیب و غریب اثر کی اطبائے دہلی کے پرستاروں میں بہت شہرت ہے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو مندرجہ ذیل نسخہ اسی دوا کا ہے —— اور بالفرض یہ نسخہ ہندوستانی دواخانہ کی دوائے سم الفار کا نہ بھی ہو۔ جب بھی اس کے خواص و فوائد میں کوئی فرق نہیں آتا۔ قوت باہ کو تحریک و تقویت دینے کیلئے یہ نسخہ واقعی لاجواب ہے —— اور شباب آور بھی!

دل کی تقویت کیلئے اس میں جواہر مہرہ شامل کیا گیا ہے۔ اور دل و دماغ وغیرہ اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے کشتہ طلا، اور کشتہ نقرہ ضعف اعصاب کے ازالہ اور معدہ و باہ کو تقویت دینے کیلئے کچلہ کا جوہر کشتہ بیضہ مرغ آلات منی کی زائد رطوبت کو خشک کرتا اور سرعت انزال کو دور کرتا ہے —— وغیرہ۔ سم الفار اور فولاد کے طریقہ عمل کی پہلے تشریح کی جا چکی ہے۔

نسخہ:- جوہر سم الفار ۲ رتی (سم الفار کو عرق گلاب یا برانڈی وغیرہ میں پیس کر جوہر لے لیں۔) کچلہ کا جوہر اسٹرکنین کے نام سے انگریزی دواخانوں سے ملیگا۔)
۴ رتی
کشتہ پوست بیضہ مرغ ۔ کشتہ طلا بہترین ۔ کشتہ نقرہ بہترین ۔ جواہر مہرہ اہم مشہور

۶ ماشہ ۳ ماشہ ۳ ماشہ ۳ ماشہ

یونانی مرکب ہے جو دہلی کے مختلف دواخانوں سے پچاس پچپن روپے تولے کے حساب سے ملتا ہے (ہمارے ہاں بھی مل سکتا ہے) جملہ ادویہ کو آپس میں ملا کر روح گلاب اور روح کیوڑہ دس دس تولہ میں کھرل کر کے محفوظ رکھیں۔ طریقہ استعمال یہ ہے کہ ایک چاول بھر یہ دوا مرغی کے انڈے کی زردی میں ملا کر صبح کے وقت استعمال کریں۔ اوپر سے آدھ سیر دودھ پی لیں۔ لبوب کبیر یا مکھن کے ساتھ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

تا ماشہ — ایک چھٹانک

وہ نسخہ بھی کافی حد تک قابلِ قدر ہے

جو

رسالہ سنکھیا مصنفہ حکیم غلام نبی صاحب کے صفحہ ۵۹ پر ان الفاظ میں درج ہے:

کشتہ قلعی، کشتہ شنگرف، کشتہ سم الفار ہر ایک تین ماشہ۔ میٹھا تیلیہ چھ ماشہ۔ تخم دھتورہ چھ ماشہ۔ کتھہ سفید دو تولہ۔ مرچ سیاہ ایک تولہ۔ سب کو عرق برگ پان سے کھرل کر کے مولی کے بیج کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک گولی بعد از غذا حلوا یا بالائی میں لپیٹ کر دودھ سے کھلا دیں اس قدر باہ پیدا ہو کہ چار عورتوں کو خوش کر سکے اور آنکھوں میں سرور۔ چہرہ پر نور۔ بدن پر چمک دمک آئے۔ جوانی برقرار رہے۔ سفید بال سیاہ ہونے لگیں اور آئندہ سفید ہونے بند ہو جائیں۔ مگر غذا مرغن کھائے اور کھٹائی۔ تیل۔ لال مرچ۔ اچار۔ گڑ اور ہر ایک بادی نفخ شے اور جماع سے پرہیز کرے

ملاحظہ

اس نسخہ میں کسی معمولی کشتہ کی بجائے شنگرف کا کشتہ اگر بہترین دائم النار شامل کیا جائے تو نسخہ یقیناً لاجواب ہے ــــــ خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو بلغمی مزاج

رکھتے ہوں اور اکثر نزلہ و زکام میں مبتلا رہتے ہوں۔

سم الفار غدہ تناسلی پر اثر انداز ہو کر جسم کے تمام غدود کو تحریک بخش کر جسم میں شبابی کیفیات پیدا کرتا ہے۔ شنگرف کا کشتہ یوگ واہی[1] ہونے کی وجہ سے اس کے فعل کو کئی گنا تیز کرتا ہے۔ علاوہ ازیں شنگرف کا کامل کشتہ پارے کا ایک مرکب ہونے کی وجہ سے خود بھی اپنے کسی عجیب کیمیائی اثر سے جس کی تشریح ابھی تک نہیں ہو سکی جسم میں شبابی کیفیات پیدا کرتا ہے۔

سنکھیا۔ شنگرف وغیرہ کے ایک مدت (کم از کم سال۔ چھ ماہ) کے استعمال سے غدہ درقیہ میں شبابی تحریک پیدا ہو کر بالوں کا رنگ یوں بھی قدرتی طور پر ضرور سیاہ ہونا چاہئے لیکن تخم دھتورہ اور میٹھا تیلیہ وغیرہ کی شمولیت نے اس نسخہ کو خاص طور پر دافع بلغم اور قاطع نزلہ بھی بنا دیا ہے۔ اسلئے دفع بلغم و قطع نزلہ کی وجہ سے جیسا کہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ بالوں کے رنگ کو اور بھی جلد سیاہی اختیار کرنا چاہئے وغیرہ ——— گرم و خشک مزاجوں کو اس نسخہ کا استعمال نہ کرنا چاہئے۔ مرطوب و بلغمی مزاج اس سے خاص طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ایک بات اور:۔ اس نسخہ میں بھلانوہ میں مدبر کی ہوئی شنگرف استعمال کیا جائے تو نسخہ یقیناً بہت مفید ہو جائیگا۔ بھلانوہ کے جوانی لانے والے نزلہ زکام اور بلغم کو دفع کرنیوالے اور سفید بالونکو سیاہ کرنیوالے خواص پر جنوری ۱۹۳۷ء کے خاص نمبر میں ایک مضمون میرے قلم سے شائع ہو چکا ہے امید ہے کہ وہ ناظرین کے مطالعہ سے گذر چکا ہوگا۔ یاد نہ ہو تو اسے دوبارہ دیکھ لیں۔ یہاں بھلانوہ میں شنگرف کو مدبر کرنیکی ترکیب لکھے دیتا ہوں۔

[1] یوگ واہی اس چیز کو کہتے ہیں جو کسی دوا کیساتھ شامل کر دینے سے اسی کی تاثیر کو اختیار کر لے جیسا کہ پارہ جمالگوٹہ کیساتھ شامل ہو کر دست لاتا ہے اور افیون کیساتھ شامل ہو کر دستوں کو بند کرتا ہے۔

شنگرف کا تصفیہ :- رومی شنگرف ایک تولہ کی ایک سالم ڈلی لیکر اسے ململ کے کپڑے کی پوٹلی میں باندھکر ایک مٹی کی ایسی بڑی دیگ میں لٹکا دیں جس میں کٹائی (جھماکنی) کے سالم پودے دو سیر کوٹ کر آٹھ سیر پانی میں ملا کر ڈالے گئے ہوں۔ پوٹلی اس پانی وغیرہ میں ڈوبی رہنی چاہئے۔ صبح سے شام تک دیگ کے نیچے ہلکی ہلکی آگ جلاتے رہیں۔ جوں جوں پانی خشک ہوتا جائے گا شنگرف والی پوٹلی کو نیچے کرتے جائیں تاکہ پانی میں ڈوبی رہے۔ شام کو شنگرف کی ڈلی نکال کر رکھ لیں دوسرے دن اسے بھلانووں میں مدبر کر لیں۔

طریقہ :- ساڑھے چار سیر عمدہ موٹے بھلانوے لیکر ان کو جوکوب کریں۔ ایک پاؤ بھلانوے لیکر لوہے کی ایک چھوٹی سی کڑاہی میں جس کا پیندا گہرا ہو ڈال کر اس پر صاف کی ہوئی شنگرف کی ڈلی رکھیں۔ اوپر ایک پاؤ بھلانوے اور ڈال دیں۔ نیچے آگ جلائیں۔ بھلانووں میں سے دھواں اٹھیگا اس سے بچکر رہیں ورنہ اس سے جسم سوج جاتا ہے۔ یہ کام کسی کھلی جگہ میں کرنا چاہئے ورنہ آنکھ و سینہ اور منہ میں سے کوئی نہ کوئی عضو ضرور سوج جائیگا (بھلانوہ کے متعلق وہ مضمون ضرور دیکھ لیں جو جنوری ۱۹۳۶ء کے خاص نمبر میں شائع ہو چکا ہے) جب دھواں بند ہو جائے کڑاہی کو آگ سے فوراً جدا کر لیں۔ خوب سرد ہونے پر جلے ہوئے بھلانووں میں سے شنگرف کی ڈلی نکال لیں اور پھر اسی طرح سے آدھ آدھ سیر بھلانووں کے درمیان جلائیں کل آٹھ مرتبہ۔ چار سیر بھلانوے خرچ ہونگے۔ آدھ سیر جو باقی رہیں ان میں آدھ سیر خشخاش سیاہ باریک پسی ہوئی ملا کر ایک سیر جنات کر لیں۔ سو مرتبہ اس مرکب میں پہلی ترکیب سے بھلانووں کی بجائے جلائیں۔ بس لاجواب شنگرف مدبر تیار ہے۔ اسے تذکرہ بالا نسخہ میں داخل کر کے فائدہ اٹھائیں۔

چند دیگر شباب آور نسخہ جات

یہ نسخہ جات طبی فارما کوپیا جلد اول سے
لئے گئے ہیں۔ ملاحظہ کے تحت میں لکھے
ہوئے اشارات میرے قلم سے ہیں۔

اڈیٹر

دوائے عُصفور

اجزاء و ترکیب

مغز کنجشک نر پانچ عدد۔ مشک ایک ماشہ۔ بیر بہوٹی دو ماشہ۔ ریگ ماہی تین ماشہ۔ خصیہ گاؤ زر تین ماشہ۔ چربی سانڈہ دو ماشہ کشتہ طلاء نصف ماشہ کشتہ نقرہ نصف ماشہ کشتہ فولاد نصف ماشہ۔ جوہر سم الفار دو رتی۔ جوہر کچلہ دو رتی۔

سب کو پیس کر شہد میں مونگ کے برابر گولیاں بنالیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ ۲ گولیاں صبح شام۔ شیر گاؤ نیم گرم کے ہمراہ کھائیں۔

افعال و منافع:۔ تقویت و تحریک باہ میں عجیب الاثر ہے۔

ملاحظہ ریگ ماہی نظام اعصابی کا اضمحلال دور کر کے اسے جوانی بخشتی ہے۔ مغز کنجشک نر دماغی غدد کو تحریک و تقویت بخشتا ہے۔ خصیہ گاؤ زر۔ غدد تناسلی کو تقویت بخشنے کیلئے بینظیر ہے۔ اسکے بجائے بکرے کے خصیوں سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ چربی سانڈہ خوردنی طور پر بھی مقوی باہ ہے۔ میرا خیال ہے کہ نظام تناسلی کو تقویت دینے والے ایسے اجزاء اس میں ضرور شامل ہیں جن کا کیمیائی تجربہ ابھی تک نہیں ہو سکا۔ کشتہ فولاد اور سم الفار کیونکر شباب پیدا کرتے ہیں۔ اسکی تشریح پہلے کی جا چکی ہے۔ سونا۔ دماغی اور تناسلی غدد کو تحریک و تقویت دیتا ہے بلکہ مقوی غذاؤں کو جزو بدن بنا کر نیا خون اور نیا گوشت و پوست پیدا کرتا ہے۔

نسخہ عجیب

اجزاء و ترکیب۔ سُرخ مغز استخواں گاؤ نر ایبل کی ہڈی کا سُرخ گودا) ۲ تولہ۔ کشتہ فولاد ۳ ماشہ۔ سنکھیا ایک ماشہ۔ شہد بقدر ضرورت۔ سب کو کھرل کر کے ایک ایک رتی کی گولیاں بنالیں۔

مقدار و ترکیب استعمال دو گولیاں صبح و شام بشیر گاؤ یا ڈبہ کیساتھ کھائیں۔

افعال و منافع ضعف عامہ، نقص الدم اور ضعف باہ میں بہت مفید ہے۔

ملاحظہ

سنکھیا انسان کے غدہ تناسلی پر اثر انداز ہو کر اس میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ جس سے جسم پر از سر نو شباب کی کیفیات طاری ہو جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے اس غدہ کی بیداری سے غدہ درقیہ اور پھر اس کیساتھ جسم کے تمام غدد بیدار ہو جاتے ہیں اور ان سے وہ رس تراوش پانے لگتا ہے، جو جسم انسانی کو صحت و شباب بخشتا ہے۔

کشتہ فولاد کا اثر بھی سنکھیا کی مانند ہی ہوتا ہے۔ لیکن یہ اپنے فعل میں سنکھیا سے بہت کمزور ہے —— فولاد کو جب سنکھیا کے ساتھ شامل کر دیا جاتا ہے تو اس سے بہت زیادہ اثر ہوتا ہے۔ جتنا کہ ان دونوں چیزوں کے الگ الگ استعمال سے ہونا چاہیئے تھا۔

ہڈی کا سُرخ گودا خون کے سُرخ خلیات پیدا کرتا ہے ——

سنکھیا اور فولاد اس کے اسی فعل میں شریک ہو کر اسے بیسیوں گنا بڑھا دیتے

ہیں جس سے صاف اور صالح خون کثیر مقدار میں پیدا ہو کر جسم پر سرخی کی لہر دوڑا دیتا ہے۔

دوائے درقیہ

اجزاء و ترکیب: تندرست بھیڑ کا غدہ درقیہ (تھائی رائیڈ گلینڈ گردن کی گلٹی) لے کر اسے چربی سے خوب صاف کر لیں۔ پھر اسے خوب باریک کوٹ کر ہلکی آنچ پر رکھیں جب خوب خشک ہو جائے (اس کا خیال رکھیں کہ جل نہ جائے) تو اتار کر رکھ لیں اور سہ گنا شہد میں قوام کر لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال: نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک کھلائیں۔

افعال و منافع: قبل از وقت پیری، غبی، مخبوط الحواسی (کریٹنزم) تہیج نخاطی اور سمن مفرط کیلئے یہ دوا خاص طور پر مفید ہے مگر سمن مفرط میں اس کا استعمال بعض وقت مضر ہوتا ہے

نوٹ۔ اس دوا کو نمی سے محفوظ رکھیں۔ اگر معجون میں سے کبھی بو آ جائے تو اسے استعمال نہ کریں۔

ملاحظہ

یہ دوا انسان کے غدہ درقیہ کے افعال میں تحریک و تیزی پیدا کرتی ہے جس سے نتیجۃً صحت و شباب میں کس قدر ترقی ہوتی ہے اور غدہ درقیہ کے جوان ہو جانے سے دوسرے غدود بھی جوانی حاصل کر کے کس طرح انسان کو نئے سرے سے جوانی بخش دیتے ہیں اسکی تشریح پہلے کی جا چکی ہے یہاں تکرار کی ضرورت نہیں۔

اس دوا کے دوران استعمال میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ اگر اس سے نبض میں تیزی، دل میں دھڑکن۔ ہاضمہ میں خرابی، نیند میں کمی اور جسمانی وزن کا گھٹنا وغیرہ علامات پیدا ہونی شروع ہو جائیں تو فوراً اس کا استعمال بند کر دیا جائے ورنہ فائدہ

کی بجائے نقصان کا اندیشہ یقینی ہے ۔ بلکہ یہ علامات ہی اس بات کا ثبوت ہیں

کہ اس دوا سے نفع کی بجائے نقصان ہونا شروع ہو گیا ہے ۔

(۶) خلاصۂ خصوی

اجزاء و ترکیب: خصیئے گاؤ زتازہ اور تندرست لیکر اسے قیمہ کرلیں ۔ اور اس میں ۲ ماشہ نمک ۔ ۵ تولہ آبِ ثوم ۔ ۵ تولہ آبِ پیاز ملا کر اسے ایک شیشے کے ظرف میں ڈال دیں اور اس کا منہ آٹے سے اچھی طرح بند کر دیں ۔ پھر آگ پر پانی کا ایک برتن رکھ لیں ۔ اور اس پانی میں شیشے کا ظرف رکھیں ۔ ڈیڑھ دو گھنٹے کے بعد اسے اتار کر چھان لیں ۔ اور چھنے ہوئے خلاصہ کو شیشی میں اچھی طرح بند کر دیں ۔

مقدار و ترکیب استعمال: ۔ ایک تولہ صبح ایک تولہ شام کھائیں ۔

افعال و منافع ۔ ضعف باہ کیلئے بہت مفید ہے ۔ اس سے مادہ منویہ کی تولید بھی ہوتی ہے اور تحریک بھی ہوتی ہے ۔

ملاحظہ

یہ دوا انسان کے خصیوں پر اثر انداز ہو کر ان کے شبابی افعال میں تیزی پیدا کر دیتی ہے جس سے جسم انسانی پر کیا کچھ انقلابی اثر ہوتا ہے ۔ اس پر پہلے روشنی ڈالی جا چکی ہے ۔

خصیوں کے افعال کی شبابی کیفیات کے بیدار ہو جانے سے غدہ درقیہ (تھائی رائیڈ گلینڈ) خود بخود بیدار ہو جاتا ہے ۔ جس کے نتائج جیسے کچھ شبابی ہوتے ہیں ان کا پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے ۔

غدۂ تناسلی (خصیے) اور غدہ درقیہ کے از سر نو جوان ہو جانے سے انسانی جسم کے باقی تمام غدد بھی از سر نو جوان ہو جاتے ہیں اور اس کے نتیجہ کے طور پر جسم انسانی میں بھی نئے سرے سے شبابی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں۔

خصیہ گاؤ نر کے بجائے بکرے کے خصیوں سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔ بکرے کے خصیوں پر پہلے صفحات میں ایک مختصر سی بحث کی جا چکی ہے۔ مطالب کو اچھی طرح ذہن نشین کرنے کے لئے اسے دوبارہ بھی دیکھ لیں۔

اکسیر حیوانی

(5)

اجزاء و ترکیب خصیہ گاؤ نر تازہ دس تولہ۔ مغز گنجشک نر دس عدد۔ مرغی کے خام بیضے دس تولے (جو انڈے دینے والی مرغی کو ذبح کرنے سے ملتے ہیں) مغز کبوتر صحرائی پانچ عدد۔ بیضہ ماہی دو تولہ۔ روغن جگر ماہی دو تولہ۔ کلاہ گردہ گاؤ میش دو تولہ قضیب گاؤ نر نیمہ کردہ دو تولے یا بیضہ شتر اعرابی دو تولہ۔ بٹیر کا غدہ نخامیہ دو تولہ۔ غدہ درقیہ گوسفند دو تولہ۔ آب پیاز دس تولہ۔ آب ثوم دس تولہ۔ ان سب کو ایک شیشے کے مرتبان میں ڈالیں اور اس کے منہ کو بند کر کے کناروں پر آٹا لگا دیں تاکہ اس کے بخارات باہر نہ آئیں۔ پھر آگ پر پانی کا ایک دیگچہ رکھ کر اس میں یہ مرتبان ڈال دیں۔ ڈیڑھ گھنٹے کے بعد نکال کر چھان لیں اور شیشی میں محفوظ رکھیں۔

مقدار و ترکیب استعمال:۔ دو تولہ صبح دو تولہ شام پئیں۔

افعال و منافع۔ ضعف باہ و ضعف دماغ کیلئے خاص چیز ہے۔

ملاحظہ

بھیڑ کے غدہ نخامیہ، گوسفند (بکری یا بھیڑ کے کسی کا بھی لیں) کے غدہ درقیہ اور گاؤ میش (بھینس) کے کلاہ گردہ کے استعمال سے انسان کے غدہ نخامیہ، غدہ درقیہ اور کلاہ گردہ میں تحریک و بیداری پیدا ہوتی ہے اور اس کے نتائج جو کچھ بھی ہو سکتے ہیں ان کی تفصیل بیان پہلے ہو چکا ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں۔

خصیہ گاؤ نر کی بجائے بکرے کے خصیوں سے بھی کام لیا جا سکتا ہے قضیب گاؤ نر کی جگہ اتنے ہی وزن میں بکرے کے خصیے داخل نسخہ کئے جا سکتے ہیں۔

مایہ شتر معدہ کی پیداوار ہونے کی وجہ سے معدہ کے افعال کو تحریک و تقویت دیتا ہے۔ علاوہ ازیں اسے مقوی باہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

مرغی کے خام بیضے خصوصیت سے خصیوں کو طاقت پہنچاتے ہیں۔

کبوتر اور کنجشک کا مغز خصوصیت سے دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ جہاں ضعف باہ کی وجہ خصوصیت سے ضعف دماغ ہو وہاں ان کا استعمال خاص طور پر مفید ہوتا ہے۔

سانڈے کی چربی اور روغن جگر ماہی میں جسمانی نشوونما کو ترقی دینے والے حیاتین کثیر مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ سانڈے کی چربی میں میرے تجربات سے ایسا معلوم ہوا ہے کہ بلاواسطہ اعضائے تناسل کو تحریک و تقویت دینے والا بھی کوئی ایسا جوہر ضرور موجود ہے جس کی ابھی تک تحقیق نہیں ہوئی۔

ماء اللحم جدید

اجزاء و ترکیب:۔ گوشت حلان ۲ دو سیر گوشت مرغ تین عدد۔ گوشت

لواپندرہ عدد۔ گوشت تیتر پندرہ عدد۔ گوشت بٹیر پندرہ عدد۔ گوشت کنجشک نر پچاس عدد۔ گوشت کبوتر نر ۹ عدد۔ خصیہ گاؤ نر دو عدد۔ قضیب گاؤ نر نیم کوفتہ ایک عدد۔ غدہ نخامیہ گاؤ نر ایک عدد۔ گردہ گاؤ نر دو عدد۔ کلاہ گردہ گاؤ نر دو عدد۔ غدہ درقیہ گاؤ نر یک عدد۔ مایہ شتر اعرابی دو عدد۔ ریگ ماہی دو تولے ساہی اردبیان پانچ تولہ حسب ترکیب ماء اللحم تیار کر لیں۔

مقدار و ترکیب استعمال ۔ پانچ تولہ صبح و شام پئیں۔

افعال و منافع ۔ بدن کو فربہ کرتا ہے۔ اعضائے رئیسہ کو قوت بخشتا ہے۔ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ مادہ منویہ کو زیادہ کرتا ہے۔ رنگ کو نکھارتا ہے اور شباب کو پیدا کرتا ہے۔

ملاحظہ

خصیہ گاؤ نر۔ غدہ درقیہ گاؤ نر وغیرہ کی جگہ بھیڑ یا بکرے کے بھی اجزاء بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

ماء اللحم کے اس نسخہ میں خصوصیت یہی ہے کہ اس میں وہ تمام غدود اضافہ کئے گئے ہیں جو جسم انسانی کے انہی غدود میں شباب پیدا کر کے اسے از سر نو جوان بنا دینے کی خاصیت رکھتے ہیں ——— اس خاصیت کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

جمع غدی نسخے

کئی کئی غدودوں کے جوہر یک وقت اکٹھے بھی استعمال کرائے جاتے ہیں۔ اور مفید ثابت ہوتے ہیں ——— غدودوں کے جوہر و لاسیت کی کمی

کمپنیاں تیار کرتی ہیں۔ یہ مشہور انگریزی دوا فروشوں مثلاً بیلی رام اینڈ برادرس انار کلی لاہور سے مل سکتے ہیں۔ یہ جواہر تازہ ہوں تو فی الواقع مفید ثابت ہوتے ہیں لیکن پرانے جواہر بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے ہیں۔ اسلئے ہمیشہ تازہ جواہر خریدنے چاہئیں ——— مندرجہ ذیل نسخہ جو طریق علاج جمع غدی کے مشہور ترین ماہر ڈاکٹر ہیبر دارہ کا تجویز کردہ ہے۔ "سلاک مرد اید" سے لیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیے

(۱) گوناڈکو نمبر ۲ یہ بہت اہم نسخہ ہے

اجزائے نسخہ:- جوہر کلاہ گردہ (سالم) گرین ¼ — خلاصہ غدہ مذی گرین 1/12

غدہ درقی " 1/12 — تخمین (اسپرمین) " ۱½

غدہ نخامیہ (مقدم و مؤخر) " ۱ — کیلشیم فاسفورس گو " ۲½

عام خواص: ضعف باہ، عنانت جمود دستی، خصیتین کے فعل کا اضمحلال وغیرہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

غدود کے فعل کو تحریک دیتا ہے۔ نخامین کی شمولیت سے اعضائے تناسل کی شخصیت ساخت کی تکمیل ہو جاتی ہے عام اضمحلال و نقاہت اور خاص کر باہ کی کمزوری کو مفید ہے۔

استعمالات: عنانت غدی، عنانت ظیفی۔ حیوانات منویہ کی کمی، عقم، جمود دبے رغبتی شیخوخیت قبل از وقت ہو۔ تناسل ضعف اعصاب وظیفہ خصیتین کی سستی۔

ہدایات۔ بتدریج مقدار خوراک بڑھائی جائے پہلے چند ہفتوں میں ایک ایک قرص دن میں تین بار دیں۔ پھر دو دو قرص زیادہ مدت تک دیں۔ اگر ضرورت ہو تو تیسرے دور میں تین تین قرص دن میں تین بار دیں اور علامات مرض کے لحاظ سے دوسرے ممد علاج بھی جاری رکھیں۔ اگر اس کے ساتھ اس کا محلول پچکاری سے بھی دیں۔ جو تیار شدہ ٹیکیوں میں ملتا ہے یہ ذہنی عنانت اور مخفی مسی تقدیبہ کے حالات

میں کوئی اثر نہیں رکھتا۔ اس کا استعمال عرصہ دراز تک رکھنا چاہیئے۔

(۲) سالیوشن گوناڈکو نمبر ۷۰۔ اے

یہ مندرجہ بالا نسخہ کی محلول شدہ صورت ہے جو پچکاری کے ذریعہ سے استعمال کی جاتی ہے۔ اندرونی استعمال کیلئے قرص دیئے جائیں۔ اور ساتھ ہی پہلے مہینے میں ہر دوسرے دن اس کی پچکاری بھی کی جائے۔

مشرق و مغرب کی غیر فطری شہوانی زندگی

ایک بالکل نئی اور نرالے ڈھنگ کی کتاب جس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ شہوانیت جو ایک اس درجہ زبردست موثر ہے آخر ہے کیا چیز؟ شہوانیت کا شعلہ شیر خوارگی ہی کے ایام سے کیونکر روشن ہونا شروع ہو جاتا ہے؟ جوانی کی آمد کے ساتھ ساتھ نفس انسانی میں کیا کیا تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک نوجوان کو عورت کی صحیح طلب ہونے سے پہلے کیسی کیسی کیفیات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ شہوانی جرائم کی تہ میں کونسی چیز بطور محرک کام کرتی ہے شہوانی جذبہ جائز پابندیوں سے تنگ آ کر آخر کھیلتا ہے مردوں کے مردوں سے شہوانی تعلقات اور انکے فروغ کی وجہ۔ شہنشاہ جولیس قیصر اور سیلوگابا کی غیر فطری عیاشیاں۔ عورتوں کی عورتوں سے مواصلت جس میں ایک مشہور شاعرہ کا عاشقانہ خط۔ انگلستان کی غیر فطری عیاشیاں۔ شاہی دربار کے اندر غیر فطری عیاشیوں کے کلب فرانس میں مردوں کی مردوں سے مواصلت دنیا میں غیر فطری عیاشیوں کو اس قدر فروغ کیوں حاصل ہوا۔ مذہبی پیشواؤں کی غیر فطری عیاشیاں۔ انکی وجہ نوجوان بیوہ کی دوسری شادی آخر کن وجوہات کی بناء پر گناہ قرار دیجاتی ہے۔ شادی کیلئے عمر کا تعین۔ آجکل بھی بعض عورتیں انسانوں کے علاوہ بعض حیوانوں خصوصاً کتوں، ریچھوں، بندروں وغیرہ کیساتھ کرتی پائی گئی ہیں۔ غرضیکہ بصیرت افروز کتاب ہے قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ ہے مگر پہلے ۱۰ خریداروں سے صرف ایک روپیہ لیا جاویگا۔ محصولڈاک اس کے علاوہ ہوگا

ملنے کا پتہ:۔ گپتا اینڈ کمپنی ٹوہانہ ضلع حصار

خاص ہدایات

گذشتہ صفحات میں پیش کئے گئے نسخجات کے دوران استعمال میں بعض خاص ہدایات کی پابندی نہایت ضروری ہے جو ذیل کے صفحات میں درج کیجاتی ہیں

جس قدر کوئی نسخہ مفید ہوتا ہے انہ عاد ضد استعمال سے وہ اسی قدر مضر بھی بہت ہوتا ہے۔

ضروری ہے کہ کسی بھی نسخہ کے استعمال سے پیشتر اسکے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کر لیں اسکی نفع بخش اور نقصان دہ خاصیتوں کو جان لیں۔ اپنے مرض کو اور مزاج کو دیکھ لیں کہ نسخہ کیا اتو ٹھیک مطابقت بھی کرتا ہے یا نہیں۔

پارے سے تیار کردہ اکسیر ہو یا جواہرات کا مرکب سونے کا محلول ہو یا مروارید کا سفوف سنکھیا کا کشتہ ہو یا عدد کا جوہر —— وہ بالکل بیکار ثابت ہوگا اگر اسکا استعمال برمحل نہ ہوگا۔ اور اسکے دوران استعمال میں اسکے متعلقہ قوانین کی پابندی نہ کی جائیگی۔

غدہ درقیہ کے متعلق

غدہ درقیہ کے جوہر کے استعمال سے اگر نبض میں تیزی، دل میں دھڑکن، نیند میں کمی، ہاضمہ میں خرابی اور وزن میں گھٹاؤ پیدا ہو جائے تو اس کا استعمال ترک کر دیں کیونکہ ان علامات کا پیدا ہونا یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا استعمال مضر ثابت ہو رہا ہے۔

سنکھیا کے متعلق

سنکھیا ایک مہلک زہر ہے اس کی نہایت قلیل مقدار بھی ایک اچھے بھلے آدمی کو دم بھر میں ہمیشہ کی نیند سلا دیتی ہے۔ اس کی سمی علامات نہایت شدید اور تکلیف دہ ہوتی ہیں۔ اسلئے اس کا استعمال بھی لائق طبیب کے مشورہ کے بغیر نہ کرنا چاہئے لیکن مناسب مقدار میں موقعہ و محل کو دیکھکر استعمال کرانے سے یہ زہر قاتل آب حیات کے ہم پایہ ثابت ہوتا ہے اور کسی قسم کی تکلیف نہیں دے سکتا۔

سم الفار جب خام شکل میں ہو اس کی ایک چاول بھر کی مقدار بھی بعض اشخاص کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے اس سے پیٹ میں شدید مروڑ پیدا ہوتے ہیں۔ اور طبیعت متلانے لگتی ہے جسم میں حرارت غریزی بڑھکر بخار کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ واضح ہونا چاہئے کہ یہ تمام علامات مہلک نہیں ہوتیں۔ صرف دودھ گھی پلا دینے سے ان کا ازالہ نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ایک دو چاول کی مقدار کسی نوجوان کے لئے تکلیف دہ تو ہو سکتی ہے مگر مہلک نہیں لیکن ایک دو رتی کی مقدار مستثنیات کو چھوڑ کر یقیناً مہلک ہے۔

دوا کے طور پر حسب موقعہ و مزاج عام طور پر اس کی خوراک ۱/۱۳۰ رتی سے لیکر ۱/۳۲ رتی تک مستعمل ہے۔ جو کسی صورت میں بھی اثر پیدا نہیں کر سکتی۔ لائق اور تجربے کار طبیب ایک دو چاول سے لیکر بعض صورتوں میں ایک رتی تک اس کی خوراک دے سکتا ہے۔ لیکن یہ شاذونادر صورتیں ہیں اور ان کے لئے خاص مزاج۔ خاص موسم اور خاص ضرورت ہونے کے باوجود بھی خاص انتظام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

سنکھیے کے سمی اثرات کو دور کرنے کے لئے اگرچہ بے شمار تریاق ہیں۔ جن کے بیان کا یہ موقعہ نہیں ہے لیکن اس کا عام مشہور تریاق دودھ اور گھی ہے۔ دودھ اور گھی میں یہ خاص صفت ہے کہ وہ سم الفار کے اثر سے جزو بدن ہو کر جسم کو تقویت دینے کا باعث بھی ہوتا ہے۔ اور سنکھیے کے مفید اثرات کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ ان کو جسم کی کمزور قوتوں کی نشوونما میں صرف کر دیتا ہے۔ جب دوا کے طور پر سنکھیا استعمال کیا جا رہا ہو تو اسکے ساتھ حسب ہضم دودھ گھی ضرور استعمال کرتے رہنا چاہئے ورنہ سنکھیے کی شدید گرمی اور خشکی جسم کو نقصان پہنچائے بغیر نہ رہیگی۔ دودھ گھی اسکے استعمال سے خوب ہضم ہوتا ہے بعض صورتوں میں اسکی ۱/۳۲ رتی سے ہی چھٹانکوں گھی اور سیروں دودھ نہایت آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔

سنکھیا تمام جسم کو مجموعی طور پر طاقت دیتا ہے۔ اسلئے ایسی صورتیں جب استعمال کرنیوالا سرخ و سپید نوجوان ہو سنکھیا کچھ زیادہ مفید ثابت نہیں ہوتا۔ لیکن جب تمام جسم کو کمزوری نے گھر کر لیا ہو مریض کے چہرہ پر ہوائیاں اڑ رہی ہوں۔ خون خشک ہو چکا ہو۔ تمام اعضائے رئیسہ کمزور ہو گئے ہوں اسوقت سنکھیے کا استعمال معجزے دکھلاتا ہے۔ سنکھیا ازحد گرم خشک ہے اسلئے نوجوانوں کیلئے بعض صورتوں میں مضر ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ انہیں پہلے ہی حرارت غریزی کافی ہوتی ہے۔ مزید حرارت غریزی کے بڑھنے سے یقیناً نقصان ہونا چاہئے لیکن ان کمزور بوڑھوں کو جن میں حرارت غریزی کم ہو چکی ہو سنکھیے کا استعمال [illegible]

موافق پڑتا ہے۔ انتہائی درجہ گرم خشک ہونیکی وجہ سے سنکھیا گرم مزاج حالوں کے ناموافق ہے۔ موسم گرما میں بھی اسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیئے بادی اور بلغمی مزاج کے نوجوانوں اور بوڑھوں کو خصوصیت سے بہت مفید پڑتا ہے اور موسم سرما میں ایسے مزاجوں پر بیدھڑک استعمال کیا جا سکتا ہے اور کسی خطرے کا امکان نہیں ہوتا۔

سنکھیئے کے دوران استعمال میں یہ خیال رکھنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اسے کئی ہفتہ تک مسلسل استعمال نہ کیا جائے۔ کیونکہ تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ اسکی قلیل مقدار بھی بعض اوقات جسم میں بتدریج جمع ہوتی رہتی ہے اور آخر کار مہلک بن جاتی ہے اس خطرہ کو دور کرنے کیلئے یہ طریقہ نہایت موزوں ثابت ہوا ہے کہ ایکہفتہ استعمال کرنیکے بعد دو دن ناغہ کر دیا جائے پھر ایکہفتہ استعمال کرنیکے بعد دو دن اسیطرح سے ناغہ کریں اور چار ہفتہ استعمال کرنے کے بعد ایکہفتہ ناغہ کر دیں لیکن عموماً اسے زیادہ عرصہ تک استعمال کرنیکی ضرورت بھی پیش نہیں آتی کیونکہ یہ بہت زود اثر چیز ہے ادھر استعمال کی اور ادھر اثر نمودار ہوا ——— (انتہی جوانی)

ایسی حالتمیں جبکہ اسکے استعمال سے جلد میں خارش اور پھنسیاں وغیرہ پیدا ہو جائیں۔ اس کا استعمال بالکل ترک کرنیکی بجائے ایک مسہل دیدینا چاہیئے۔

نیز سنکھیا کے متعلق یہ واضح رہنا چاہیئے کہ بوڑھوں میں خصوصاً جو کہ لاغر و نحیف ہوتے ہیں اسکی قوت برداشت بہت کم ہوتی ہے البتہ بچے اسکو نسبتاً زیادہ مقدار خوراک میں بھی برداشت کر لیتے ہیں اسیطرح جوان گرم مزاجوں میں اسکی قوت برداشت بہت کم رہتی ہے۔ اور سرد بلغمی مزاج اشخاص میں اسکی قوت برداشت زیادہ ہوتی ہے۔ اسلئے سنکھیا کے استعمال میں اس کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

مجلوقین اور ایسے ضعف باہ کے مریضوں میں جن کی حس تیز ہو گئی ہو سنکھیا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ البتہ اگر پہلے ان کی حس کو کم کر لیا جائے تو اس کے بعد اسے استعمال کر سکتے ہیں۔

(رسالہ سنکھیا)

سنکھیا اور آیوڈائیڈس کے متعلق

میں متنبہ کرتا ہوں کہ آیوڈائیڈس اور سنکھیا کی بڑی خوراکیں تجدید شباب کے مقصد کیلئے اسوقت تک استعمال نہ کیجائیں جبتک کہ مریضوں میں پہلے سے آتشکی مادہ موجود نہو مگر ساتھ ہی یہ بھی کہوں گا کہ میرے مشاہدہ میں ایسے کم لوگ نظر آئے جن میں آتشکی مادہ نہو کو علامات ظاہری ان میں موجود نہوں ——— (تجدید شباب کے چند مغربی طریقے)

خاص آیوڈائیڈس کے متعلق

آیوڈائیڈس کے استعمال میں بھی بعینہ اسیطرح کی ہوشیاری درکار ہے جیسا کہ غدہ درقیہ کے جوہر کے استعمال میں ہوا کرتی ہے اور جبتک اس امر کی شدید ضرورت ثابت نہو آیوڈائیڈس (پوٹاسیم آیوڈائیڈ وغیرہ) کو دس گرین یومیہ سے زیادہ نہ شروع کیا جائے۔

علامات خیرمانی کے مریض میں جبکی دماغی شرائن میں صلابت کے آثار نمایاں ہوں اگر آیوڈین کی سمیت کے آثار ظاہر ہونے لگیں مثلاً کثرت سے ناک بہنے لگے تو اسکو کسی خرابی پر محمول نکرو بلکہ یہ کیفیت تو ایسے لوگوں کیلئے باعث خوشی اور موجب شکر ہونی چاہیے۔ کیونکہ یہ اسکی علامت ہے کہ انقباض رگی کا اسطرح ازالہ ہو رہا ہے یا امر ظاہر من الشمس ہے کہ دماغ اور ناک کے عروق میں نہایت قریبی تعلق ہے اسیطرح اگر زہریلا مواد خارج ہو کر جسم کے بالائی حصہ یعنی جلد میں جمع ہو کر دانے ابرو دتم وغیرہ پیدا کر دے تو نقصان دہ خیال نکیا جائے بلکہ اگر چند مریضوں کی آیوڈائیڈس کے استعمال سے نمایاں ضعف اور کمی باہ ظاہر ہونے لگے تب بھی ان حالتوں کو کسی طرح خراب یا نقصان دہ نہ سمجھا جائے کیونکہ یہ حالتیں صرف عارضی ہوتی ہیں جو آیوڈائیڈس کی خوراک گھٹا لینے پر بالکل رفع ہو جاتی ہیں۔ یہاں یہ بھی بیان کر دینا ضروری ہے کہ آیوڈین کے بعض مرکبات جو نزلہ زکام پیدا نہیں ہونے دیتے انکی خوراک کو نہایت ہی احتیاط سے بڑھایا جائے۔ ورنہ ہلاک ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔

عقر یعنی بانجھ پن کے چھ مشہور اسباب

ضروری نہیں کہ ایڈیٹر کسی مضمون نگار کی رائے سے حرف بحرف متفق ہو!
اس مضمون میں بیان کی گئی کئی باتوں سے مجھے اختلاف ہے۔ جن میں سے
دو اختلافات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔
میرا خیال ہے کہ مرد کی منی کے کرم اور عورت کے بیضہ کے ملاپ کیلئے ضروری نہیں
ہے کہ مرد و عورت میں باہم محبت بھی ہو! ——— لیکن مضمون نگار صاحب
اس کیلئے مرد و عورت کی باہمی محبت کو ایک قوی موثر خیال فرماتے ہیں۔
تجربات سے ثابت ہے کہ عورت کے انزال کو حمل ٹھہرانے سے کوئی تعلق نہیں ہے
——— لیکن مضمون نگار صاحب حمل ٹھہرانے کے لئے عورت کے انزال
کو ضروری سمجھتے ہیں۔ ——— وغیرہ

ایڈیٹر

عقر یعنی بانجھ پن کے چھ مشہور اسباب

معہ علاج

از قلم جناب حکیم محمد اسمٰعیل صاحب امرتسری۔ کشمیری گیٹ لاہور

امراض مخصوص زناں کے متعلق بہت کم کتب دیکھنے میں آتی ہیں۔ اور عدم واقفیت کی وجہ سے جن مصائب کا سامنا عورتوں کو کرنا پڑتا ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری ان اطباء پر ہے جو اسکی طرف بہت کم توجہ دیتے ہیں اس خیال کو مدنظر رکھکر اس موضوع پر ہم ایک مضمون بانجھ پن کے اسباب والہ قلم کر رہے ہیں۔ بانجھ پن کے اسباب اگر تفصیل سے لکھے جائیں تو اس قدر ہیں کہ کسی دوسرے مرض کے نہیں ہو سکتے۔ اسلئے یہاں ضعف باہ کے چھ مشہور اسباب کیطرح اسکے بھی چھ مشہور اسباب لکھنے کافی سمجھے گئے ہیں۔

عموماً دیکھا گیا ہے کہ بانجھ عورتیں بجائے علاج کرانے کے توہمات میں گرفتار ہو جاتی ہیں اور مختلف قسم کے جادو ٹونے کرتی کراتی ہیں۔ اگر ان دو ٹکے ٹھگ ٹھگ کر دینے والے ہیبتناک واقعات کو سامنے لایا جائے جو اس سلسلہ میں روا رکھے جاتے ہیں تو دماغ معطل ہونے کا خطرہ ہے۔ ہر قبیح سے قبیح فعل حتّٰی کہ دوسرے بچوں کے قتل و غارت تک بھی نوبت پہنچا دیتی ہیں مگر گوہر مقصود پھر بھی نہیں ملتا۔ اسلئے عورتوں کو چاہیے کہ وہ ادھر ادھر وقت ضائع کرنے کی بجائے کسی لائق طبیب کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ سبب جس کی وجہ سے وہ اس نعمت عظمٰی سے محروم ہیں دور کیا جا سکے اور ان کی گود گوہر اولاد سے بھر جائے۔ یہ درست ہے کہ خدائے قادر مطلق جسے چاہے اولاد دے اور جسے چاہے محروم رکھے مگر یہ تو درست نہیں کہ اسکے حاصل کرنے کی جستجو بھی نہ کی جائے۔ آخر سب بیماریاں

قدرت کی طرف سے آتی ہیں۔ جب ان کا علاج کرنے پر یہ کافور ہو جاتی ہیں اور علاج نہ کرنے سے جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اسیطرح یہ ہو سکتا ہے کہ بانجھ عورت کا اگر علاج کیا جائے تو وہ بھی صاحب اولاد ہو جائے اور علاج نہ کرانے سے کسی اور خطرناک مرض میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہو جائے۔

اولاد جیسی پیاری اور قیمتی چیز دنیا میں کوئی نہیں۔ یہی وہ چیز ہے جس کی وجہ سے ایک گھر صحیح معنوں میں گھر کہلانے کا حقدار ہوتا ہے۔ گھر کی رونق اسی سے ہے سسرال میں عورت کی قدر و منزلت اور خاوند کی محبت کا راز اسی میں پوشیدہ ہے اگر یہ نہیں تو عورت کی تمام عمر رنج و غم میں گذرتی ہے۔ اور وہ سینکڑوں ولولے اور صدہا ارمان دل میں چھپائے دنیا سے رخصت ہو جاتی ہے۔ اولاد کے بغیر بڑھاپے کے ایام اس قدر کٹھن گذرتے ہیں کہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر اس دنیا سے رخصت ہونا پڑتا ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اس نعمت بے بہا سے محروم حضرات اگر ہمارے اس مضمون کو پڑھکر اس پر عمل کرینگے تو انشاء اللہ العزیز وہ اس مقصد میں ضرور کامیاب ہونگے۔ کوئی حمل ٹھہرانے والی دوا اثر نہیں کر سکتی۔ جب تک عقر کے اصل سبب کو دور نہ کیا جائے۔ اسکے مشہور چھ اسباب یہ ہیں:-

(۱) عقر بوجہ بے قاعدگی حیض

(۲) عقر بوجہ عوارضات رحم

(۳) عقر بوجہ سیلان الرحم

(۴) عقر بوجہ خناق الرحم

(۵) عقر بوجہ لاغری و فربہی جسم

(۶) عقر بوجہ نفرت بین الزوجین

بیقاعدگی حیض

تندرست جوان عورت کو ہر ماہ عمر کے ایک خاص حصہ میں جو خون رحم سے آیا کرتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔ ہندوستان میں ۱۱ سے ۱۶ سال کی عمر کی عورت کو جاری ہوتا ہے اور ۵۰ سے ۵۵ سال کی عمر تک جاری رہتا ہے حیض کا آنا قدرت کی طرف سے ایک اطلاع ہے کہ یہ بالغ عورت اب اس لائق ہے کہ اس سے جماع کیا جائے۔ جس کا نتیجہ ایک بچہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ ایام میں کسی قسم کی بیقاعدگی یا نقص نہ ہو۔ اور یہ بیقاعدگی عموماً دو طرح پر ہو سکتی ہے۔

(۱) عسر الطمث اور احتباس الطمث
(۲) کثرت الطمث

(۱) عسر الطمث یا احتباس الطمث یعنی حیض کا تکلیف سے آنا یا حیض کا بند ہو جانا یہی وہ عوارض ہیں جن میں عام طور پر عورتیں مبتلا ہیں بعض عورتوں کو حیض مقررہ وقت پر تو آتا ہے مگر سخت تکلیف اور اس قدر درد سے کہ عورت ماہی بے آب کی طرح تڑپتی ہے اور درد سے ہوش و حواس گم ہو جاتے ہیں اور رحم سے خون کی گٹھلیاں و جھلیاں بصورت چھیچھڑہ خارج ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اول تو عورت کو حمل ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر ہو جائے تو اسقاط حمل ہو جاتا ہے اور اگر بچہ پورے وقت پر پیدا بھی ہو جائے تو اٹھرا سے مر جاتا ہے۔ مگر جو مصیبت ہمراہ عورت کو اٹھانی پڑتی ہے۔ اس کو خدا ہی جانتا ہے۔ اسی طرح بعض عورتوں کو حیض بالکل ہی نہیں آتا۔ ان عوارض میں مبتلا ہونے کی بہت سی وجوہات ہیں مگر طوالت کے خوف سے ان کو نظر انداز کر کے وہ مجرب المجرب نسخہ جات درج کئے جاتے ہیں جو ان تمام عوارض کا قلع قمع کرنے کے لئے سبقتی اثر رکھتے ہیں۔ جن کی وجہ سے یہ مرض دامنگیر ہو خصوصاً پہلے نسخہ

کے استعمال سے خون کی کمی بھی پوری ہو جائے گی۔ خرابی جگر و معدہ کو درست کریگا خون بھی صاف ہو کر نہایت آسانی سے حیض آئے گا۔

نسخہ ملاحظہ ہو

ہینگ اصلی۔ زعفران اصلی۔ کشتہ فولاد ہر ایک تین ماشہ۔ صبر سقوطری مصفّٰی مرکی ہر ایک ایک تولہ جملہ ادویہ خوب باریک کر کے شہد کی مدد سے گولی بقدر نخود بنائیں ایک ماہ لگاتار صبح و شام ہمراہ گرم دودھ دیں۔ دوران استعمال ترشی و گرم اشیاء اور تیل۔ گڑ اور جماع سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اور جب ایام شروع ہونے کے آثار معلوم ہوں تو اسارون باریک کر کے تین ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ گرم جس میں گھی اور قند سیاہ شامل کر لیا جائے استعمال کریں اور ایام حیض میں تین یوم استعمال جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ایک ہی ماہ میں سب تکالیف دور ہو کر حیض صاف اور باقاعدہ آئیگا۔ اگر پہلے ماہ کچھ کسر رہ جائے تو دوسرے ماہ بھی استعمال جاری رکھیں۔ ان گولیوں میں کشتہ فولاد مندرجہ ذیل ڈالیں۔

کشتہ فولاد یوں تو کشتہ فولاد کی کئی ترکیبیں ہیں اور ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر ہے اور جس ترکیب کا فولاد میسر آئے اس میں ڈال سکتے ہیں۔ لیکن یہ کشتہ فولاد بہت عمدہ ہے۔ اس لئے اس کشتہ کا ڈالنا افضل ہے۔ یہ ضعف جگر کے لئے بھی نہایت اعلیٰ چیز ہے۔ اس کے استعمال سے بال سفید نہیں ہوتے۔

برادہ فولاد ۲ تولہ۔ ہلیلہ سیاہ ½ سیر۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ۔ آملہ ہر ایک ۲۰ تولہ۔ آب کیلہ ۶ سیر (چھلکا اتارنے کے بعد جو ڈنڈا سا باقی رہتا ہے۔ اسے کوٹ کر پانی نکالیں آب کیلہ یہی ہے) جملہ ادویہ علاوہ فولاد کے آب کیلہ میں تین شبانہ روز بھگو

چھوڑ دیں۔ بعد کو اسے جوش دیکر مل کر چھان لیں۔ پھر حاصل شدہ پانی میں برادہ فولاد
ڈال کر نرم نرم آگ پر پکائیں۔ جب ایک سیر رہ جائے تو اتار کر دھوپ میں رکھدیں
اور ہر روز تین چار بار ہلا دیا کریں۔ خشک ہونے پر بفضل تعالیٰ فولاد کشتہ ہوگا۔
بذریعہ کھرل باریک کریں اور دو پہلی دوا میں ڈالیں۔

صبر سقوطری کو مصفےٰ کرنے کی ترکیب

صبر سقوطری حسب ضرورت لیکر اس کو پانی میں گھول دیں جب اچھی طرح پانی میں حل ہو جائے اور مٹی نیچے بیٹھ جائے تو نتھار لیں اور آگ پر خشک کر لیں۔

چند دیگر مجربات جو ان عوارض میں مفید ہیں

حبوب بیقاعدگی حیض:۔ ہیرا ہینگ۔ ایلوا۔ مرکی۔ ریوند خطائی۔ ہر دا حد ۲ ماشہ زعفران ½ ماشہ۔ جملہ ادویہ باریک کر کے شہد سے گولی بقدر نخود بنا کر حیض سے تین روز پیشتر شروع کریں۔

سفوف بیقاعدگی حیض ریوند خطائی قلمی شورہ۔ جوا کھار۔ زیرہ سفید ہموزن سفوف بنا کر تین ماشہ صبح و شام ہمراہ شربت بزوری ایام سے تین دن پیشتر شروع کریں۔

جوشاندہ مدر حیض مشک طرامشیع ایک تولہ۔ پوست انناس ۹ ماشہ پوست خربزہ۔ تخم خربزہ۔ بادیان۔ پرسیاؤشان ہر ایک ۶ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ پانی میں جوش دیکر شربت بزوری ۴ تولہ ملا کر پلائیں۔ ایک ہی دفعہ کے استعمال سے حیض کھل کر آنے لگا۔

شافہ مدر حیض میوہ۔ نوشادر ہموزن اچھی طرح کوٹ کر شافہ بقدر تخم کھجور بنا کر دایہ سے اندر رکھائیں۔ فوراً حیض جاری ہوگا۔

کثرت الطمث

یعنی جب حیض مقررہ حد سے زیادہ آئے اور زیادہ دن یا ہمیشہ جاری رہے۔ اسکو کثرت الطمث کہتے ہیں۔ اس عارضہ سے مریضہ اس قدر کمزور ہوجاتی ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کی طاقت بھی نہیں رہتی۔ کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ اداسی ہمیشہ گلے کا ہار بنی رہتی ہے۔ عموماً یہ مرض جلق اور کثرت جماع کا نتیجہ ہے۔ بعض عورتوں کو کثرت اولاد کی وجہ سے رحم کے ڈھیلے ہوجانے کے باعث ہوجاتا ہے۔ ایام حیض میں کسی قسم کے جوش یا تحریک سے بھی یہ مرض ہوجاتا ہے۔ بعض دفعہ خاوند کے سرعت انزال میں مبتلا ہونے کے باعث خون کا ہیجان ہوکر رحم میں جمع رہنے سے بھی یہ عارضہ ہوجاتا ہے۔ اگر خون جلن کے ساتھ زیادہ آئے اور سیاہی مائل ہو منہ کا مزہ تلخ ہو تو غلبۂ صفرا سمجھیں۔ ایسی عورت کو اولاد کی امید تو کجا اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑ جاتے ہیں۔ لہذا اس کا جلد علاج کرانا چاہیئے۔

علاج: جملہ عوارضات کثرت طمث کیلئے یہ سفوف نہایت مفید اور لاجواب ہے۔ پھٹکری سفید۔ سرمہ سیاہ۔ کتھ سفید۔ سنگجراحت۔ ہر ایک تین ماشہ۔ کہربا شمعی۔ صدف صادق۔ اقاقیہ ہر ایک ۹ ماشہ۔ دم الاخوین۔ گوند ببول۔ کتیرا سفید ہر ایک چھ ماشہ۔ جملہ ادویہ باریک کرلیں۔ ۳ ماشہ صبح و شام ہمراہ پانی دیں۔

سفوف کثرت حیض: گل ستانی بریاں۔ گل ارمنی۔ گل مختوم۔ مازو سبز ناسفتہ۔ دم الاخوین۔ کہربا۔ پھٹکری۔ بیخ انجبار سفوف بناکر چھ ماشہ ہمراہ شربت انجبار دیں۔

حبوب کثرت حیض: رسونت مصفیٰ۔ گل ارمنی ہر واحد ایک تولہ۔ کہربا شمعی۔ گندھک آملہ سار مصفیٰ ہر ایک ایک تولہ۔

جوہر مازو (آگیلک ایسڈ) چھ ماشہ - افیم تین ماشہ - آب برگ نیم دس تولہ میں کھرل کرکے گولی بقدر ایک رتی بنا کر صبح و شام ہمراہ شربت انجبار دیں -

عوارضات رحم

اولاد پیدا ہونے کا انحصار رحم ہی کے درست رہنے پر موقوف ہے - رحم ہی میں نطفہ قرار پا کر پرورش پاتا ہے - اگر رحم میں کوئی نقص ہوگا تو عورت کی صحت میں ہمیشہ فتور رہیگا - خون حیض رحم ہی سے آتا ہے - اگر رحم میں نقص ہوگا تو ضروری ہے کہ ایام میں بھی نقص واقع ہو - رحم میں نقص عموماً پانچ طرح سے ہوتا ہے -

(۱) ورم رحم (۲) انقلاب رحم (۳) کشادگی رحم

(۴) چربی رحم (۵) رسولی رحم

ورم رحم

ایام حیض میں سردی لگ جانے سے عموماً یہ عارضہ ہو جاتا ہے - جسکی وجہ سے ملوں میں درد بہت شدت کا ہوتا ہے بخار، قے، پیاس، درد سر وغیرہ تکالیف ہوتی ہیں جن سے عموماً حیض میں نقائص واقع ہو جاتے ہیں - ایسی عورتوں کو کبھی حمل نہیں ہو سکتا - جماع کے وقت بھی سخت درد محسوس کرتی ہے جس سے بجائے لطف حاصل کرنے کے الٹی بے لطفی ہوتی ہے -

علاج :- بخار ذیل دجو شاندہ ایسی عورتوں کے لئے نہایت مجرب ہے - چیختی چلاتی مریضہ کو تسکین دینے والا نایاب نسخہ ہے -

پھٹکری - بابونہ ہر ایک پانچ تولہ - مکوہ ایک پاؤ - برگ نیم - امر دیل ہر ایک پا سیر جملہ ادویہ کو ایک بڑے دیگچہ میں ڈال کر دس سیر پانی ڈال کر خوب جوش دیں - اور چارپائی کی الٹی طرف بیٹھکر نیچے دیگچہ رکھکر بطریق مروجہ بھاپ دیں - اوپر کپڑا اوڑھے رکھیں - ہوا سے بچاؤ رکھیں - صبح و شام اسی کو جوش دیکر بھاپ دیں - حرارت کے

وقت اسی پانی کو نیم گرم کرکے استعمال کیا کریں۔ جب پانی ختم ہو جائے تو جدید ادویہ ڈال کر پھر بنالیں۔ اسکے ساتھ یہ جوشاندہ صبح و شام استعمال کریں۔

بنفشہ ۹ ماشہ۔ سونبر منقے ۷ دانہ۔ بادیان۔ گاؤزبان۔ بیخ کاسنی۔ مکوہ دانہ ہر ایک ۶ ماشہ جوش دیکر مصری ملاکر پلائیں۔

شیاف برائے ورم وصلابت رحم

نمک سیاہ۔ مغز پنبہ دانہ۔ ہر ایک ۲ ½ تولہ۔ باؤ بڑنگ ۴ تولہ۔ مغز نارجیل کہنہ ۵ تولہ۔ سمندر جھاگ ۳ تولہ۔ تخم سویہ ۱ تولہ۔ جاوتری ۴ ماشہ۔ اجوائن خراسانی ۹ ماشہ۔ مغز بادام ۱۲ عدد۔ علیحدہ علیحدہ کوٹ کر ملاکر شہد ۵ تولہ۔ قند سیاہ کہنہ ۱ تولہ۔ روئی بقدر ضرورت ملاکر اسقدر کوٹیں کہ یک جان ہو جائیں۔ پھر شافہ گاؤدم بقدر کھجور بنا کر رات کو اندر رکھیں۔ اس سے بکثرت اخراج رطوبت غلیظہ و متعفنہ ہوکر ورم رحم دور ہوگا۔ تین چار روز کے بعد صرف روغن گاؤ سے روئی تر کرکے حمول کریں۔

پوٹلی برائے ورم رحم

باؤ بڑنگ۔ کف دریا۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ بیروزہ خشک نمک لاہوری ہر واحد ۶ ماشہ باریک کرکے چھوٹی چھوٹی پوٹلیاں بنا کر رحم کے نیچے اور دائیں بائیں رکھائیں۔ ایک ہفتہ میں مکمل آرام ہوگا۔ نہایت بینظیر علاج ہے۔

ورم رحم کا یکروزہ علاج

اسبغول ایک تولہ کی بارہ پوٹلیاں ململ کے کپڑے میں ذرا ڈھیلی کرکے بنائیں۔ بعدہ عرق مکوہ سبز دو تولہ۔ عرق گلاب آتشہ ½ پاؤ ملاکر وہ پوٹلیاں بھگوئیں۔ شام کو بھگوئیں۔ صبح ایک پوٹلی مقام متورم رحم پر رکھائیں اور دو گھنٹہ بعد تبدیل کرتے جائیں۔ شام تک ورم بالکل جاتا رہے گا۔ اگر کچھ کسر رہ جائے تو دوسرے روز مزید عمل کریں۔

روغن اکسیر ورم رحم

باؤ بڑنگ دو جز۔ بیروزہ خشک ایک جز۔ نمک

خوردنی ایک جزو۔ سمندر جھاگ ایک جزو۔ روغن کنجد میں کھرل کرکے گولیاں بناکر بذریعہ پتال جنتر تیل نکالیں۔ گلیسرین ۱½ اونس میں روغن مذکور ۹۰ قطرے ملاکر رکھیں۔ رات کو روئی اس روغن میں تر کرکے رکھیں۔ صبح نکالیں۔ نہایت لاجواب اور اکسیر صفت تیل ہے۔

انقلاب الرحم

یعنی رحم کا ٹل جانا۔ زیادہ نیچے ہوتا یا باہر نکل آنا یا کسی طرف کو ٹیڑھا ہو جانا۔ عام طور پر ان عورتوں کو ہوتا ہے جو بعد وضع حمل جلد چلنا پھرنا شروع کردیتی ہیں بعض کو کثرت جماع سے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔ پیشاب کو زیادہ دیر تک روکنے کی عادت ڈالنے سے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔ کمزوری سے جب رحم کی رگیں ڈھیلی پڑ جائیں تو یہ عارضہ ہو جاتا ہے اس کا خاص علاج کوئی نہیں۔ ڈاکٹر لوگ تو صرف ربڑ کا چھلا ہی لگاتے ہیں طب یونانی میں بھی کوئی خاص علاج نہیں۔ مگر پھر بھی ایک نسخہ لکھا جاتا ہے جس سے رحم اپنی اصلی حالت پر آجائے گا۔

سمندر جھاگ ۳ ماشہ۔ روغن گل۔ گودہ املتاس ہر واحد دو تولہ۔ عرق مکوہ سبز ۳ تولہ۔ زردی بیضہ مرغ ایک عدد شافہ بناکر رکھیں۔ اس کے استعمال سے چند دنوں میں رطوبات غلیظہ خارج ہونگی پھر عنبر مشک ہر یک ۲ ماشہ۔ مرتا ریند ناسفتہ ایں خورد گوند ڈھاک پھلی کیکر ہر واحد ۵ ماشہ باریک کرکے پوٹلیاں بناکر رحم کے سامنے اور نیچے رکھائیں۔ چند روز میں رحم اپنی جگہ مستحکم ہو جائیگا اور باہر نہ نکلے گا۔ دوران علاج میں حرکت اور محنت کا کام سے پرہیز لازمی ہے۔

کشادگی رحم بعض اوقات رحم کا منہ اتنا کھل جاتا ہے کہ اس میں نطفہ نہیں ٹھہر سکتا۔ ایسی عورتوں کو بوقت جماع پانی زیادہ

خارج ہوتا ہے۔ اور جائے مخصوصہ ہر وقت تر رہتی ہے اس سے عموماً کثرت طمث کی شکایت ہو جاتی ہے اس کا علاج شافی سے جلد ہو جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی نسخہ استعمال کریں۔ اس سے رحم کا منہ تنگ ہو کر قابل حمل ہو جائے گا۔

علاج (۱) کف دریا۔ مغز تخم املیلہ ہموزن باریک کر کے رحم کے سوراخ میں داخل کریں۔ رحم فوراً سخت ہو جائے گا۔

(۲) مازو۔ مائیں سنبال ہموزن باریک کر کے ایک چٹکی ڈالیں۔ رحم کا منہ فوراً تنگ ہو جائے گا۔

(۳) مازو۔ مائیں پھٹکری۔ کتھ۔ دال ہموزن باریک کر کے پوٹلی بنا کر اندر رکھیں۔ رحم کا منہ فوراً سخت ہو جائے گا۔

کھانے کے لئے معجون موچرس استعمال کرائیں۔ عورتوں کے لئے ممد جات معجون ہے ہر قسم کی رطوبت کو جذب کر کے رحم کو تنگ اور قابل اولاد بناتی ہے۔ کمر کو مضبوط کرنے والی لاجواب چیز ہے۔

نسخہ معجون موچرس

موچرس۔ سمندر سوکھ۔ گوند ڈھاک۔ کمرکس۔ خار خشک۔ سفوف چھلی کیکر ہر ایک و ماشہ موصلی سفید۔ خولنجان۔ لودھ افغانی ہر واحد ایک تولہ باریک کر کے ۱/۴ سیر روغن زرد میں اس قدر بھونیں کہ خوشبو پیدا ہو جائے۔ پھر کھانڈ ۲۰ تولہ ملا کر حل کریں اور دو چار منٹ ہلا کر اتار لیں۔ ۱/۲ تولہ ہر روز بوقت صبح استعمال کریں۔

چربی رحم بعض عورتوں کے رحم پر چربی چڑھ جاتی ہے جس سے نطفہ رحم میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ایسا عموماً فربہ عورتوں کو ہوتا ہے جس سے عسر الطمث اور احتباس الطمث کی شکایات پیدا ہو جاتی ہیں۔

علاج:۔ نسخہ جات مندرجہ ورم رحم ۲،۳ استعمال کرانے سے چربی ڈھل جاتی ہے۔ ایسی عورتوں کے لئے بعض حیض مندرجہ ذیل خانے استعمال کرنا ممد حمل ہے۔ حیض کے پہلے نسخہ جات ۲،۳ (جو ورم رحم کے بیان میں درج ہیں) اور بعد حیض نسخہ جات حیض ذیل استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

نسخہ نمبر ۱ ریش برگد در سایہ خشک کردہ باریک کرکے شیر دختر سیاہ میں گوندھ کر شافہ بقدر کھجور بنا کر بعد غسل حیض بوقت نہ پہر رحم میں رکھیں شام کو نکالیں اور شب کو مقاربت کریں۔ اسیطرح سات یوم عمل کریں۔ انشاء اللہ پہلے ہی ماہ حمل قرار پائے گا۔ ورنہ دوسرے تیسرے ماہ ضرور کامیابی ہوگی۔

نسخہ ۲ مغز کپاس۔ پتہ مرغابی ہموزن لیکر بطریق بالا استعمال کرنے سے شرطیہ کامیابی ہوگی۔

رسولی رحم بعض اوقات رحم میں رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو کہ دانہ مٹر کے برابر یا اس سے بڑی ہوتی ہیں ایسی عورتوں کو حمل ہونا مشکل ہے اگر حمل ہو بھی جائے تو مریضہ کی ہلاکت کا باعث ہوتا ہے اس سے درد اور حیض کی تکالیف بھی زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ جاہل لوگ اسے حمل ہی تصور کر بیٹھتے ہیں۔ مگر یہ ایک خطرناک مرض ہے سو اگر بڑھ جائے تو مریضہ کی جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ رسولیاں بتدریج بڑھتی رہتی ہیں اور جس قدر عورت کمزور ہوتی چلی جائے گی رسولی بڑھیں گی لہذا شروع میں جبکہ رسولیاں تکلیف دہ علامات پیدا نہ کریں۔ ایسی ادویہ یا تدابیر اختیار کریں۔ جن سے رسولیوں کی پرورش رک جائے۔ ایسی حالت میں "دوائے سیاہ" استعمال کرائیں جو خون کے زہریلے مواد کو جذب کرکے رسولیوں کو خشک کریگی۔

دوائے سیاہ رسکپور ۱ تولہ۔ ماجو ۳ عدد۔ سپاری تیلیہ سوختہ ۳ عدد خوب باریک کرکے ایک رتی قیمہ میں ملا کر صبح کے وقت کھلائیں۔

بصورت مجبوری ہمراہ سکہ دیں۔ اندرونی استعمال کے لئے گلیسرین والا روغن مندرجہ ورم رحم استعمال کرائیں اور مقوی اغذیہ کا استعمال رکھیں۔

ان حالات میں کشتہ مرگانگ جس کی ترکیب عاصوف ہے بھی نہایت مفید ثابت ہوا ہے مگر قلعی کی بجائے نقرہ شامل کرنی چاہئے اس سے جسمانی قوت بڑھیگی اور رسولیاں بھی تحلیل ہوجائیں گی۔

اگر رسولیاں بڑھ جائیں تو پھر سوائے عمل جراحی کے اور کوئی چارہ نہیں ہے۔

سیلان الرحم

جس طرح مردوں میں مرض جریان سے تباہ کن نتائج پیدا ہوتے ہیں اسی طرح عورتوں کو سیلان الرحم صحت کیلئے گھن کا کام دیتا ہے ہزاروں عورتوں کی صحت اور حسن و شباب اس موذی مرض کی نذر ہو جاتا ہے۔ چہرہ زرد، اشتہا ندارد، تلووں میں درد، جماع کے وقت بجائے سکھ کے طرفین کو دکھ۔ ایسی عورت کو بھی حمل نہیں ہو سکتا۔ اگر ہو بھی جائے تو اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ اگر کار قضا حمل پورے دنوں پر پہنچ جائے اور بچہ سلامت پیدا ہو بھی جائے تو طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر مرجاتا ہے اس مرض میں رحم سے سفید رطوبت خارج ہوا کرتی ہے۔ جو بعض عورتوں میں انڈے کی سفیدی کی مانند لیسدار اور بعض میں سخت بدبودار ہوتی ہے ایسی عورت کو مرد ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ کیونکہ مرد کو اس کی صحبت سے کچھ لطف نہیں آتا۔ بلکہ الٹا نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔

علاج:۔ دوا استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ اندام نہانی کو صاف رکھا جائے اس مقصد کے لئے نیم گرم جوشاندہ منسپال میں پھٹکری حل کر کے دن میں دو تین بار دھوئیں۔

اکسیر سیلان الرحم کشتہ قشر بیضہ مرغ - گل دھاوا - مائیں ہر واحد ۱ تولہ موچرس سینگجراح - گوند ڈھاک ہر واحد ۲ تولہ گل اسپتی ۱۰ ماشہ - مصری ۵ تولہ سفوف بنا کر ۶ ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ دیں -

سفوف ببول درخت کیکر کی گوند - گل - پھلی - پوست ہموزن سفوف بنا کر ہموزن کھانڈ بنائیں - چھ ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ دیں -

سفوف مفید سیلان گل دھاوا - گل فوفل - موچرس - گوند مولسری ہموزن - سفوف بنا کر کھانڈ شامل کرکے ہمراہ آب تازہ دیں -

معجون فوفل غایت درجہ کی مفید و مجرب معجون ہے - سیلان وغیرہ دور ہو کر بدن مضبوط اور چہرہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے -

سپاری دکھنی - چھوارہ ایک ایک پاؤ جبھٹا ۱ تولہ ہر سہ کو شیر گاؤ تین سیر میں پکائیں کہ کھویہ ہو جائے - پھر پیس کر دال مونگ دس تولہ زو امستہ ایک پاؤ دونوں کو روغن گاؤ ایک سیر میں بریاں کریں - اور قند سفید تین سیر کا قوام کرکے ملائیں - صمغ عربی بریاں ایک پاؤ مغز بادام ۱/۴ سیر سیکر دخل کریں اکھر خار خشک ۱/۲ سیر گوند ڈھاک مغز نارجیل ایک ایک پاؤ - ثعلب مصری - دار چینی - لونگ - الائچی خورد - سونٹھ ہر ایک ایک تولہ - جدوار - سیاہ دری - گل پستہ - گل سپاری ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر ملائیں اگر ہو سکے تو زعفران و مشک بھی شامل کر لیں ہر روز دو تولہ استعمال کیا کریں -

مرجان کو آگ میں جلا کر کشتہ کریں ایک ماشہ صبح و شام پانی کے ہمراہ دینا نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے -

مرگانگ بھی سیلان الرحم کے لئے ایک اعلیٰ چیز ہے - ایک رتی صبح و شام

مکھن یا ملائی ہیں دیں۔

اختناق الرحم

یہ مرض مرگی کی مانند دورہ سے ہوتا ہے سب سے پہلے شکم سے ایک گولا سا اٹھکر اوپر کو چڑھتا اور گلے میں جا اٹکتا ہے۔ جس کو مریضہ بار بار نگلنے کی کوشش کرتی اور اس کام گھٹنے لگتا ہے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ اور مریضہ یکایک چیخ مار کر بیہوش ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگتے ہیں اور سرد ہو جاتے ہیں۔ مریضہ جلد جلد سانس لینے لگتی ہے بعض عورتیں دورے کی حالت میں واہیات بکتی ہیں اکثر اپنے سر کے بال نوچتی ہیں۔ اور سر دیوار وغیرہ پر مارتی ہیں۔ جب دورہ کم ہو جاتا ہے تو مریضہ ہانپنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد ہوش آجاتا ہے۔ جاہل لوگ اس کو آسیب اور جن بھوت کا عمل سمجھکر تعویذ دھاگوں میں وقت ضائع کرتے ہیں مگر یاد رہے کہ مرگی کی طرح ایک مرض ہے جسکو ہسٹیریا اور بائو گولہ کہتے ہیں۔ مرگی میں اور اس میں عام فرق یہ ہے کہ مرگی والے کے منہ سے دورے کے وقت جھاگ نکلتی ہے۔ مگر اختناق الرحم کی مریضہ کو ایسا نہیں ہوتا۔ جن عورتوں کو جلق کی عادت رہی ہو یا احتباس طمث و نفاس ہو یا شادی میں تاخیر ہو یا مرد و عورت سرعت انزال کا مریض ہو اور عورت کی خواہش پوری نہ کر سکتا ہو اور عورت کو ہر دم جماع کا خیال رہتا ہو۔ ایسی عورتوں کو یہ مرض ہو جاتا ہے ایسی عورتوں کو کبھی حمل نہیں ہوتا۔

علاج۔ غیر شادی شدہ عورت کی شادی ہونے پر یہ مرض خود بخود کافور ہو جاتا ہے۔ ایسی عورتوں کے علاج میں وقت ضائع نہ کرنا چاہئے بلکہ فوراً شادی کر دینی چاہئے۔ اور اسباب مرض کو رفع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دورہ کے وقت ہینگ سداب اور سرکہ ملا کر سنگھائیں یا نوشادر اور چونہ ملا کر سنگھایا جائے۔ خوشبودار اشیاء کا نقصان ممنوع ہے

اندرونی استعمال کیلئے مندرجہ ذیل میں سے کوئی نسخہ استعمال کریں انشاءاللہ ضرور فائدہ ہوگا

حب جلدوار ہینگ۔ کافور۔ کونین سلفاس۔ جدوار خطائی ہموزن جملہ ادویہ خوب کھرل کرکے پانی کی مدد سے گولی بقدر نخود دیناکر صبح و شام ہمراہ دودھ استعمال کراکر اس کا فوری اثر ملاحظہ کریں۔

حب تنکار سوہاگہ سفید ۱½ تولہ۔ زنجبیل ۳ تولہ۔ نمک شیشہ ۹ ماشہ ہینگ ۳ ماشہ جملہ ادویہ آب ادرک میں کھرل کرکے گولی بقدر کنار دشتی بنائیں۔ دورے کے وقت پانی میں گھول کر حلق میں ٹپکائیں پھر دورہ نہ ہوگا۔

حب اختناقی ہینگ ا تولہ۔ جند بیدستر۔ سنبل الطیب ہر ایک ۶ ماشہ اجوائن خراسانی ۲ تولہ۔ زعفران ۲ ماشہ۔ تمام ادویہ باریک کرکے پانی کی مدد سے گولی بقدر نخود بنائیں۔ صبح شام ایک گولی پانی سے دیں۔ اور عطر گلاب کا شافہ رحم میں رکھیں۔

سفوف ہسٹیریا اس مرض کیلئے بے خطا و مجرب دوائی ہے۔ ہینگ ۱½ تولہ نمک سنگ۔ نمک دریا۔ زنجبیل۔ فلفل دراز۔ نمک سونچل ہر ایک ۶ ماشہ۔ رس لیموں ۲ سیر ہمہ ادویہ کوفتہ بیختہ رس لیموں میں ڈالیں۔ جب خمیر اٹھ آئے تو زمین میں دفن کردیں۔ اکیس روز کے بعد نکال کر کام میں لائیں۔ ۳ سے ۶ ماشہ تک ہمراہ آب گرم دیں۔

کمزوری و فربہی جسم

اولاد نہ ہونے میں عورت کے کمزور و فربہ ہونیکا بھی بہت تعلق ہے۔ جب عورت کمزور ہوگی اور جسم میں خون بجائے نام ہوگا۔ تو ضرور ہے کہ حیض میں بھی نقص رہے گا

جب حیض میں نقص ہوگا تو حمل کیسے قرار پائے گا۔ بعض عورتیں اس قدر نازک اندام ہوتی ہیں کہ جماع کی تاب نہیں رکھتیں اور اس سے جان چراتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو انزال بھی نہیں ہوسکتا منی کی کمی ہوتی ہے تو حمل کیسے ٹھہرے گا۔ ایسی عورتوں کو مرغن، طاقتور اور خون پیدا کرنے والی ادویہ واغذیہ استعمال کرائیں۔ تاکہ جسمانی کمزوری دور ہوکر جماع کے قابل ہوسکے اور حمل قرار پاسکے معجون نوفل اکرشتہ فولاد جس کا ذکر ہو چکا ہے اس مقصد کیلئے فائدہ رساں ہیں۔

اسی طرح فربہ عورت کو بھی حمل ہونا مشکل ہے۔ ایسی عورتوں کے رحم کے آگے عموماً چربی آجاتی ہے جس کا ذکر آچکا ہے اور ایام میں بھی نقص واقع ہوجاتا ہے۔ بعض اسقدر موٹی ہوتی ہیں کہ فعل جماع پوری طرح سرانجام نہیں دیا جاسکتا۔ رحم تک عضو نہیں پہنچ سکتا جس سے عورت کی خواہش پوری نہیں ہوتی اور حمل نہیں ہوسکتا۔ حمل اس وقت ہوسکتا ہے جبکہ مرد و عورت منزل ہوں اور کرم منویہ ملکر حمل قرار پائے۔ یہ تب ہی ہوسکتا ہے کہ مرد کا عضو رحم تک پہنچے جس کی وجہ سے عورت منزل ہو۔

علاج:۔ اصل سبب کو رفع کیا جائے۔ مرغن۔ نشاستہ دار۔ چربیلی غذائیں استعمال نہ کرائیں۔ مریضہ کو ورزش اور ریاضت کرائی جائے۔ پیدل سیر کرائی جائے۔ مسہل دیا جائے۔ پیشاب اور پسینہ لانے والی ادویہ استعمال کرائیں۔ گرم خشک ادویہ دیں مریضہ کو مسلسل روزے رکھوائیں اور افطار کے وقت گرم خشک ادویہ دیں۔ نسخہ ذیل اس مقصد کے لئے بہت مفید ہے۔

نانخواہ۔ بادیان۔ سداب۔ زیرہ کرمانی ہر ایک یکتولہ۔ لک مغسول دو تولہ۔ مرزنجوش۔ بورہ ارمنی ہر ایک تین ماشہ۔

سفوف بناکر چار ماشہ ہمراہ عرق زیرہ کرمانی دیں۔ اور پانی کی جگہ بھی یہی عرق پلائیں۔

نفرت بین الزوجین

جب عورت مرد میں محبت اور دلی کشش نہ ہوگی تو وصال سے فرحت اور نطفہ کا عقد ہوگا مگر جب دل ہی آپس میں نہیں ملتے تو عقد ہونے والی تو میں آپس میں کب مل سکتی ہیں یہ ایک قدرتی امر ہے آپس میں محبت و الفت ہوگی تو کرم منویہ کی بھی آپس میں کشش ہوگی جس کا نتیجہ حمل کی صورت میں ہوگا۔ بصورت دیگر تمام عمر لاولدی اور نفرت و حقارت میں گذرے گی اسکا علاج سوائے اسکے اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہر دو علیحدگی اختیار کرلیں (طلاق) اور اپنی حسب خواہش جوڑ تلاش کرلیں۔ جس سے روز کے لڑائی جھگڑے ختم ہو جائیں۔ زندگی بھر عیش و عشرت سے گذرے اور تلخ زندگی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے۔

جب مذکورہ اسباب کا کلی طور پر خاتمہ ہو جائے اور بے قاعدگی حیض دور ہو جائے رحم کا ورم وغیرہ رفع ہو جائے اور اختناق الرحم کے دورے موقوف ہو جائیں سیلان الرحم کی بھی شکایت باقی نہ رہے تو سمجھ لیجئے کہ اگر کوئی مجبل دوا دی جائے تو کامیابی بہت جلد پاؤں چومے گی اور بے آباد گھر آباد نظر آئیں گے۔

نسخہ جات ذیل وہ چوٹی کے مجربات ہیں جن سے ناکامی ہونی مشکل ہے۔

سفوف بقائے نسل انسانی

اپنے افعال میں بہت کم خطا کرنے والا نایاب سفوف ہے۔

ریش برگد۔ ریش پیپل۔ طباشیر۔ دانہ الائچی خورد ہر ایک ۲ تولہ۔ برادہ عاج ۴ تولہ۔ سفوف بنا کر بعد طہر حیض ۳ ماشہ صبح و شام دودھ سے دیں اور شب کو مقاربت کریں سات یوم تک عمل جاری رہے گا۔ وہ نہ دوسرے یا تیسرے ماہ ضرور کامیابی ہوگی۔

سفوف گوہر مُراد

یہ سفوف بھی لاجواب چیز ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

بادرنجبویہ۔ برادہ علاج۔ گل گاؤزبان۔ سداب۔ گل سرخ۔ صندل سفید۔ جادتری جاول کشنیز ہر ایک سات ماشہ زعفران۔ دم الاخوان۔ گل ارمنی۔ کہربا۔ لسبد مرجان مروارید ناسفتہ۔ شاخ گوزن سوختہ ہر ایک تین ماشہ۔ عنبر مشک ایک ایک ماشہ لسبد مرجان۔ مروارید کو دو یوم عرق گلاب میں کھرل کرکے ورق نقرہ چھ ماشہ ملا کر مزید ایک یوم کھرل کریں۔ ایک ماشہ بعد طہر حیض سات دن تک ہمراہ عرق گلاب دیں۔

حبوب مجبل

کستوری دو رتی۔ افیم۔ جائفل۔ زعفران ہر واحد ایک ماشہ۔ برگ بھنگ تین ماشہ سپاری دکھنی تین ماشہ۔ لونگ چھ عدد۔ گڑ پرانا چھ ماشہ باریک کرکے گولی بقدر کن بیر بنا کر صبح۔ دوپہر شام ایک ایک گولی ہمراہ آب دیں۔ تین یوم تک کامیابی ہوگی۔

سفوف ریشہ

ریشہ پیپل۔ ریشہ برگد ہموزن سفوف کریں۔ مٹھائی پیڑہ وزنی ۵ تولہ میں ایک تولہ سفوف ملا کر بعد طہر حیض اسی دن خانم کو کھلائیں۔ اور غذا کے بجائے بھی پیڑے کھلائیں۔ رات کو جماع سے حمل قرار پائے گا۔

ایک ہی بار میں حمل ہو

گائے کے گھی میں عنبر حل کرکے مرد ملا کر جماع کرے اسی وقت حمل ہو جائیگا۔

شافہ مجبل

بلور۔ سنبال۔ مائیں۔ پھٹکری۔ جائفل ہموزن خوب باریک کرکے شہد خالص ملا کر شافہ بنائیں۔ بعد طہر حیض تین یوم رکھیں۔ چھٹے دن جماع کریں۔ حاملہ ہوگی۔

معجون مجبل

یہ نہایت ہی لاجواب معجون ہے۔ اسکے استعمال سے حمل نرینہ ہوتا ہے نہایت خوبصورت اور طاقتور بچہ پیدا ہوتا ہے۔ حمل نرینہ کیلئے شرطیہ نسخہ ہے۔

مروارید ناسفتہ ۱۰ ماشہ۔ درونج ۱۲ ماشہ ثعلب مصری ۲۰ ماشہ۔ سعالی خولنجان بہمن سرخ بہمن سفید۔ مرجان۔ بکری کا پتہ ہر ایک ۵ ماشہ۔ شہد خالص دوگنا بطریق معروف معجون بنائیں۔ بعد حیض ۱۰ ماشہ بوقت شام ہمراہ عرق گلاب پئیں بعدہ جماع کریں

نئی جوانی

مصنفہ

عالیجناب پنڈت کرشن کنور دت صاحب شرما۔ ایڈیٹر رسالہ آبحیات

وہ نہایت درجہ دلچسپ اور علمی طور پر مفید و مستند کتاب جسکی ہر شادی شدہ جوان اور بوڑھے کو یکساں ضرورت ہے جوانی اور جوانی کی لذتیں۔ جوانوں کی لذتوں کی ضرورت سے بڑھی ہوئی حرص و ہوا کے نتائج یعنی گمراہیاں اور ان کی وجہ بامات کی تباہیوں کے رنگین کھیل اور انکا انجام۔ پوشیدہ تعلقات کی لذتیں اور منفعت وغیرہ وغیرہ مرد و عورت کے پوشیدہ تعلقات کے کچھ ہی قسم کے بیسیوں پہلوؤں پر نہایت دلچسپ انداز میں بحث کرنیکے بعد اسمیں وہ کم خرچ اور بالانشین علاج تحریر کیا گیا ہے جو برسوں کے نامردوں کو مرد دل بنا دیتا ہے اور جسے نہایت آسانی سے سمجھا اور عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ جنہوں نے غلط کاریوں سے اپنے آپکو تباہ و برباد کیا ہے اور اب عورت کے قابل نہیں رہے وہ اس کتاب کے مطالعہ سے گھر بیٹھے اپنا علاج نہایت آسانی سے کر سکتے ہیں۔ کتاب میں خوبی یہ ہے کہ اسمیں سنی سنائی کوئی بات نہیں لکھی گئی بلکہ سب باتوں کو مصنف نے اپنے تجربات کی روشنی میں لکھا ہے اسمیں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں ہے

قیمت ۸؎ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

گپتا اینڈ کمپنی نمبر ۲ ٹوہانہ ایس پی ریلوے

سرعت انزال

امراض رحم میں مبتلا جتنی عورتیں میرے پاس آئیں ان میں سے ستر فیصدی (عورتیں) رحم میں لہو جم جانے کی شکایت میں مبتلا تھیں ——— جس کی وجہ ادھورا جماع تھا ——— مرد کی منی جب جلد خارج ہو جاتی ہے اور عورت کا کچھ نہیں بنتا تو اس سے عورت کے رحم میں نقص آ جاتا ہے ——— بے سمجھ خاوند نہیں جانتے کہ عورت کے اعضائے تناسل کو بھی ڈھیلا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اسے بھی انزال ہونا چاہئے ورنہ وہ بیمار پڑ جائیگی ——— ڈاکٹر ایلس

شادی شدہ عورتوں میں ہسٹیریا کا مرض جو پایا جاتا ہے۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے کہ انکی آرزوئے مواصلت کی پوری طرح تکمیل نہیں ہوتی اور ان کا ذوق و شوق تشنہ رہ جاتا ہے۔ اس کی مثال تم یہ سمجھ لو کہ کوئی شخص گرمی میں سفر کرنے کے بعد اور راہ میں طرح طرح کی تکلیفیں اٹھانے کے بعد کسی نخلستان میں پہنچے پیاس کے مارے بیدم ہو رہا ہو ہونٹ سوکھ گئے ہوں۔ زبان پر کانٹے پڑ گئے ہوں العطش العطش پکار رہا ہو اور کوئی شخص شیریں خوشگوار سرد پانی کا ایک جام اسکے ہونٹوں تک پہنچا۔ اسوقت وہ کس بیتابی سے جام کو منہ لگائیگا۔ اسوقت اگر کوئی شخص ہاتھ بڑھا کر جام اس سے چھین لے تو اسکی وحشت و اضطراب و رنج کا کیا عالم ہوگا۔ یہی حال عورت کا سمجھ لو جب اسکے جذبات برانگیختہ ہو جاتے ہیں۔ اسکے جسم کا ذرہ ذرہ جوش ذوق و شوق میں رقص کرنے لگتا ہے اور وہ تکمیل لذت کی امیدوار ہوتی ہے۔ اسوقت مرد کا جوہر حیات خارج ہو جاتا ہے اور غریب عورت پھر تشنہ کی تشنہ ہو جاتی ہے۔

(عروس نو)

سُرعت انزال

(از قلم جناب حکیم محمد فضل الٰہی صاحب اکمل صدیقی سیالکوٹ)

سرعت انزال ایک عالمگیر مرض ہے۔ نہایت خوفناک اور حیران کن۔ جو انسانی جذبات اور خواہشات کی تکمیل میں رخنہ پیدا کرتا اور فریق ثانی سے خجالت و ندامت اور شرمندگی دلاتا ہے۔ عہد شباب کی جملہ لذات کا دشمن ثابت ہوتا ہے۔ جنسیات کے ماہرین اور فضلا اس امر پر متفق ہیں کہ دور حاضرہ میں اس موذی مرض میں ننانوے فیصدی اشخاص مبتلا پائے گئے ہیں۔ مشاہدات و تجربات بھی اس کے موید ہیں۔ اس اہم ترین اور ہمہ گیر مرض کے متعلق ضروری معلومات و ہدایات اور اصولی علاج لکھا جاتا ہے۔ یقین ہے کہ قارئین محترم استفادہ فرمائینگے اور جامع سطور کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

نام

طب یونانی اور اردو میں اسے سرعت انزال کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ویدک طب میں شیگھر و بیرج پات اور سنسکرت میں شیگھر پتن کے نام سے نامزد کرتے ہیں اور ڈاکٹری میں "پری میچور اجیکولیشن" کے نام سے پکارتے ہیں۔

کیفیت

وظیفۂ زوجیت کی ادائیگی کے موقعہ پر تادیر نہ ٹھہرنے اور فوراً منزل ہو جانے کو سرعت انزال کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ شدت مرض کی حالت میں تو اس وظیفہ کے تخیل ہی سے کامل یا غیر کامل خیزش و انتشار پیدا ہو کر فی الفور مادۂ تولید خارج ہو جاتا ہے اور جوش مردانگی کافور ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں تو حالات اسقدر بدتر ہوا کرتے ہیں کہ خیالات شہوانیہ کے تصور سے ہی یا اعضائے خاص سے کسی ملائم کپڑے کے چھو جانے سے خیزش ہو کر یا بغیر خیزش کے ہی معمولی سا دغدغہ محسوس ہو کر "جوہر حیات" اخراج پذیر ہو جاتا ہے۔

اسباب

سرعت انزال کے اسباب بالعموم حسب ذیل ہوا کرتے ہیں:۔

(۱) ورم غدۂ قدامیہ (۲) سوزاک (۳) سنگ مثانہ (۴) خراش مثانہ (۵) عصبی کمزوری (۶) کرم شکم (۷) سوزش معدہ (۸) حشفہ پر جلد کا غلاف (۹) خراش حشفہ (۱۰) سوزش حشفہ (۱۱) بواسیر (۱۲) جلق (۱۳) اغلام (۱۴) کثرت وظیفۂ زوجیت (۱۵) فاسد خیالات (۱۶) ضعف عزائم اور طبیعت کا متوحش ہوجانا بھی اس کے اسباب میں داخل ہے۔ عام طور پر جن عوارضات کے ماتحت یہ مرض وقوع پذیر ہوتا ہے لکھدئے گئے ہیں۔ لیکن اطباء قدیم نے حسب ذیل پانچ اقسام میں سرعت انزال کا عارض ہونا تقسیم کر دیا ہے۔

۱۔ قوت ماسکہ کا ضعف ہوجانا باعث مرض ہے۔

۲۔ کثرت مادہ منویہ سے بھی یہ مرض پیدا ہوجاتا ہے۔

۳۔ حرارت و حدت مادہ منویہ سے بھی مرض سرعت کی شکایت ہوجاتی ہے۔

۴۔ جملہ اعضائے رئیسہ دل و دماغ۔ معدہ اور جگر وغیرہ کے کمزور ہوجانے سے بھی یہ تکلیف ہوجایا کرتی ہے۔

۵۔ مادۂ تولید کے رستوں کے وسیع و کشادہ ہوجانے سے بھی مرض سرعت کا عارض ہوجانا یقینی امر ہے۔

اسباب خاص

صاحبان علم و تجربہ اور اہل الرائے حضرات کے خیال میں سرعت انزال۔ جریان احتلام اور ضعف باہ وغیرہ وغیرہ امراض محض جلق، کثرت وظیفۂ زوجیت اور اغلام جیسی قبیح اور نامراد عادات کے نتائج کے طور پر ظہور پذیر ہوا کرتے ہیں۔ یہ خیال ہی نہیں بلکہ ایک حقیقت مصدقہ ہے ان تینوں ناپاک۔ مکروہ اور غارت گر صحت و شباب عادات سے سرعت انزال

وغیرہ امراض کیوں پیدا ہوتے ہیں۔ بغور سنئے کہ جب جلق میں ہاتھ کے کھردرے پن سے اغلام میں مقعد کے اعصاب کی رگڑ سے اور کثرت مباشرت میں بار بار احلیل و حشفہ کے اعصاب کو کثرتِ کار کے باعث ذکاوت حس میں مبتلا ہونا پڑتا ہے تو اس کے ساتھ ہی مادۂ تولید کے غیر طبعی اخراج کے سبب خون کا جذب بڑھ جاتا ہے۔ یہانتک کہ خصیتین غیر نضج یافتہ اور ناقص مادہ کو اوعیہ منویہ کی طرف بھیجنا شروع کر دیتے ہیں اس کی بجائے خصیوں میں جذب ہوکر دوسرا خون متصلہ شرائین سے آموجود ہوتا ہے۔ خون کے انجذاب کا یہ سلسلہ اعضائے ہضم تک جا پہنچتا ہے چنانچہ اول تو کچھ مدت تک جسم اور دیگر اعضائے بدنی کیلئے آلات ہضم جلد جلد اغذیہ بہم پہنچانے کا کام سرانجام دیتے ہیں جس سے اشتہا بڑھ جاتی ہے اور رطوبت معدی اور معوی کا ترشح غیر معمولی طور پر بکثرت ہو جاتا ہے۔ آخرش ان رطوبات کے ترشح میں غیر معمولی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ معدہ اور امعاء کا اپنی ساخت اور افعال کے لحاظ سے ضعیف و نحیف ہونا لازمی امر ہے۔ تحلیل غذا میں بیقاعدگی رونما ہو جاتی ہے۔ جسم اور اعضائے جسم کو بدل ما یتحلل نہیں پہنچتا۔ جو تحلیل شدہ اجزاء کا قائمقام ثابت ہو سکے۔ اور بدن تغذیہ حاصل کر کے اپنی صحت و قوت برقرار رکھ سکے۔ لہذا جسم اور اعضائے رئیسہ کے ساتھ اعصاب بھی لاغر و کمزور ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جلدِ قضیب اور حشفہ کے اعصاب میں قدرتی طور پر غیر معمولی حس ہوتی ہے جس کے باعث قضیب میں نعوظ و انتشار ہوتا اور بوقت وصال احساس لذت ہوتا ہے لیکن جب جلق اور اغلام جیسی نامراد و قبیح عادات کے باعث غیر طبعی حرکات یا کثرت وظیفہ خاص میں بار بار کی رگڑ اور خیرش سے اعصاب حسیہ کی نازک شاخیں بہت کمزور اور ذکی الحس ہو جاتی ہیں تو ایک ادنیٰ سی تحریک یا معمولی خیال اور کپڑے کے مس کرنے سے ہی خیالات فاسدہ ہوکر انتشار ہونے لگتا ہے جب اس تباہ کن حالت میں بھی منحفظ ماتقدم کے اصولوں کی پابندی نہ کی جائے اور نہ ہی ان امور اور افعال سے احتراز و اجتناب اور توبہ و استغفار کی جائے تو مادی و غیر مادی اعصاب کی حس و حرکت

میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے اور خون کی طبعی مقدار گھٹ جاتی ہے اعضائے خاص اور اس کے متعلقہ اعضاء نیز تمام اعضائے جسم نحیف و لاغر ہو جاتے ہیں اور انسان مختلف قسم کے عوارض و امراض کا مجموعہ بن جاتا ہے۔

علامات

سرعت انزال اگر کثرت جماع جلق اور اغلام کی وجہ سے عارض ہو تو اس کے عوارضات و علامات عموماً حسب ذیل ہوا کرتے ہیں:۔

کاہلی سستی اور اعضاء شکنی کی شکایت ہو جاتی ہے پیشاب کرنے وقت خفیف جلن و سوزش محسوس ہوتی ہے پیشاب بکثرت اور بار بار آتا ہے۔ کمر میں درد ہوتا اور دماغ و اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور ضعف عام بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ سر درد اور دوار کا عارضہ بھی دامنگیر ہوتا ہے۔ مزاج میں چڑچڑاپن آجاتا ہے۔ کام کاج کرنے سے دل گھبراتا ہے۔ پشت پر چیونٹیاں سی رینگتی معلوم ہوتی ہیں۔ حافظہ پر نسیاں کا تسلط ہو جاتا ہے۔ اور ذہن کند ہو جاتا ہے نیند پوری نہیں آتی قبض دائمی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ قوت اشتہا ساقط ہو جاتی ہے اور مباشرت کی طبعی خواہش مفقود ہو جاتی ہے۔ سرعت انزال کی شکایت اس قدر قوت و غلبہ حاصل کر لیتی ہے کہ ادنی سی تحریک بلکہ محض مساس کرنے سے بلا دخول انزال ہو جاتا ہے ایسا مریض احباب کی صحبت و مجالس سے متنفر ہو کر تخلیہ پسند ہو جاتا ہے اور شدید صورتوں میں زندگی سے ناشاد و نامراد ہو کر خودکشی پر آمادہ ہو جاتا ہے یا از دیاد ضعف و نقاہت اور اعصابی کمزوریوں کے ماتحت مصروع یا مفلوج یا مجنوں ہو کر ہمیشہ کے لئے اس کائنات ارضی کی گوناگوں دلچسپیوں سے محروم تمنا رہ کر آغوش لحد میں سو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا جملہ عوارض و علامات سرعت کی اس قسم میں پائی جاتی ہیں۔ جو جلق و کثرت وظیفہ زوجیت کی وجہ سے وقوع پذیر ہو یہ لازم نہیں ہے کہ یہ علامات ہر مریض میں ضرور پائی جائیں یا ہر مریض کے ہر درجہ میں ان کا ہونا ضروری ہے۔ نہیں بلکہ اس سے صرف یہ غرض ہے

کہ اس مرض کے مختلف اسباب و علامات۔ مختلف حالات و درجات میں مذکورہ علامتیں اکثر ظہور پذیر ہوا کرتی ہیں۔ اسباب میں سوزاک سے سرعت کا عارض ہونا بھی بیان کیا گیا ہے تو اس کی علامات کی صورت یہ ہوا کرتی ہے کہ جب سوزاک میں احلیل میں زخم پیدا ہو کر اس کی حس زائد ہو جاتی ہے تو اس کا اثر احلیل کے اندر کی نالی تک پہنچ جاتا ہے۔ جو ترقی کرتے کرتے غدہ قدامیہ تک سرایت کر جاتا ہے۔ وہاں سے مذی ضرورت سے زیادہ خارج ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر یہ اثر خزائن منویہ تک پہنچ کر اس میں ذکاوت حس پیدا کر کے مادہ تولید کو رقیق بنا دیتا ہے جس سے سرعت۔ رقت و جریان و احتلام وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں آہستہ آہستہ اس کی ترقی سے وہ تمام نقصانات پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے جن کا تذکرہ جلق و احتلام اور کثرت جماع کی علامات میں بیان کیا گیا ہے۔

سرعت انزال کی وہ پانچ اقسام جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے ان کے علامات حوالہ قلم کر کے یہ باب بھی ختم کیا جاتا ہے۔

(۱) قوت ماسکہ کے ضعف سے سرعت انزال کا عارضہ لاحق ہو جانا ضروری ہے کیونکہ اسکے ضعف سے مادہ منویہ قبل از جماع ہی خارج ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں منی بیحد رقیق ہو جاتی ہے۔ اور وہ خود بخود بہنے کیلئے آمادہ رہتی ہے یہ قسم آجکل عام ہے۔

(۲) کثرت مادہ منویہ کے باعث جب یہ عارضہ ہوتا ہے تو اس صورت میں خزانہ منی لبریز ہو جاتا ہے اور منی کی مقدار اس کی وسعت سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ خود بخود باہر نکل آتی ہے یا خزائن منویہ کی قوت دافعہ اسے دفع کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے۔ لیکن آجکل کی قحط سالی، مالی بدحالی کے دور میں بہت کم لوگ اس قسم میں مبتلا ہوتے ہیں جنہیں خوش نصیب نہیں۔ ان میں جبر جات کی فراوانی کہاں؟

(۳) حدت و حرارت میں بھی مندرجہ بالا حالات کے مطابق علامات نمایاں ہوتی ہیں۔ جس وقت مادہ تولید میں تیزی اور گرمی پیدا ہونے سے منی کا قوام رقیق ہو جاتا ہے

اخراج کی حالت میں تیزی۔ گرمی اور سوزش محسوس ہوتی ہے تو اس وقت خزائن منویہ کی قوت دافعہ اسے جلد از جلد دفع کرنے اور باہر نکالنے میں مصروف ہوتی ہے۔

(۴) اعضائے رئیسہ کی کمزوری کی وجہ سے اگر سرعت کا عارضہ لاحق ہو تو اعضائے رئیسہ دل دماغ ، معدہ اور جگر وغیرہ کے کمزور ہونے کے تمام علامات نمایاں ہوں گے جسمانی نظام کی درستی کا راز اعضائے رئیسہ کے افعال کی درستی و صحت میں مضمر ہے۔ قلب۔ جگر اور دماغ و نخاع میں جیسے اعتدالیوں سے خرابی رونما ہوتی ہے تو اعصاب اور آلات منویہ کا کمزور ہو کر سرعت میں مبتلا ہونا ایک امر مسلم ہے۔

(۵) آلات منویہ کے وسیع و عریض ہو جانے سے بھی سرعت ہو جاتا ہے۔ اسکی علامات ظاہر و نمایاں ہوتی ہیں ان راستوں کی کشادگی بالعموم کثرت جماع ، اغلام وغیرہ امراض اور بدعادات کے نتائج میں ہو جاتی ہے عضو خاص کا بیرونی سوراخ جسے احلیل کہتے ہیں نہایت کشادہ ہو جاتا ہے۔ یہی اس کی سب سے بڑی نشانی ہے۔

تشخیص

طب قدیم میں علاج الامراض کے سلسلہ میں سب سے پہلا اور آخری مرحلہ تشخیص پر موقوف ہے۔ اگر بلحاظ اسباب و علامات کے ماتحت تشخیص صحیح ہو جائے اور با ضابطہ اصولی دوا تجویز کر کے باقاعدہ استعمال کی جائے تو ناممکن ہے کہ ہمارے مریضوں کا بیشتر حصہ جو عطائیوں اور عوام کی غلط مسکن ادویہ کھا کر صحت و شادمانی سے ہمکنار نہیں ہوتا۔ مایوس و نامراد رہے ذیل میں اس مرض کے متعلق چند تشخیصی علامات و نکات درج کئے جاتے ہیں جو تشخیص میں بہت حد تک آسانی پیدا کر دیتے ہیں۔

(۱) اگر مادہ منویہ کے قوام میں اعتدال ہو تو قوت جماع اور انتشار و خیزش باقاعدہ ہوں وظیفہ زوجیت کے بعد آثار ضعف ظاہری ہوں۔ بدن کی رنگت سرخ ہو جسی

پیدا کرنے والی اغذیہ و ادویہ کا استعمال زیادہ کیا گیا ہو تو سرعت انزال کا سبب کثرت مادہ منویہ ہے۔

(۲) اگر مادۂ تولید کا رنگ زرد، قوام رقیق اور اخراج کے وقت سوزش محسوس ہوتی ہو تو سرعت کا سبب حدت مادہ منویہ ہوگا۔

(۳) اگر اعضائے رئیسہ کے ضعف کی علامات مثلاً سردرد، نسیان، اختلاج قلب خفقان اور ضعف ہضم وغیرہ وغیرہ موجود ہوں۔ انتشار و خیزش بھی طبیعی اور کامل ہو تو سرعت کا عارضہ اعضائے رئیسہ کی کمزوری سے تصور کریں۔

(۴) اگر منی کا رنگ سفید ہو اس کا قوام رقیق ہو۔ دخول کے وقت فوراً انزال ہو جاتا ہو تو سرعت انزال کا سبب ضعف قوت ماسکہ سمجھنا چاہیے۔

(۵) منی کے رستوں کا وسیع ہونا احلیل کا سرخ ہونا نیز عضو مخصوص کے بیرونی سوراخ میں کشادگی ظاہر ہو تو اسی کو سرعت انزال کا سبب تشخیص کریں دیگر اسباب و علامات کے ماتحت اگر یہ عارضہ ہو تو انہیں خوب دیکھ بھال کر تشخیص میں مدد لیں۔

نکاتِ خصوصی اور ہدایات

سطور بالا میں جن اسباب و علامات کا ذکر کیا گیا ہے ان کے ماتحت سرعت انزال کا عارضہ ہو جانا قرین قیاس ہے۔ مگر بعض شوقین مزاج اور عیاش طبع لوگ محض عیاشی کے خیال سے ہی اپنے آپ کو سرعت انزال کا مریض تصور کر لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ مادہ منویہ کا جلد یا دیر سے اخراج آدمی کے مزاج، طبیعت، عمر اور قوت پر منحصر ہوتا ہے جس قدر منی میں سکون و اعتدال ہوگا۔ طبیعت معتدل ہوگی۔ اور ساتھ ہی اعصاب منویہ بھی مضبوط ہونگے اسی قدر منی دیر سے خارج ہوتی ہے اور جب حالات اس کے برعکس ہونگے تو خواہ مخواہ اخراج جلد ہوگا۔

اگر ایک قوی الجثہ نوجوان جس کے جسم میں خون لہریں لے رہا ہو طبیعت میں جوش وجذبات موجود ہوں۔ اغذیہ مقوی وبہی اور مولد منی بھی استعمال میں رکھتا ہو تو اس کی منی کا بڑے اخراج اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ "ضعیف الباہ" ہے۔ اس کی صحت و تندرستی کے لئے لازمی ہے کہ اس کی منی کا اخراج جلد تر ہو۔ تجربات شاہد ہیں کہ شباب کے پُرجوش زمانہ میں مادہ تولید کا حرکات شدیدہ کے بعد بکثرت قلت منی اور برودت مادہ منویہ پر دلالت کرتا ہے۔

ہاں تو وہ مریض جو عیاشی کے جذبات عالی کے ماتحت خواہ مخواہ اپنے آپ کو بھی مریض کا مریض سمجھکر الیسی ہنشی اور مخدرادویات کا استعمال شروع کر دیتے ہیں جو فطرت سے سوصین فی الحقیقت ان کو سرعت کا مریض بنا دیتی ہیں اس قسم کے مریضوں کی تعداد کا تخمینہ ۹۵ فیصدی سے کم ہرگز نہیں ہے۔

عطائیوں اور اشتہاری قسم کے جالینوسوں اور لقمانوں سے مسکات منگوا کر پوشیدہ طور پر علاج کرانے والے نوجوانو! اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں نہ دھکیلو! قومی فرائض اور ملکی فلاح وضروریات کے پاکیزہ جذبات کو اپنے دلوں میں بیدار کرو۔ سرعت کی بیماری کا غلط تصور دلوں سے نکال دو۔ اور ملت کی خاطر اپنی زندگی کو ان لٹیروں کی دست برد سے بچاؤ جو ایک ہی گولی سے مختلف قسم کے سرعت اور ضعف باہ کا خاتمہ کر دینے کا پرجوش اور ہنگامہ آفریں اعلان چھپا کر تمہیں اندھا بنا کر تمہارا روپیہ پیسہ ہی نہیں بلکہ تمہاری زندگی کا اصل سرمایہ جسے جوہر حیات کہا جاتا ہے۔ برباد وغارت کر دیتے ہیں۔ اور جب جوہر حیات نہیں تو پھر لطفِ زیست کہاں!

یہ کیوں ہو جب ان کی ادویہ کا جزو اکثر بھنگ۔ دھتورہ۔ افیون اور شنگرف وغیرہ قسم کی زہریلی اور نشی چیزیں ہوں۔ جن سے دماغ متاثر ہو کر فوری امساک ضرور پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہنگامی طور پر تخاطر خوشی حاصل ہو جاتی ہے لیکن یہ خوشی دستہ

اور نشاط و کامرانی کا دور بہت جلد اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔

اندریں حالات برائے خود مند نہیں بلکہ خرد یافتہ نوجوان بھائیو! اشتہاری ادویہ سے قطعی طور پر مجتنب رہو۔ مریض ہونیکی صورت میں مقامی حاذق و ماہر اطباء کی طرف رجوع کرو۔ دوران علاج میں امید و یقین اور اعتماد و بھروسہ رکھو۔ خدا تمہیں ضرور اس مرض سے نجات دیگا۔ حکیم مطلق تمہیں میری گذارشات پر عامل ہونے کی توفیق ارزانی فرمائیے۔

مدت امساک

اس عنوان کے ماتحت ناظرین سے یہ عرض کرتا ہے کہ کیا امساک کی صحیح مدت کا تعین بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ انزال کا جلدی ہو جانا ایک مرض ہی نہیں بلکہ وظیفہ زوجیت کی ادائیگی میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ خواہشات مردانہ میں ایک سد سکندری کی طرح حائل ہو جانیوالی اذیت بخش تکلیف ہے مگر یہ اس صورت میں جبکہ مادہ تولید میں کوئی خرابی ہو یا اعضائے تناسل کی ساختوں میں جوانی کی بے اعتدالیوں کے باعث کوئی نقص پیدا ہو گیا ہو اور اس کے باعث یہ پریشان کن عارضہ لاحق ہو۔ حتی کہ انتشار و خیزش سے قبل ہی یا دخول کرتے ہی انزال ہو جاتا ہو۔ تو یہ واقعی مرض ہے۔ جس کا علاج کرانا ضروری ہی نہیں بلکہ لازم ہے لیکن ایک تندرست صحیح القویٰ و تندرست اور ساتھ ہی تعیش پسند شخص کی خواہشات کے مطابق امساک نہ ہونا سرعت کا مرض نہیں ہے۔ نیز امساک کیلئے وقت کا تعین بھی ناممکن ہے۔ کیونکہ ہر شخص اپنی طبیعت، قوت، عمر اور مزاج وغیرہ کے اختلاف کی وجہ سے مختلف قوت امساک رکھتا ہے۔ جو وقت ایک شخص کیلئے بہت بڑا امساک ہو سکتا ہے وہی دوسرے کیلئے ایک سخت مرض۔ صاحبانِ علم و تجربہ کے خیال میں اگر متواتر حرکات جاری رکھی جائیں تو کم از کم ایک منٹ اور زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ ایک صحت مند آدمی کے لئے امساک

کی مدت ہوا کرتی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض اشخاص میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہو مگر افعال الاعضاء سے واقفیت رکھنے والا یہی کہیگا کہ ایک منٹ سے کم قوت امساک رکھنے والا شخص یقیناً سُرعت انزال کا مریض ہے اور پانچ منٹ سے زیادہ قوت رکھنے والا آدمی اگر بحالت موجودہ مریض نہیں تو بہت جلد کسی سخت مرض کے بعد سرعت کا مریض ہونے والا ہے۔ واللہ اعلم۔

اصول علاج

سرعت انزال میں علاج کے اصول بیان کرنے سے قبل یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر یہ مرض جوانی کی غلط کاریوں مثلاً کثرت جماع۔ اغلام اور مشت زنی وغیرہ قسم کی عادات قبیحہ میں مُبتلا رہنے سے ملا ہو۔ تو صدق دلی سے اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرو۔ اور آئندہ ایسے افعال سے محترز اور مجتنب رہنے کا عزم مصمم کرو اور اس کے بعد حفظان صحت کے جملہ قوانین کی پابندی اپنا شعار بنالو۔ اور مندرجہ ذیل اصولوں کو ہمیشہ نگاہ میں رکھو۔ علاج خود نہ کرو۔ اشتہاری حکیموں سے نہ کراؤ۔ پوشیدہ علاج کروانے سے اچھے نتائج پیدا نہیں ہوسکتے اس لئے سطور بالا کیمطابق پھر یہی کہوں گا کہ مقامی اطباء جو پوشیدہ امراض کے علاج میں کامل دسترس رکھتے ہیں ان کی طرف رجوع کرو۔ یہ اصول صرف مریضوں کیلئے ہیں لیکن اسکیساتھ ہی معالجین کرام کیلئے بھی لازم ہے کہ دوران علاج میں مریض کیساتھ اخلاق و انسانیت کا برتاؤ کریں۔ زیادہ حریص ہو کر حصول زر کی کوشش کرنا بھی مریض کے اعتقاد ویقین پر بہت بُرا اثر ڈالتا ہے۔ مضمون بیجد طوالت اختیار کر رہا ہے۔ لہذا ان نصائح کو چھوڑتے ہوئے مختصراً اصول علاج لکھکر اس باب کو بھی ختم کیا جاتا ہے۔

اس مرض کے علاج میں صحت عامہ کی درستی اور اصلاح کی طرف توجہ مبذول کرنا پہلی اور آخری ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے دل ودماغ معدہ اور جگر وغیرہ کے افعال

کو درست کرنیوالی ادویہ کھلائیں۔ مریض کو ہر وقت خوش و خرم رکھنا سبزہ زار اور باغات کی سیر و تفریح کرانا اور اغذیہ مقوی مگر سادہ اور لطیف و زود ہضم دینا نیز تراکیب و اعمال میں قبض کے دفعیہ اور ہضم کی درستی کی جانب بھی توجہ خصوصی مبذول رکھنا لازم ہے۔ اس غرض کی تکمیل کیلئے بہتر ہے کہ سرعت انزال کے علاج کے دوران میں بھی مقوی معدہ اور قبض کشا دوا کا بھی استعمال جاری رکھا جائے۔ نیز سرعت انزال کی ادویہ میں ہرگز ہرگز منشیات و مخدرات کا استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ ورنہ مرض پیچیدگی اختیار کرکے ناقابل علاج صورت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور پھر ہمیشہ کے لئے انسانی صحت مختلف عوارضات کی آماجگاہ بن جاتی ہے۔ البتہ ابتداء میں اگر ذکاوت حس بہت زیادہ بڑھ چکی ہو تو اس کیلئے کسی حد تک مخدر دوائیں دی جا سکتی ہیں۔ ورنہ ہر حالت میں اسباب و علامات پر کامل غور و خوض کے بعد اصولی علاج ہی خوشگوار نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ علاج میں ہمیشہ مسکن مغلظ اور مولد منی ادویہ کا استعمال ہر حالت میں مفید و موثر ثابت ہوتا ہے وقتی اور ہنگامی صورت میں گرم و خشک ممسک ادویات کھلا کر فوری لذت تو حاصل ہو سکتی ہے مگر صحت کامل اور مرض سے دائمی نجات کا راز صرف اصولی علاج کرانے اور مستقل طور پر "یک در گیر محکم گیر" کے اصول پر عامل ہونے میں مضمر ہے

یونانی علاج

اس ضمن میں طب قدیم کے اصولوں کے ماتحت علاج لکھا جاتا ہے جو سرعت کیلئے اکابر اطباء کا مجوزہ اور معمولہ ہے اور ہمارا بھی سالہا سال سے آزمودہ ہے معالج کا فرض ہے کہ وہ اسباب جنکے باعث سرعت انزال کا عارضہ لاحق ہوا ہو۔ ان اسباب کے دفعیہ کی پوری کوشش کرے مثلاً اگر

۱۔ اس کا سبب آلات منویہ کی قوت ماسکہ کا ضعف ہے تو قابض اور خشک ادویہ سے قوت ماسکہ کو قوی کیجیے۔ بلغم کا تنقیہ کرائیں عانہ اور خصیتین پر روغن قسط اور روغن نرگس

وغیرہ میں زعفران باریک پیسکر ملا کر مالش کرائیں۔ شہد خالص کو شہد میں ملا کر استعمال کرائیں نانخواہ، بیج بند، مصطگی رومی۔ آرد سنگھاڑہ وغیرہ فرداً فرداً یا مجموعی طور پر سفوف کر کے دینا بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔

۲۔ اگر کثرت منی کے باعث یہ عارضہ ہو تو اس خوش نصیب کیلئے "وظیفہ زوجیت" (جماع) سب سے بہترین علاج ہے ایسی حالت میں مقلل منی چیزیں مثلاً سکنجبین، آب انار شیریں، کشنیز خشک، شربت عنزہ اور شربت نارنج وغیرہ ادویات استعمال کرانے سے بھی حالت درست ہو جاتی ہے۔

۳۔ منی کی حدت و گرمی سے اگر سرعت انزال ہو اور منی میں رقت ہو تو قابض و بارد ادویہ مثلاً شربت خشخاش، شیرہ تخم کاہو، شیرہ تخم خرفہ اور شیرہ تخم حماض وغیرہ استعمال کرائیں۔

۴۔ اعضائے رئیسہ کے ضعف کے باعث سرعت انزال کی شکایت ہو تو ان کی تقویت کی کوشش کریں اس کیلئے حسب مزاج مقویات خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا۔ خمیرہ مروارید، مفرح یاقوتی، انوشدارو مرکب، کشتہ طلاء۔ عرق ماء اللحم۔ عرق زردک عنبری اور کشتہ فولاد وغیرہ اور اسی قسم کی دیگر مرکب ادویات حسب حالات اور حسب ترکیب استعمال کرائیں۔

۵۔ بند کشادگی یعنی آلات منویہ کے فراخ و کشادہ ہونے کی صورت میں اگر سرعت انزال ہو تو پیشاب کے راستہ کو تنگ کرنے والی ادویہ جو اندرونی اور بیرونی طور پر قابض ہوں استعمال کرائیں مغلظات قابضہ (وہ دوائیں جو منی کی تغلیظ بھی کریں اور قبض و حبس بھی پیدا کریں) وہ اس حالت میں بہت نفع دیتی ہیں اس غرض کیلئے معجون آرد خرما، حلوائے سپاری پاک اور اطریفل کشمشی وغیرہ مرکبات بہت مجرب اور مفید و مؤثر ثابت ہوا کرتے ہیں۔

دیگر اسباب جو اوپر مرقوم ہو چکے ہیں۔ ان میں سے اگر کسی وجہ سے یہ شکایت ہو تو اس کے مطابق اس مرض کا علاج کریں۔ تفصیلات معلوم کرنے کی ضرورت ہو تو مطول طبیہ کتب ملاحظہ فرمائیں۔

نیز اس باب میں جس قدر مرکبات کا تذکرہ آ گیا ہے۔ انکے نسخہ جات طوالت مضمون کے خیال سے نظر انداز کئے جاتے ہیں۔ نسخہ جات کیلئے کتب مرکبات اور قرابادینیں دیکھیں اور صرف مرکبات خریدنے ہوں تو ھندوستانی دواخانہ دھلی اور ھمدرد دواخانہ لال کنواں دہلی کا نام یاد رکھیں۔

علاج بالمفردات

اس ضمن میں صرف مجرب و معمول مفرد ادویہ منتخبہ اور آزمودہ لکھی جا رہی ہیں۔ امیر جہاں لبوب کبیر، کشتہ طلا وغیرہ استعمال کر کے فوائد سے متمتع ہوتے ہیں متوسط درجہ کے لوگ اور غریب و مفلوک الحال مریض ان مفردات سے لبوب کبیر اور کشتہ طلا کا کام لے سکتے ہیں لیکن شرط صرف یہ ہے کہ ان کا استعمال باقاعدہ اور مستقل ہو تو انشاء اللہ بڑے بڑے مرکبات ان کے سامنے ہیچ ہوں گے۔

نمبر ۱ مغز تخم تمر ہندی خورد بریاں کر لیں اور ہموزن مصری ملا کر کوٹ پیس کر رکھ لیں۔ خوراک چھ چھ ماشہ صبح و شام پانی یا دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ بہ سرعت و جریان کے لئے مجرب ترین دوا ہے۔

نمبر ۲ تخم سرس کوٹ کر ہموزن مصری ملا کر رکھ لیں۔ تین تین ماشہ صبح و شام دو تین ہفتہ باقاعدہ استعمال کریں۔

نمبر ۳ مازو سبز اور ثعلب مصری ہموزن پیس کر تین گنا شہد خالص ملا کر معجون بنا لیں۔ خوراک ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک روزانہ صبح استعمال کریں۔ تجربہ کرنے پر اسکے فوائد ظاہر ہونگے

نمبر ۴ دارچینی اور سنا درہموزن باریک پیس کر برابر وزن مصری کوزہ ملا کر رکھیں و تین ماشہ صبح اور تین ماشہ شام پانی یا شیر گاؤ سے استعمال کریں دافع سرعت و جریان اور مقوی اعضائے رئیسہ ہے۔

۵ موچرس کو دو تولہ صمغ عربی ایک تولہ اور مصری ہموزن ملا کر پیس کر رکھیں۔ خوراک چھ ماشہ روزانہ صبح استعمال کریں۔

۶ اسگند ناگوری عمدہ لیکر باریک پیسکر ہموزن مصری ملا کر رکھیں۔ خوراک تین تین ماشہ صبح و شام باقاعدہ ایک ماہ استعمال جاری رکھیں اس سے انشاء اللہ سرعت و جریان اور اسکے عوارضات درد کمر وغیرہ بھی رفع ہو جاتے ہیں۔

۷ خولنجان باریک پیسکر تین گنا شہد میں ملا کر رکھیں اور چار چار ماشہ صبح و شام دودھ کیسا تھ کھائیں۔

۸ دال ماش مقشر دھلی ہوئی دس تولہ الائچی دانہ دو تولہ اور مصری کوزہ ہموزن ہر دو اجزار باریک پیسکر رکھیں۔ خوراک ایک ایک تولہ صبح و شام۔ سرعت اور رقت مادہ منویہ کے لئے عجیب چیز ہے۔

۹ سفوف موصلی سفید چھ ماشہ۔ شیر گاؤ ایک پاؤ میں جوش دیں اور مصری وغیرہ حسب مزاج ملا کر استعمال کریں۔ باقاعدہ ایک ماہ استعمال کرنے سے سرعت۔ جریان احتلام وغیرہ امراض دور ہو کر بے انداز قوت حاصل ہو جاتی ہے۔

۱۰ مغز بادام۔ مغز چلغوزہ اور مغز اخروٹ وغیرہ کو الگ الگ یا مجموعی طور پر کھانے سے بھی سرعت وغیرہ امراض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اور باہ میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے لیکن استعمال ایک عرصہ تک کرتے رہیں۔

علاج بالمرکبات

مندرجہ ذیل مرکبات اسباب علامات کے ماتحت درج کئے گئے ہیں۔ حسب حالات استعمال کرانے سے انشاء اللہ العزیز بہترین نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ عرصہ سے ہمارے ہاں بھی مستعمل ہیں۔

۱ سفوف مغلظ

یہ سفوف قوت ماسکہ کے صعف کو دور کرتا ہے۔ منی کی تولید زیادہ کرتا اور سرعت انزال کی شکایت کا قلع قمع کرنے میں بے نظیر ثابت ہوا ہے۔

صفتہ: سنگھاڑہ صمغ عربی بارہ سنہر ہر ایک چھ ماشہ۔ تالمکھانہ ثعلب مصری ہر ایک ۹ ماشہ مصطگی رومی تین ماشہ۔ قند سفید ہموزن ادویہ باریک کوٹ پیس کر سفوف بنا لیں۔

خوراک:- چھ چھ ماشہ صبح شام پانی کیساتھ استعمال کریں۔ (از قانون نسل)

۲ اکسیر سرعت

یہ اکسیری دوا اس حالت میں فائدہ کرتی ہے۔ جب یہ مرض حدت منی کی وجہ سے عارض ہوا ہو۔ اس کے دفعیہ کیلئے یہ نسخہ نہایت مفید و مجرب ہے۔ کم خرچ اور سہل الحصول کے مصداق ہے منی کی رقت اور حدت دور ہو جاتی ہے اور طبعی امساک پیدا کرنے میں "اکسیر سرعت" درحقیقت اکسیر صفت ہے!

صفتہ:- مغز تخم تمر ہندی بریاں - کشنیز - تخم خرفہ کشتہ قلعی - قند سفید
۵ تولہ ۲ تولہ ۱ تولہ ۹ ماشہ ہموزن ادویہ

باریک کوٹ پیس کر رکھیں۔

خوراک:- ۵-۵ ماشہ صبح و شام پانی یا دودھ سے استعمال کریں۔ (ایسا ٹف صدیقی)

۳ سفوف سرعت

یہ سفوف رقت منی کے باعث عارض ہونے والے سرعت انزال میں خاص طور پر مفید ہے۔ یہ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا۔ اعصابی مراکز میں تحریک پیدا کرنے کیلئے اس میں عقرقرحا ہے اور غلظت مادہ کے لئے موصلیں شامل ہیں۔ یہ امور خاص طور پر طبعی امساک پیدا کرتے ہیں۔ نیز یہ بھی مسندرجہ بالا نسخہ کی مانند سہل الحصول ہے۔

صفتہ: تالمکھانہ۔ موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ بہیدانہ ہر ایک ۳۰ ماشہ عقرقرحا ۶ ماشہ۔ قند سفید مساوی الوزن کوٹ پیس کر سفوف تیار کر لیں۔

خوراک :- ۵ ماشہ سے ۹ ماشہ تک شیر مادہ گائے کے ہمراہ استعمال کریں۔

(از سلک مروارید)

سفوف لک ۴

سرعت انزال کی اس قسم میں بہت مفید ہے جبکہ برودت اور رطوبت کے باعث خزائن منویہ کی قوت ماسکہ کمزور ہو۔

صفتہ :- مازو پھل۔ سنگھاڑا۔ شرانی۔ لودھ پٹھانی۔ لک مغسول (لاکھ دانہ۔ زرد دھویا ہوا) ہر ایک پانچ تولہ۔ شکر سفید ہموزن ادویہ۔ سفوف کر کے رکھیں۔

خوراک :- ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک دودھ کیساتھ استعمال کریں۔ (قرابادین اعظم)

سفوف جامع ۵

یہ اکسیری سفوف سرعت انزال کی قریباً ہر قسم میں مفید و مؤثر ہے۔ جریان و احتلام کو بھی نافع ہے۔ ضعف دماغ و ضعف باہ میں بھی فائدہ کرتا ہے۔ حکیم مولوی حافظ نور محمد صاحب نور اندوری کا مجرب و معمولہ ہے۔

صفتہ :- ببول کا گوند۔ ڈھاک کا گوند۔ ببول کی چھال۔ ببول کی پھلی۔ موصلی سفید موصلی سیاہ۔ موصلی سنبل۔ تال مکھانہ۔ اندر جو شیریں۔ بہمن سرخ ہر ایک یک تولہ۔ قند سفید ہموزن ادویہ۔ جملہ ادویہ کوٹ پیسکر سفوف کر لیں۔

خوراک :- ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک شیر گاؤ کے ساتھ استعمال کریں۔ دوا کے استعمال میں قبض و ہضم کی درستی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ (از کتاب اکسیر نورانی)

سفوف بند کشاد ۶

بند کشاد کے باعث اگر سرعت انزال کا عارضہ ہو تو اس میں یہ سفوف واقعی مفید مجرب اور عجیب الاثر ثابت ہوتا ہے۔ دو تین ہفتہ باقاعدہ استعمال کرانے سے صحت کلی ہو جاتی ہے۔

صفتہ :- صمغ عربی۔ صمغ ڈھاک۔ صمغ گولر۔ صمغ سنبل۔ موصلی سنبل۔ چھال ڈھاک۔ چھال مولسری۔ چھال گولر۔ تخم ریحان۔ مجیٹھ۔ مازو۔ موچرس۔ مغز تخم تمر ہندی بریاں۔

آردسنگھاڑہ ہر ایک ایک تولہ۔ قند سفید ہموزن کوٹ پیس کر سفوف تیار کر لیں۔

خوراک:۔ ۵ سے ۹ ماشہ تک حسب حالات و مزاج پانی یا بدرقہ مناسب کے ساتھ دیں۔

مجربات خصوصی

مجربات خصوصی کے عنوان کے زیر تحت جو مجربات پیش خدمت کئے جا رہے ہیں۔ وہ اس مرض کے دفعیہ کیلئے فی الواقعہ اپنے حیرت انگیز اثرات و فوائد کی وجہ سے نہایت اکسیر الاثر اور مجید النفع ثابت ہوئے ہیں۔

۱۔ معجون فلک سیر

سرعت انزال اور ضعف باہ کے دفعیہ میں دنیائے طب کا ایک عدیم المثال مرکب ہے۔

صفتہٗ:۔ مغز بادام۔ مغز فندق۔ مغز چلغوزہ۔ مغز اخروٹ۔ جائفل۔ جاوتری

مغز بادام	مغز فندق	مغز چلغوزہ	مغز اخروٹ	جائفل	جاوتری
۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۴ ماشہ	۴ ماشہ

مشک خالص	عنبر اشہب	افیون	بھنگ	مغز تخم کدو شیریں	مغز تخم کاہو
۲ رتی	۲ رتی	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۳ ماشہ

شہد خالص	شکر سفید
۱ حصہ ادویہ	۲ حصہ ادویہ

بطریق معروف ادویات کوٹ پیس کر شہد و شکر کا قوام بنا کر مسفوفہ ادویات ملا کر معجون تیار کر لیں۔

خوراک:۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ تک حسب حالات و مطابق کیفیت مزاج مریض شیر تازہ گاؤ سے استعمال کریں۔

۲۔ حب نایاب

یہ اکسیری گولیاں سرعت و رقت مادہ منویہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ جملہ اعضائے رئیسہ کے ضعف کو دور کرتی ہیں اور طبعی امساک پیدا کرنے میں درحقیقت نایاب اور عدیم النظیر ہیں۔

صفتہٗ:۔ عنبر اشہب۔ مشک خالص۔ ورق طلاء ہر ایک یک ماشہ۔ جدوار خطائی

مومیائی خام - مایہ شتر اعرابی - آرد سنگھاڑہ - مغز تخم تمر ہندی - ریگ ماہی - صمغ ڈھاک
ورق نقرہ ہر ایک تین ماشہ -

جملہ ادویہ الگ الگ کوٹ پیس کر شیر برگد نہ ملنے پر شہد خالص میں سحق کر کے حب نخودی
تیار کریں مستقل صحت کے لئے ایک ایک گولی صبح شام اور وقتی ضرورت کے لئے دو دو
گولیاں دو دو ساعت پیشتر .... ہمراہ شیر گاؤ استعمال کریں -

۳ معجون محمود

حضرت مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں نور اللہ مرقدہ کے والد گرامی عالیجناب فیض مآب مسیحائے زماں جالینوس دوراں حضرت حکیم محمود خاں اعظم علیہ الرحمۃ کا خاص الخاص خاندانی نسخہ ہے - جو امساک تفریح اور تولید و تغلیظ منی کے لئے اکسیر صفت اثرات کا حامل ہے - اعضائے رئیسہ دل دماغ معدہ اور جگر کی قوتوں کا بہترین محافظ اور سرعت انزال کا حقیقی دشمن ہے ! امراء رؤسا کے استعمال کی چیز ہے روح پرور اور کیف انگیز مرکب ہے - قارئین آبحیات نوٹ فرمالیں -

صفنانہ :- مروارید ناسفتہ - یاقوت ہر ایک ساڑھے چار ماشہ - ورق نقرہ - ورق طلاء ہر ایک تین ماشہ - مشک خالص - عنبر اشہب ہر ایک پانچ ماشہ - مغز پستہ - مغز فندق - مغز بادام - مغز چلغوزہ - مغز اخروٹ - تخم خشخاش - تخم کاہو - مغز تخم کدو شیریں - گل گاؤزبان ورق الخیال (بھنگ) ثعلب مصری - شقاقل مصری - بہمن سفید ہر ایک دو تولہ - زعفران اقحوان - اندر جو شیریں - اجوائن خراسانی - جوز بویہ - بسباسہ - سنبل الطیب ۶ ماشہ - قرنفل زنجبیل - دارچینی - سعد کوفی - ابریشم مقرض ہر ایک یک تولہ - آب سیب شیریں - آب انار شیریں - عرق گلاب - عرق کیوڑہ - عرق بید مشک ہر ایک پاؤ سیر عسل خالص دو چند ادویہ - قند سفید سہ چند ادویہ - عرقیات کو شہد و قند میں ملا کر قوام تیار کر لیں - باقی جملہ ادویہ الگ الگ باریک پیس کر قوام میں شامل کر کے معجون بنا کر محفوظ رکھیں -

خوراک :- مستقل صحت کے لئے ۴ رتی سے ایک ماشہ تک حسب برداشت روزانہ

صبح شیر گاؤ سے استعمال کریں۔ وقتی فائدہ کیلئے دو ماشہ دو ساعت قبل جماع ہمراہ شیر مادہ گاؤ استعمال کر سکتے ہیں۔ (بیاض مسیحا)

معجون مظفر یہ اکسیر الاثر معجون تقویت باہ اور امساک کے لئے بیحد مفید و مجرب و معمول ہے۔ محمد تقی مطب' سیالکوٹ میں بکثرت تیار ہوتی ہیں اور مایوس العلاج مریضوں کو بھی صحت و شادمانی بخشتی ہے معجون کیا ہے بس کیف و نشاط کا مجموعہ ہے۔ عزیز مظفر اقبال سلمہ الرحمان کے نام سے منسوب ہے۔

صفتہ: کبابہ سیاہ۔ دارچینی۔ اسپند سوختہ۔ جائفل۔ جاوتری۔ عود غرقی۔ خولنجان۔
۳ تولہ ۱۰ تولہ ۱۰ تولہ ۱۰ تولہ ۱۰ تولہ ۱۰ تولہ ۱۰ تولہ

قرنفل۔ عاقرقرحہ۔ ریگ ماہی۔ زعفران کشتہ قلعی۔ ورق نقرہ مشک خالص۔
۱۰ تولہ ۱ تولہ ۹ ماشہ ۶ ماشہ ۴ ماشہ ۳ ماشہ

ورق طلاء۔ شہد خالص۔ قند سفید دوائیں کوٹ پیس کر شہد و قند کے قوام
۱ ماشہ ۲ حصہ ادویہ ۱ حصہ ادویہ میں ملا کر معجون تیار کر لیں۔

خوراک: ۳ ماشہ سے ۶ ماشہ تک حسب ضرورت و حالات مریض صبح و شام شیر مادہ گائے یا بدرقہ مناسب سے استعمال کریں۔ (بیاض صدیقی)

ویدک مجربات

اس ضمن میں قارئین گرامی کی خدمت میں کتاب "نئی جوانی" کے چند مجربات پیش ہو رہے ہیں۔ جو میرے محسن اور کرمفرما فاضل گرامی عالیجناب علامہ حکیم پنڈت کرشن کنور دت صاحب شرما مدیر آبحیات کی تالیف ہے۔

جناب علامہ نے اس میں نوجوانوں کی عملی زندگی کے متعلق عملی ہدایات، قیمتی نصائح اور اکسیر الاثر مفردات و مرکبات کا نادر ذخیرہ جمع کر دیا ہے۔ نوجوانوں کو اس کتاب کے پڑھنے اور ترکیبات ابواب کی طلسماتی اردو کو ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

ویدک مجربات کے ماتحت ویدک کتب سے بیسیوں اور سینکڑوں مجربات لکھ کر کئی ورق سیاہ کئے جا سکتے تھے مگر مضمون کے زیادہ طویل ہونے کے خوف سے صرف اپنے محترم و فاضل دوست کی کتاب "نئی جوانی" کے چند نسخے لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ یہ نسخے بہترین ہیں اور قلیل الاجزاء اور کثیر المنافع کے مصداق ہیں۔

نمبر ۱ گوکھرو آدی چورن

یہ چورن بیحد مقوی باہ ہے منی کی رقت و سرعت کو دور کر کے شہد کی مانند گاڑھا کر دیتا ہے۔

صفت: - گوکھرو۔ تالمکھانہ۔ ستاور۔ تخم کونچ۔ کنگی۔ کھریٹی۔ جملہ ادویہ ہموزن کوٹ باریک پیس کر ہموزن مصری ملا کر محفوظ رکھیں۔

خوراک: - ایک ایک تولہ صبح و شام شیر گاؤ نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نمبر ۲ موصلی آدی چورن

باہ کو طاقت دیتا اور منی کی رقت دور کر کے طبعی امساک پیدا کرتا ہے۔

صفت: - موصلی سفید۔ موصلی سیاہ۔ بداری قند۔ ست گلو خالص۔ تخم کونچ۔ گوکھرو۔ موصلی سنبل ہر ایک مساوی الوزن۔ قند سفید ہموزن ادویہ۔ کوٹ پیس کر سفوف کر لیں۔

خوراک: ایک دو تولہ حسب حالات صبح شام گائے کے نیم گرم دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔

نمبر ۳ دیگر: - مادہ تولید کی پیدائش کو بڑھاتا ہے اور مقوی و ممسک ہے۔

صفت: - موصلی سفید۔ تالمکھانہ۔ گوکھرو۔ مصری کوزہ کوٹ پیس کر سفوف
۳ تولہ ۶ تولہ ۹ تولہ ہموزن ادویہ تیار کر لیں۔

خوراک: - ایک ایک تولہ صبح و شام دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

نمبر ۴ کرویرادی چورن

یہ سفوف تقویت باہ اور امساک کے لئے نہایت مفید و مجرب ہے۔

صفت: - پوست بیخ کنیر سفید۔ موصلی سنبل۔ مغز تخم کونچ۔ قند سفید
ا تولہ ۵ تولہ ۷ تولہ ہموزن ادویہ

کوٹ کر سفوف کر لیں۔

خوراک:۔ چھ چھ ماشہ صبح و شام شیر گاؤ نیم گرم کے ساتھ استعمال کریں۔

۵۔ عقرقرحہ آدی چورن

یہ سفوف وظیفۂ زوجیت کی ادائیگی میں خاص لطف پیدا کر دیتا ہے۔ بیحد مقوی و ممسک ہے۔

صفتہ:۔ عقرقرحہ۔ سونٹھ۔ قرنفل۔ زعفران۔ فلفل دراز۔ جاوتری۔ صندل سفید

۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ

افیون خالص مصفی۔ سرد چینی سب کو باریک پیس کر

۴ تولہ ۱ تولہ محفوظ رکھیں۔

خوراک:۔ ۱-۲ رتی رات کو سوتے وقت شیر گاؤ سے استعمال کریں۔

نوٹ:۔ افیون کا وزن شاید سہو کتابت سے بہت زائد لکھا گیا ہے۔ علامہ محترم کو اس کی اصلاح کی جانب توجہ مبذول کرنی چاہیئے۔

ملاحظہ

افیون کا وزن ایک تولہ کافی ہے۔ ایک رتی کی گولیاں بنائیں تو اسمیں تقریباً ایک چاول افیون ہوگی۔ اصل آیوروید کی صحائف میں اس نسخہ میں افیون کا وزن ۴ تولہ ہے۔ ایڈیٹر

ڈاکٹری علاج

طب جدید کی رو سے علاج کرنا مقصود ہو تو تمام ہدایات و اصول علاج مذکورہ بالا کو مدنظر رکھیں۔ ذیل میں اس مرض کے دو تین مجرب نسخے لکھدیئے جاتے ہیں۔ ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ لیکن قارئین کو یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ ان امراض کیلئے ڈاکٹری دامن بالکل خالی ہے۔ اسکے برعکس طب قدیم کا دامن ہزاروں محیر العقول فوائد و اثرات کے حامل مجربات سے پٹا پڑا ہے جنہیں ہم فخریہ طور پر ڈاکٹروں کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔

۱؎ ذکاوت حس کیلئے مکسچر کثرت جماع ! درجلق وا غلام کیوجہ سے جب آلات تناسل میں غیر معمولی حس بڑھ گئی ہو تو اسکی اصلاح و درستی کیلئے یہ نسخہ بہت مفید و مجرب ہے مخزن حکمت ڈاکٹر غلام جیلانی مرحوم سے منقول ہے

صفتہ پوٹاسیم برومائیڈ۔ ٹنکچر بیلاڈونا۔ ٹنکچر ہائیوسائمس۔ ایکوا کیمفر سب کو

۱۰ گرین ۵ منم ۵ منم ۱ اونس ملائیں۔

ایسی دو تین خوراک دن میں دو تین بار پلائیں۔ اسے لگاتار استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔

۲؎ مقوی مکسچر یہ مکسچر ضعف باہ اور جریان و سرعت میں بہت مفید و مؤثر ہے۔

صفتہ ٹنکچر سٹیل۔ لائیکر آرسینی کیلیس۔ ٹنکچر نکس وامیکا۔ ٹنکچر کنتھریڈیز۔ ایکوا

۱۰ منم ۵ منم ۵ منم ۵ منم ۱ اونس

ایسی ایک ایک خوراک دن میں دو بار بعد از غذا استعمال کرائیں۔

۳؎ دیگر یہ نسخہ اس حالت میں بہت فائدہ کرتا ہے جبکہ غلط کاریوں مثلاً کثرت جماع اور جلق وغیرہ کے باعث اعصاب کمزور ہو کر ضعف باہ اور سرعت کا عارضہ لاحق ہو یہ اعصابی کمزوری دور کرتا اور خون کی تولید میں مفید و بہ تاثیر ثابت ہوا کرتا ہے۔ محرور المزاج مریضوں کو مداومت نہیں کرنی چاہیئے۔

صفتہ لائیکوار سٹرکنیا لاگر فرائی پرکلورائیڈ گلیسرین ایکوا

۵ منم ۱۰ منم ۴۰ منم ½ اونس

ہر روز دو تین خوراک حسب حالات یا حسب برداشت مریض بعد از غذا استعمال کرائیں۔

۴؎ دیگر یہ نسخہ بھی مندرجہ بالا مکسچر کی طرح مفید و مجرب ہے۔ جوانی کی بے اعتدالیوں یا ضعیف العمری کے باعث اعصاب کمزور ہو چکے ہوں تو یہ نسخہ بہت نفع مند ثابت ہوتا ہے۔ باہ کو طاقت دیتا اور اعصاب کو قوی کرتا ہے اور سرعت کا دشمن ہے۔ یورپ کے

ڈاکٹر ازرک ڈیل کا مجوزہ و معمول ہے۔ اور رسالہ ہمدرد دہلی مصنفہ رئیس الاطباء حکیم محمد حسن صاحب قرشی میں اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔

صفتہ	ٹنکچر کنتھریڈیز	ٹنکچر فرانی پرکلورائیڈ	ٹنکچر نکس وامیکا	ملا کر
	۱۔ اونس	½ اونس	½ اونس	محفوظ رکھیں

خوراک۔ بیس سے چالیس قطرے لیکر تھوڑے پانی میں ملا کر دن میں دو بار بعد از غذا استعمال کریں۔

نوٹ:۔ اس کی مقدار خوراک اندازاً ہے۔ میرے خیال میں ابتدا میں صرف بیس قطرے استعمال کرنی چاہیے۔ یہ سب چیزیں کیونکہ بحد گرم و خشک اور زہریلی دوا ہیں۔ اس لئے استعمال میں احتیاط ملحوظ رکھیں۔

ہومیوپیتھک علاج

عہد حاضر میں ڈاکٹری (ایلوپیتھک) طریق علاج کے بعد اگر کوئی کامیاب اور معقول خاص و عام علاج ہے تو وہ صرف ہومیوپیتھک علاج ہی ہے جسکی قلیل مقدار ادویات کی مسیحائیوں کا شہرہ ہر کہ و مہ کا دل موہ چکا ہے۔ دنیائے طب پر اس کے موجد ڈاکٹر ہانمن اعظم نے فی الواقع احسان عظیم کیا ہے بچے، بوڑھے اور جوان اسکی دوائیوں کو خاص ذوق سے استعمال کرتے ہیں کیونکہ یہاں نہ تو حکیموں کے جوشاندوں کے قدحے ہوتے ہیں اور نہ ڈاکٹروں کی تلخ و بدمزہ مکسچر ـــــ خیر یہ ہومیوپیتھک علاج "برتقدیر بیر" یا اس کی مدح و ستائش کرنے کا موقع نہیں ـــــ اس ضمن میں سرعت و ضعف باہ کے دفعیہ کیلئے چند ہومیوپیتھک ادویہ محض اس خیال سے درج کی جاتی ہیں کہ جہاں اس مرض کے متعلق دیگر معلومات و تجربات جمع کر دئے گئے ہیں وہاں ہومیوپیتھک تجربات کی عدم شرکت سے مضمون تشنۂ تکمیل کیوں رہے۔

١۷۔ ایگنس کاسٹس (agnus Castus)

طب تماثلی یعنی ہومیو پیتھک کی یہ دوا اعضائے تناسل کی اکثر بیماریوں میں دی جاتی ہے۔ جلق و کثرت مباشرت یا احتلام کے باعث قوت مردانہ میں ضعف ہو زندگی سے مایوسی و نا اُمیدی ہو۔ جریان و سرعت انزال کا پریشان کن عارضہ لاحق ہو۔ تو یہ دوا بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ سوزاک کے بعد عارض ہونے والے ضعف باہ کی اور سرعت کی یہ خاص دوا ہے۔ دن میں تین چار بار حسب حالات استعمال کرا سکتے ہیں۔

٢۔ ایسڈ فاسفورس (Acid Phos)

ہومیو پیتھک کی یہ اکسیری دوا فولاد کے مرکبات کا مقابلہ کرتی ہے۔ دماغ کی طاقت بحال کرتی اور کثرت بول۔ جریان۔ سرعت ضعف باہ ضعف ہضم اور قلت الدم وغیرہ امراض کے دفعیہ میں بکثرت استعمال کروائی جاتی ہے۔ عیاشی اور جوانی کی غلط کاریوں کے جملہ بدنتائج کو دور کرنے میں اکسیر صفت بیان کی جاتی ہے ضعف عامہ کے لئے اس کا مدر ٹنکچر پانچ قطرے پانی میں ملا کر غذا کے ساتھ استعمال کرانا میرے مجربات و معمول سے ہے اس سے صحت بہتر ہو جاتی ہے اور بھوک خوب لگتی ہے۔

مزمن حالات میں ایسڈ فاس ×3 سے اگر فائدہ نہ ہو۔ تو ١٢۔ ایکس کی دوا استعمال کرانی چاہیئے۔ ترکیب استعمال وہی دن میں تین چار مرتبہ۔ مزید معلومات ہومیو پیتھک لٹریچر سے معلوم کریں۔

٣۔ پوٹاسیم برومائیڈ (Pot. Bromide)

معمولی خیال یا کپڑے کی رگڑ سے جب انزال کی شکایت ہو۔ حس غیر معمولی بڑھ

گئی ہو۔ تو اس حالت میں یہ دوا بہت نفع مند ثابت ہو سکتی ہے۔ دن میں تین چار بار استعمال کرائیں۔

۱۴ سٹیفس ایگریا (Staphisagria)

عادات بد کی وجہ سے جریان منی پیدا ہو گئی ہو۔ ٹانگیں کمزور ہوں۔ اعضائے تناسل ڈھیلے ہو جائیں۔ چہرہ زرد اور شرمیلا ہو جائے۔ انزال کے بعد بہت ضعف محسوس ہو تنگی تنفس کی شکایت ہو۔ حافظہ پر نسیان کا غلبہ ہو۔ نیز دماغ خالی معلوم ہو۔ مزاج میں چڑ چڑا پن پیدا ہو جائے۔ تو یہ دوا بہت مفید و مجرب ثابت ہوتی ہے۔

غذا و پرہیز

مضمون بہت طویل ہو گیا ہے۔ اس ضمن میں بہت مختصراً غذا و پرہیز کے متعلق لکھ کر مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔

دوران علاج میں غذائیں سادہ لطیف اور زود ہضم استعمال کریں۔ جو ہضم و معدہ کو درست رکھیں۔ مولد خون ہوں اور قابض بھی نہ ہوں۔ اس کے لئے سبزیوں میں پالک کا ساگ۔ مولی۔ گاجر۔ شلجم اور چقندر۔ گوشت۔ چپاتی وغیرہ بہترین اغذیہ ہیں۔

میوہ جات میں سیب۔ کیلہ۔ سنگترہ۔ ناشپاتی۔ اخروٹ۔ بادام وغیرہ حسب ضرورت و مزاج استعمال کر سکتے ہیں۔ غلیظ۔ نفاخ اور ثقیل و دیر ہضم اغذیہ و اشیا سے پرہیز اشد ضروری ہے۔ ان اشیا میں سے آلو۔ اروی۔ کچالو۔ گوبھی اور مٹر وغیرہ کی کثرت خوری سے اجتناب ضروری ہے۔

بر رسولاں بلاغ باشد و بس